Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 22

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

25 / شعبان 1437 ہجری قمری   2 / احسان 1395 ہجری شمسی   2 / جون 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔ حضور انور نے 27 / مئی 2016 کو مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

وہ امر جس کا نام توحید ہے اور جو مدارِ نجات ہے وہ بجز اس کے کہ وقت کے نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جائے اور اُن کی اطاعت کی جائے میسر نہیں آسکتا اور صرف توحید خشک بجز اطاعت رسول کے کچھ چیز نہیں بلکہ اُس مردہ کی طرح ہے جس میں روح نہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

یہ تو ہم بیان کر چکے کہ وہ امر جس کا نام توحید ہے اور جو مدارِ نجات ہے اور جو شیطانی توحید سے ایک علیحدہ امر ہے وہ بجز اس کے کہ وقت کے نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جائے اور اُن کی اطاعت کی جائے میسر نہیں آسکتا اور صرف توحید خشک بجز اطاعت رسول کے کچھ چیز نہیں بلکہ اُس مردہ کی طرح ہے جس میں روح نہیں۔ اب یہ بیان کرنا رہ گیا کہ کیا قرآن شریف نے ہمارے بیان کے مطابق انسانی نجات کو اطاعت رسول کے ساتھ وابستہ فرمایا ہے یا اُس کے برخلاف قرآنی تعلیم ہے۔ سو اس حقیقت کے سمجھانے کے لئے ہم آیاتِ ذیل پیش کرتے ہیں۔

(۱) قولہ تعالیٰ۔ قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ (الجزو نمبر ۱۸ سورۃ نور)

(ترجمہ) کہہ خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور یہ مسلّم اور بدیہی امر ہے کہ خدا کے احکام سے تخلّف کرنا معصیت اور موجب دخول جہنم ہے اور اس مقام میں جس طرح خدا اپنی اطاعت کیلئے حکم فرماتا ہے۔ ایسا ہی رسول کی اطاعت کے لئے حکم فرماتا ہے۔ سو جو شخص اُس کے حکم سے مُنہ پھیرتا ہے وہ ایسے جُرم کا ارتکاب کرتا ہے جس کی سزا جہنم ہے۔

(۲) قولہ تعالیٰ۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ (الجزو نمبر ۲۶ سورۃ حجرات)

(ترجمہ) اے ایمان والو خدا اور رسول کے حکم سے بڑھ کر کوئی بات نہ کرو یعنی ٹھیک ٹھیک احکامِ خدا اور رسول پر چلو اور نافرمانی میں خدا سے ڈرو۔ خدا سنتا بھی ہے اور جانتا بھی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جو شخص محض اپنی خشک توحید پر بھروسہ کر کے (جو دراصل وہ توحید بھی نہیں) رسول سے اپنے تئیں مستغنی سمجھتا ہے اور رسول سے قطع تعلق کرتا ہے اور اس سے بالکل اپنے تئیں علیحدہ کر دیتا ہے اور گستاخی سے قدم آگے رکھتا ہے۔ وہ خدا کا نافرمان ہے اور نجات سے بے نصیب۔

(۳) قولہ تعالیٰ۔ مَنۡ کَانَ عَدُوًّا لِّلّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجِبۡرِیۡلَ وَمِیۡکٰلَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ (الجزو نمبر ۱ سورۃ بقرۃ)

(ترجمہ) یعنی جو شخص خدا اور اُسکے فرشتوں اور اس کے پیغمبروں اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہو تو خدا ایسے کافروں کا خود دشمن ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جو شخص توحید خشک کا تو قائل ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے وہ درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے لہٰذا بموجب منشاء اس آیت کے خدا اُس کا دشمن ہے اور وہ خدا کے نزدیک کافر ہے تو پھر اس کی نجات کیونکر ہو سکتی ہے۔

(۴) قولہ تعالیٰ۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَالۡکِتٰبِ الَّذِیۡ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ وَالۡکِتٰبِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا (الجزو نمبر ۵ سورۃ نساء)

(ترجمہ) اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا پر ایمان لاؤ۔ اور اُس کے رسول پر اور اس کی اس کتاب پر جو اُس کے رسول پر نازل ہوئی ہے یعنی قرآن شریف پر اور اُس کتاب پر ایمان لاؤ جو پہلے نازل ہوئی۔ یعنی توریت وغیرہ پر۔ اور جو شخص خدا پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُسکے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں لائے گا وہ حق سے بہت دور جا پڑا یعنی نجات سے محروم رہا۔

(۵) قولہ تعالیٰ۔ وَمَا کَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّلَا مُؤۡمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗۤ اَمۡرًا اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہُمُ الۡخِیَرَۃُ مِنۡ اَمۡرِہِمۡ ؕ وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیۡنًا (الجزو نمبر ۲۲ سورۃ احزاب)

(ترجمہ) کسی مومن یا مومنہ کو جائز نہیں ہے کہ جب خدا اور اُس کا رسول کوئی حکم کرے تو ان کو اس حکم کے ردّ کرنے میں اختیار ہو۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ حق سے بہت دُور جا پڑا ہے یعنی نجات سے بے نصیب رہا۔ کیونکہ نجات اہل حق کے لئے ہے۔

(۶) قولہ تعالیٰ۔ وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوۡدَہٗ یُدۡخِلۡہُ نَارًا خَالِدًا فِیۡہَا ۪ وَلَہٗ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ (الجزو نمبر ۴ سورۃ نساء)

(ترجمہ) جو شخص خدا اور رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدوں سے باہر ہو جائے خدا اُس کو جہنم میں داخل کرے گا اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہے گا اور اُس پر ذلیل کرنے والا عذاب نازل ہوگا۔

اب دیکھو کہ رسول سے قطع تعلق کرنے میں اس سے بڑھ کر اور کیا وعید ہوگا کہ خدائے عزوجل فرماتا ہے کہ جو شخص رسول کی نافرمانی کرے اُس کے لئے دائمی جہنم کا وعدہ ہے۔ مگر میاں عبدالحکیم کہتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم کا مکذب اور نافرمان ہو، اگر وہ توحید پر قائم ہو تو وہ بلاشبہ بہشت میں جائے گا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اُن کے پیٹ میں کس قسم کی توحید ہے کہ باوجود نبی کریمؐ کی مخالفت اور نافرمانی کے جو توحید کا سرچشمہ ہے، بہشت تک پہنچا سکتی ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

(۷) قولہ تعالیٰ۔ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰہِ (الجزو نمبر ۵ سورۃ نساء)

(ترجمہ) یعنی ہر ایک نبی ہم نے اِس لئے بھیجا ہے کہ تا خدا کے حکم سے اُسکی اطاعت کی جائے۔

اب ظاہر ہے کہ جبکہ بمنشاء اس آیت کے نبی واجب الاطاعت ہے۔ پس جو شخص نبی کی اطاعت سے باہر ہو وہ کیونکر نجات پا سکتا ہے۔

(۸) قولہ تعالیٰ۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○ قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡکٰفِرِیۡنَ ○ (الجزو نمبر ۳ ال عمران)

(ترجمہ) انکو کہہ کہ اگر خدا سے تم محبت کرتے ہو۔ پس آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہ بخش دے اور خدا غفور و رحیم ہے۔ اُن کو کہہ کہ خدا اور رسول کی اطاعت کرو پس اگر وہ اطاعت سے مُنہ پھیر لیں تو خدا کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ اِن آیات سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ گناہوں کی مغفرت اور خدا تعالیٰ کا پیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے وابستہ ہے۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ کافر ہیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 127 تا 130)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

میرا آپ کو یہ پیغام ہے کہ اپنے مقصد پیدائش کو یاد رکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھنے اور تقویٰ میں ترقی کیلئے کوشاں رہیں

اللہ تعالیٰ نے عبادت کے جو طریق سکھائے ہیں ان میں ایک نماز باجماعت کا قیام ہے

یہ حکم مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ہے اور ان بچوں کے لئے بھی جو دس سال کی عمر کے ہیں کہ وہ نماز ادا کریں

مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام کریں اور مسجدوں میں جائیں اور ان کو آباد کریں اور اس کے فضل کو تلاش کریں

پنجوقتہ نمازوں کے بارہ میں کوئی چھوٹ نہیں پس ہر بیعت کنندہ، ہر احمدی کو اس واضح حکم کی پابندی کرنی چاہئے

ہر احمدی جہاں اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرے
وہاں خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق قائم کرے اور اطاعت کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرے

مَیں نے بار بار تمام دُنیا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ mta پر جو پروگرام آتے ہیں اُن کو دیکھیں والدین بھی اس طرف توجہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی mta سے وابستہ کریں یہ بھی ایک روحانی مائدہ ہے جو آپ کی روحانی بقا کا ذریعہ ہے

پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ آسٹریلیا منعقدہ دسمبر 2015ء

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا 31واں جلسہ سالانہ 25 تا 27 دسمبر 2015ء بروز جمعہ، ہفتہ و اتوار منعقد ہوا۔ مردانہ جلسہ گاہ مسجد ''بَیْتُ الْھُدٰی'' کے احاطہ میں مینارہ کے ساتھ تیار کیا گیا جبکہ طعامگاہ، بک سٹال، نمائش، جلسہ کے مختلف سٹالز کا انتظام مسجد بیت الھدیٰ سے ملحق گراؤنڈ میں کیا گیا تھا۔ اس جلسہ میں آسٹریلیا کی تمام سٹیٹس کے علاوہ کینیڈا، نیوزی لینڈ، سنگاپور اور دیگر کئی ممالک سے دو ہزار سے زائد مہمان شامل ہوئے۔ نیز محترم مبارک احمد نذیر صاحب، مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ ایک ملین سے زائد آسٹریلین تک جماعتِ احمدیہ کا تعارف پہنچا۔ وزیر اعظم آسٹریلیا Malcolm Turnbull، کے علاوہ کئی وزراء، ممبرز آف پارلیمنٹ، کونسلرز اور مختلف مذہبی و سیاسی تنظیموں کے رہنماؤں نے جلسہ کی مبارکباد بھجوائی اور جلسہ کے کامیاب انعقاد پر نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل لندن 11 مارچ 2016 صفحہ نمبر 20 پر دیکھی جا سکتی ہے۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے لئے ازراہِ شفقت اپنا پیغام بھی بھجوایا جو قارئین اخبار بدر کے استفادہ کے لئے ذیل میں پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان زرّیں نصائح و ہدایات پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پیارے احباب جماعت احمدیہ آسٹریلیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کی روحانی برکات سے فیضیاب ہونے کی توفیق بخشے۔ اس جلسہ کے موقع پر میرا آپ کو یہ پیغام ہے کہ اپنے مقصد پیدائش کو یاد رکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھنے اور تقویٰ میں ترقی کے لئے کوشاں رہیں۔ انسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور عبادات کے اعلیٰ معیار قائم کرے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت کے جو طریق سکھائے ہیں ان میں سے ایک نماز باجماعت کا قیام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت پر کمربستہ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ یہ حکم مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ہے اور ان بچوں کے لئے بھی جو دس سال کی عمر کے ہیں کہ وہ نماز ادا کریں۔ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام کریں اور مسجدوں میں جائیں اور ان کو آباد کریں اور اس کے فضل کو تلاش کریں۔ پنجوقتہ نمازوں کے بارہ میں کوئی چھوٹ نہیں۔ پس ہر بیعت کنندہ، ہر احمدی کو اس واضح حکم کی پابندی کرنی چاہئے۔ ہر احمدی اپنے نفس کے لئے خود مُذکّر ہے اور ہر وقت اس پہلو سے اس کو اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

''نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 263)

پس ہر احمدی کو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ کرنی چاہئے کیونکہ روحانی ترقی اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے سب سے اہم ذریعہ نماز ہی ہے۔

دوسری چیز جس کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ خلافت سے وابستگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے آپ کو اس زمانہ کے امام کو پہچاننے کی توفیق بخشی ہے اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر خلافت کی نعمت بھی عطا کی ہے اور اس عظیم روحانی نظام کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے اور اس کے ذریعہ ہر فردِ جماعت کو بار بار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اطاعت ہی ایک ایسا امر ہے جس کے ذریعہ رُوحانی کامیابیاں ملتی ہیں۔ کامیابیاں اور فتوحات حاصل کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر پہنتے ہیں۔ پس ہر احمدی جہاں اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرے وہاں خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق قائم کرے اور اطاعت کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرے اور جدوجہد کرے۔ اس کے علاوہ مَیں نے بار بار تمام دنیا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ mta پر جو پروگرام آتے ہیں ان کو دیکھیں۔ والدین بھی اس طرف توجہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔ یہ بھی ایک روحانی مائدہ ہے جو آپ کی روحانی بقا کا ذریعہ ہے۔ اس سے آپ کا دینی علم بڑھے گا۔ روحانیت میں ترقی ہوگی اور خلافت سے کامل تعلق پیدا ہوگا اور دنیا کے دوسرے چینلز کے زہریلے اثر سے بھی محفوظ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

خطبہ جمعہ

الحمدللہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سویڈن کو اپنی دوسری مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کا نام مسجد محمود رکھا گیا ہے۔سب مرد وزن نے اس مسجد کی تعمیر میں ماشاءاللہ بڑے اخلاص کا مظاہرہ کیا ہے۔ جہاں کمانے والوں نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کی ہیں اور اس مسجد کی تعمیر میں حتی المقدور مالی قربانیاں پیش کی ہیں وہاں عورتیں، بچے بھی پیچھے نہیں رہے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی مثال قائم کی ہے

جماعت احمدیہ میں بہت سے ایسے افراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مزاج ہے کہ مالی قربانیاں کرنے کے لئے بے چین رہتے ہیں اور جماعت کی خاطر، خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے کی یہ وہ اسلامی روح ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے ہم میں پھونکی ہے۔جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت کی مالی قربانیوں پر حیرت کا اظہار فرمایا تھا آج بھی یہ قربانیاں حیران کر دیتی ہیں

اس مسجد کی تعمیر اور اوپر دو کمروں کی رہائشگاہ، دفاتر، لائبریری وغیرہ پر جو مجھے اندازہ خرچ دیا گیا ہے وہ تقریباً ساڑھے سینتیس ملین کرونر کا ہے۔اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں اور ان لوگوں کو بہترین جزا دے جنہوں نے اس مسجد اور اس کمپلیکس کی تعمیر میں کسی طرح بھی حصہ لیا ہے۔ بڑی خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے علاقے کے لوگ بھی اس کی خوبصورتی کی تعریف کر رہے ہیں

مسجد محمود (مالمو) کی تعمیر کے سلسلہ میں افراد جماعت کے مالی قربانی کے واقعات کا روح پرور تذکرہ

مسجد کی تعمیر کا حق بھی تبھی ادا ہوگا جب اس کو عبادت کرنے والوں سے زیادہ سے زیادہ آباد کریں گے
خود بھی یہاں آ کر اپنی نمازوں سے اس کو آباد کریں گے اور تبلیغ کر کے علاقے کے لوگوں کو بھی اسلام کی تعلیم سے متعارف کروائیں گے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے ہماری جماعت کے لئے
مساجد کی ضرورت، اہمیت اور اس کی غرض وغایت اور تقاضوں کا تذکرہ اور اس حوالہ سے افراد جماعت کو اہم نصائح

یہی نہ سمجھ لیں کہ ہم نے ایک خوبصورت مسجد تعمیر کر لی تو ہمارے فرائض ادا ہو گئے اور سب کام ختم ہو گئے
اس مسجد کی تعمیر کے بعد ہمارا اصل کام اب شروع ہوا ہے

اس مسجد کی تعمیر کی شکر گزاری آپس میں پہلے سے بڑھ کر پیار اور محبت کے اظہار سے بھی ہم نے کرنی ہے۔آپ سب نے کرنی ہے جو یہاں رہنے والے ہیں اور جو دنیا میں کہیں بھی رہنے والے احمدی ہیں۔اس مسجد کی تعمیر کے بعد آپ نے پہلے سے بڑھ کر اسلام کی تعلیم کے اپنے نمونے لوگوں کو دکھانے ہیں اور اس سے ان کو آگاہ کرنا ہے۔اصل حسن تو مسجد کا اس وقت نظر آئے گا جب اس میں عبادت کرنے والے اس مسجد میں عبادت کرنے کی وجہ سے روحانی حسن دکھائیں گے۔اس مسجد کے ظاہری حسن کو روحانی حسن میں بدل دیں۔ یہ بہت بڑا کام ہے جو ہم نے کرنا ہے، یہاں کے رہنے والوں نے کرنا ہے کہ مسجد کا جو ظاہری حسن ہے اس کو اندرونی اور روحانی حسن میں بدلنا ہے اور روحانی حسن ایک تسلسل چاہتا ہے، مسلسل کوشش چاہتا ہے۔پس ہر احمدی روحانی حسن کے اس تسلسل کو قائم رکھنے کا عہد کرے

اس مسجد کی خوبصورتی بھی نمازیوں کی تعداد پر ہے۔ایسے نمازیوں کی تعداد پر جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں یا کرنے والے ہیں

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جماعت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دی جاتی اور یہ اسلام کا بنیادی حکم ہے اور اس کو چھوڑ کر چندوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔جبکہ یہ خیال غلط ہے۔زکوٰۃ جس پر فرض ہے اس کو توجہ دلائی جاتی ہے اور بار بار دلائی جاتی ہے۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم توجہ نہ دلائیں جبکہ زکوٰۃ کا تو خلافت کے نظام کے ساتھ بھی ایک لحاظ سے بڑا گہرا تعلق ہے کہ آیت استخلاف جس میں خلافت کے نظام کی ہدایت اور پیشگوئی فرمائی گئی ہے، اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیام نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔اور اگر دوسرے چندوں اور تحریکات کے بارے میں کہا جاتا ہے تو جیسا کہ میں نے کہا کہ زکوٰۃ ہر ایک پر فرض نہیں ہے۔اس کا ایک نصاب ہے۔اس کی کچھ شرطیں ہیں۔اور نہ ہی اس سے تمام اخراجات پورے ہو سکتے ہیں اور جتنے وسیع کام اب جماعت کے دنیا میں ہو رہے ہیں ان کے لئے دوسرے چندوں پر توجہ دینا ضروری ہے۔اور وصیت اور باقاعدگی کے ساتھ اپنے اوپر فرض کر کے ماہوار جماعتی چندہ دینے کا نظام جو ہے یہ نظام تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ ہے

دین کو تمکنت اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی ملنی تھی اور ملی ہے کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی حیثیت سے دنیا میں آئے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہی اس لئے کہ اسلام کی تعلیم کے حقیقی نمونے قائم ہوں۔اسلام کی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کریں۔خلافت کا نظام آپ کے ذریعہ سے ہی اس زمانے میں جاری ہونا تھا اور ہوا ہے اور آج تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس میں خلافت کا وہ نظام جاری ہے جو صحیح اسلامی تعلیم کا پرچار کر رہا ہے، اسے پھیلا رہا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلا رہا ہے۔جو عبادتوں کے قیام کے لئے مسجدیں بنا رہا ہے نہ کہ فتنہ وفساد کی جگہیں۔اور یہ چیزیں تمکنت کا باعث ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 مئی 2016ء بمطابق 13 ہجرت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد محمود۔مالمو، سویڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ
فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (التوبۃ:18) اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ۔ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (الحج:42)

الحمدللہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سویڈن کو اپنی دوسری مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کا نام مسجد محمود رکھا گیا ہے۔سب مرد وزن نے اس مسجد کی تعمیر میں ماشاءاللہ بڑے اخلاص کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ ایک بڑا

منصوبہ تھا جبکہ یہاں کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے اور اس لحاظ سے ان کے لئے یہ واقعی بہت بڑا منصوبہ تھا۔ کئی بیروزگار بھی ہیں یہاں، بوڑھے بھی ہیں، بچے بھی ہیں، خانہ دار عورتیں بھی ہیں۔لیکن جہاں کمانے والوں نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کی ہیں اور اس مسجد کی تعمیر میں حتی المقدور مالی قربانیاں پیش کی ہیں وہاں عورتیں، بچے بھی پیچھے نہیں رہے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی مثال قائم کی ہے۔کون ہے جس کی خواہشات نہیں ہیں؟ کون ہے جس کی ضروریات نہیں؟ اور اس زمانے میں جب بے شمار دنیاوی اور مادی چیزیں توجہ کھینچ رہی ہیں، احمدیوں کی مالی قربانی دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔صرف ایک مسجد کی تعمیر کا سوال نہیں ہے۔مساجد کی تعمیر، نماز سینٹرز کی تعمیر و خرید، مشن ہاؤسز کی تعمیر اور خرید کے منصوبے مسلسل جاری ہیں اور اس کے علاوہ بیشمار اَور اخراجات ہیں اور دنیا میں ہر جگہ یہ کام ہو رہے ہیں۔اور پھر دوسرے چندے بھی ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ اپنی ضروریات اور تعمیرات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ نسبتاً بہتر حالت میں رہنے والے احمدی غریب ملکوں کے رہنے والے احمدیوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی قربانیاں دے رہے ہیں یا غریب ملکوں کے رہنے والے احمدیوں کی معاشی حالات کی وجہ سے قربانیوں کے باوجود جو کمی رہ جاتی ہے اسے بھی بہتر حالت میں رہنے والے احمدی پورا کر کے ان ملکوں کی جماعتی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔تو بہرحال جماعت احمدیہ میں بہت سے ایسے افراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مزاج ہے کہ مالی قربانیاں کرنے کے لئے بے چین رہتے ہیں اور جماعت کی خاطر، خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے کی یہ وہ اسلامی روح ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے ہم میں پھونکی ہے۔جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت کی مالی قربانیوں پر حیرت کا اظہار فرمایا تھا آج بھی جیسا کہ مَیں نے کہا یہ قربانیاں حیران کر دیتی ہیں۔اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کا اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ضروریات پوری فرماتا رہے گا۔

اس مسجد کی تعمیر اور اوپر دو کمروں کی رہائشگاہ، دفاتر، لائبریری وغیرہ پر جو مجھے اندازہ خرچ دیا گیا ہے وہ تقریباً ساڑھے سینتیس ملین کرونر کا ہے۔ یا 3.2 ملین پاؤنڈ، سوا تین ملین پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں۔ ہال اور مربی ہاؤس اور کچن وغیرہ بھی بنا ہے۔ ہال کی finishing اب ہو رہی ہے۔ انتظامیہ کا خیال ہے کہ اب کچھ خرچ مزید ہوگا اور آٹھ دس ملین کرونر مزید خرچ ہوں گے۔

جیسا کہ جماعت احمدیہ کے اکثر منصوبوں میں یہ ہوتا ہے کہ کافی کام ہم وقار عمل کے ذریعہ سے بھی کر لیتے ہیں اور اس لحاظ سے اخراجات میں کچھ بچت بھی ہو جاتی ہے۔رضا کار والنٹیئر ز کام کر رہے ہیں۔بعض نے مجھے بتایا کہ دن رات یہاں رہے یا تھوڑی دیر کے لئے گھر جاتے تھے اور پھر آ جاتے تھے تا کہ جلدی کام ختم ہو اور افتتاح ہو سکے۔لیکن پھر بھی بعض جگہیں جیسا کہ مَیں نے کہا مکمل نہیں ہو سکیں۔ یہ ٹھیکیدار یا مزدور جب ایک دفعہ داخل ہو جائیں تو پھر اپنی مرضی سے نکلتے ہیں۔ یہاں کی انتظامیہ کو یہ مارجن (margin) رکھ کر پھر مجھے دعوت دینی چاہئے تھی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں اور ان لوگوں کو بہترین جزا دے جنہوں نے اس مسجد اور اس کمپلیکس کی تعمیر میں کسی طرح بھی حصہ لیا ہے۔ بڑی خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے۔علاقے کے لوگ بھی اس کی خوبصورتی کی تعریف کر رہے ہیں۔ دو دن پہلے اخبار اور ریڈیو کے نمائندے یہاں آئے ہوئے تھے۔ مجھے بھی انہوں نے یہی کہا کہ بڑی خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے اور یہ اس علاقے کی خوبصورتی میں ایک بڑا اضافہ ہے۔

قربانی کی روح کا اظہار کس طرح بچوں، بڑوں نے کیا، اس کی چند ایک مثالیں پیش کرتا ہوں۔

ایک گیارہ سال کی بچی نے مسجد کے چندہ کے لئے چند سو کرونر پیش کئے اور بتایا کہ کافی عرصے سے اس نے جو جیب خرچ جمع کیا تھا وہ مسجد کی تعمیر کے لئے ادا کرنے کے لئے آئی ہے۔

دس گیارہ سال کی ایک اَور بچی امیر صاحب کے پاس یا جو بھی چندے لینے والی انتظامیہ ہے ان کے پاس آئی اور پانچ سو کرونر مسجد کی تعمیر کے لئے ادا کئے اور بتایا کہ اس کے پاس دو طوطے تھے جنہیں فروخت کر کے اس نے یہ رقم مسجد کے لئے ادا کرنے کے لئے حاصل کی۔ یہاں ان ملکوں میں pet یا پالتو جانور رکھنے کا بڑا شوق ہے لیکن احمدی بچی نے یہاں کے بچوں کی طرح اپنے پالتو جانور کو ترجیح نہیں دی بلکہ خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کو اپنے شوق پر ترجیح دی۔ حقیقتاً اصل شوق اور ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ہے جو احمدی بچے ہی سمجھ سکتے ہیں جن کو بچپن سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات سے یہ ادراک پیدا ہو جاتا ہے کہ مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والا جنت میں اپنا گھر بناتا ہے۔اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ شہروں کی بہترین جگہیں مساجد ہیں۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ قبیلوں میں مساجد بناؤ۔محلوں میں، شہروں میں مساجد بناؤ۔اسی بات کا نتیجہ ہے کہ ہم ہر جگہ مساجد بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

مجھ سے کئی جرنلسٹ سوال کرتے ہیں جہاں کہیں مسجد بنا کر جاؤ، کہ یہاں کیوں بنائی گئی؟ کیا خصوصیت ہے؟ کس لئے بنائی گئی؟ یہاں بھی لوگوں نے سوال کیا۔نہ مالمو (Malmo) کی خصوصیت ہے نہ کسی اور جگہ کی۔ ہمارا کام مساجد بنانا ہے تا کہ جہاں کچھ احمدی ہیں جمع ہوں اور اپنا عبادت کا حق ادا کر سکیں۔

ایک بچی اعتکاف بیٹھی تھی اس نے یہاں انتظامیہ سے رابطہ کیا اور اپنا زیور مسجد کے لئے پیش کیا۔ بظاہر بہت قیمتی زیور نہ تھا مگر وہی زیور اُس کی کُل جمع پونجی تھی اور اس کے ماں باپ نے اسے تحفہ دیا تھا۔اور اس بچی نے جماعت کے جس شخص کو زیور دیا اس کو تاکیداً کہا کہ میرے والدین کو نہیں بتانا کہ یہ زیور میں نے چندے میں دے دیا ہے۔

ایک اور واقفہ نو بچی بھی ایسی ہے جس نے تمام زیور اور جیب خرچ کی صورت میں جو رقم اس کو ملی ہوئی تھی اس نے ایک لفافے میں ڈال کر اور خط لکھ کر اپنے والد کے تکیہ کے نیچے رکھ دیا کہ یہی سب کچھ میرے پاس ہے اس کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں جو مَیں اس مسجد کے لئے خدا کے حضور پیش کر سکوں۔

ایسی نوجوان بچیاں بھی ہیں جن کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور انہوں نے اپنے زیور کے شوق پورے نہیں کئے تھے، اپنا سارا زیور مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کر دیا۔

بہت سی خواتین نے جن کے خاوندوں نے پہلے ہی اچھے وعدے کئے ہوئے تھے اور ادائیگی مکمل کر دی تھی، ان خواتین نے اپنے زیور اور جو جمع پونجی تھی وہ مسجد کی تعمیر کے لئے ادا کر دی۔

یہ بتایا گیا ہے کہ دو خواتین یہاں ایسی تھیں جنہیں مالی قربانی کی استطاعت نہیں تھی یا ان کے پاس کچھ نہیں تھا مگر پاکستان میں والد کی طرف سے انہیں موروثی مکان ملا تھا۔انہوں نے وہ مکان فروخت کر کے اس کی کُل رقم جو وہاں لاکھوں میں تھی مسجد کی تعمیر میں ادا کر دی۔

ایک خادم نے مسجد میں ادائیگی کے لئے ایک بڑی رقم کا وعدہ کیا تھا جس میں ایک حصہ ان کی اہلیہ کی طرف سے تھا۔لیکن بدقسمتی سے اس جوڑے کی علیحدہ ہو گئی۔ اور وعدہ جات کے سلسلہ میں جب ان سے رابطہ کیا گیا تو اس خادم کے والد نے کہا کہ اس خاتون سے علیحدگی ہو گئی ہے اس لئے وہ اپنا حصہ خود ادا کرے گی۔لیکن اِس نوجوان نے کہا نہیں، کیونکہ میں نے اس کی طرف سے وعدہ کیا تھا اس لئے علیحدگی کے باوجود مَیں ہی یہ وعدہ پورا کروں گا اور مکمل ادائیگی کر دی۔ کہیں تو ایسے لوگ ہمیں نظر آتے ہیں جو عورت کے جائز حق بھی نہیں دیتے اور قضا کے فیصلے نہ ماننے کی وجہ سے بعض دفعہ ان کو تعزیر ہو جاتی ہے حالانکہ وہ ان کا فرض ہوتا ہے اور عورت کا حق ہوتا ہے۔اور کہیں ایسے ہیں جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ علیحدگی کے باوجود وعدے پورے کر رہے ہیں اور حقیقت میں یہی لوگ ہیں جو مومن کہلانے کے مستحق ہیں۔

مالمو جماعت کے ایک خادم جو وقتی نوکری کرتے تھے، عارضی نوکری تھی، پارٹ ٹائم نوکری تھی۔ جب انہیں مسجد کا وعدہ بڑھانے کی تحریک کی گئی تو انہوں نے اپنا وعدہ دس ہزار کرونر سے بڑھا کر ایک لاکھ کرونر کر دیا اور اگلے ہفتے ہی پچاس ہزار کرونر ادائیگی کے لئے رقم لے کر مسجد میں آ گئے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے اتنی رقم کہاں سے جمع کر لی؟ حالات تو ابھی فوراً ایسے نہیں ہیں اور وعدہ بھی کچھ عرصے کے لئے تھا۔ دو سال میں تقسیم تھا۔تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے اپنی گاڑی بیچ دی ہے۔ کار بیچ کر اور جو بھی گھر میں اس کے علاوہ پیسے جمع تھے وہ ادائیگی کے لئے لے آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کے نتیجہ میں انہیں مستقل نوکری بھی عطا فرما دی اور پہلے سے بڑھ کر اچھی اور نئی گاڑی خریدنے کی بھی انہیں توفیق عطا فرمائی۔

یہ وہ قربانی کی روح ہے جو ہمیں بہت سے احمدیوں میں ہر جگہ نظر آتی ہے۔ یہاں مخصوص نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ملکوں میں، مختلف جگہوں میں پھیلے ہوئے بہت سے ایسے احمدی ہیں اور یہاں اَور بھی ہوں گے۔ یہ چند مثالیں مَیں نے دی ہیں۔

اس مسجد کی جگہ اور تعمیر اور گنجائش کے بارے میں بھی مختصر بتا دوں کہ مسجد کی تعمیر کا منصوبہ 1999ء میں شروع ہوا تھا جب کونسل کو درخواست پیش کی گئی تھی۔اس کے لئے مکرم احسان اللہ صاحب نے پانچ ہزار مربع میٹر کا قطعہ زمین خرید کر جماعت کو پیش کیا تھا۔ یہ قطعہ ایک ٹیلے پر ہے اور ایک نمایاں جگہ پر واقع ہے۔ مین ہائی وے (Main Highway) یہاں قریب سے گزرتی ہے اور ناروے اور سویڈن کو پورے یورپ سے بھی ملاتی ہے اور اسی طرح سویڈن اور ناروے کے تمام بڑے شہروں کو بھی ملاتی ہے۔ بڑی مصروف ہائی وے ہے جہاں دُور سے ہی مسجد کی خوبصورت اور بلند عمارت ہر آنے جانے والے کو نظر آتی ہے اور توحید کا پیغام دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی اپنا حق تعمیر کے بعد بھی ادا کرے اور تبلیغ کے ذریعہ بھی یہ مسجد توحید پھیلانے کا ذریعہ ہمیشہ بنی رہے اور اس کی حقیقی خوبصورتی جو دینی تعلیم کی خوبصورتی ہے اور جس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے وہ روشن ہو کر چمکے۔

اس کمپلیکس کا کُل تعمیر شدہ رقبہ 2353 مربع میٹر ہے۔ پانچ عمارات پر مشتمل ہے۔ بڑی عمارات ہیں۔ مسجد محمود main ہے۔اس کا رقبہ 1494 مربع میٹر ہے یعنی تقریباً پندرہ سو مربع میٹر ہے۔ سپورٹس ہال ساڑھے سات سو مربع میٹر ہے۔اس کے علاوہ اور عمارتیں ہیں۔ مسجد کے دو ہال ہیں۔ایک اوپر، ایک نیچے۔مردوں کے لئے اور عورتوں کے لئے۔ یہاں بعض سوال کرنے والے سوال کر دیتے ہیں کہ آپ عورتوں کو تو علیحدہ کر دیتے ہیں، main مسجد میں رہنے نہیں دیتے۔ یہاں ان لوگوں کا یہ اعتراض بھی دُور ہو جاتا ہے جو اسلام پر اعتراض کرنے کے راستے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ان کے لئے بھی یہاں کافی جواب ہیکہ ایک ہی مسجد کے بلاک میں دونوں ہال ہیں اور ایک طرح کے ہال ہیں۔ان ہالوں میں ہر ایک میں پانچ پانچ سو افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔اسی طرح جو سپورٹس ہال ہے اس میں سات سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے سترہ سو (1700) لوگ اکٹھے نماز ادا کر سکتے ہیں۔آج تو باہر سے بہت سارے لوگ آئے ہوئے ہیں اس لئے مسجد بھری نظر آ رہی ہے لیکن عام حالات میں گنجائش کے لحاظ سے یہ بہت وسیع مسجد ہے۔ پورے ملک کی جماعت بھی اگر جمع ہو جائے تب بھی نصف جگہ نماز پڑھنے والوں کے لئے خالی رہے گی۔ ہالوں میں اوپر بھی خالی رہے گی، نیچے بھی خالی رہے گی۔پس یہ یہاں کے احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنی تعداد بڑھائیں۔آج تو افتتاح ہے۔مَیں بھی آیا ہوں۔لوگ بہت سارے باہر سے آئے ہیں اس لئے نظر آ رہا ہے کہ مسجد بھری ہوئی ہے اوپر بھی، نیچے بھی، باہر بھی لوگ بیٹھے ہیں۔لیکن عمومی حالات میں جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ یہ مسجد اتنی بڑی ہے کہ سارے ملک کی جماعت جمع ہو جائے تب بھی آدھی مسجد خالی رہے گی۔ یہاں کے لوگوں کو اپنی تعداد بڑھانی

چاہئے۔ یہاں کے لوگوں میں اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہیں انہیں دُور کریں اور انہیں دُور کر کے توحید کی طرف لائیں۔ ان لوگوں سے ہمدردی کا یہ تقاضا ہے اور ان کا یہ حق ہے کہ جو احسان یہاں کی حکومتوں نے اور عوام نے اس ملک کے رہنے والوں نے ہمیں جگہ دے کر کیا ہے یا آپ کو جگہ دے کر آپ پر کیا ہے اس کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب لائیں۔ مسجد کی تعمیر کا حق بھی تبھی ادا ہوگا جب اس کو عبادت کرنے والوں سے زیادہ سے زیادہ آباد کریں گے۔ خود بھی یہاں آ کر اپنی نمازوں سے اس کو آباد کریں گے اور تبلیغ کر کے علاقے کے لوگوں کو بھی اسلام کی تعلیم سے متعارف کروائیں گے اور یہی بات ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ایک جگہ توجہ دلائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''اِس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ (یعنی دوسرے مسلمان بھی آ جائیں گے اور یہاں کے مقامی لوگوں سے بھی تعداد بڑھے گی۔) فرمایا ''لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیّت بہ اخلاص ہو۔ محض لِلّٰہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا''۔

اس شرط پر ہمیشہ ہر ایک کو غور کرنا چاہئے۔ نیت میں پورا اخلاص ہو اور کسی قسم کا شر اور فتنہ دلوں میں نہ ہو اور خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے قربانیاں کی جائیں اور مسجد بنائی جائے اور مسجد کو آباد کیا جائے تو پھر بے انتہا برکت پڑتی ہے۔

فرمایا کہ ''جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اس مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں''۔ فرمایا کہ ''جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے''۔ یہ بڑی اہم بات ہے جو ہر جگہ کے رہنے والوں کو یاد رکھنی چاہئے، چاہے وہ ناروے کے ہیں، ڈنمارک کے ہیں یا دنیا کے دوسرے ملکوں کے ہیں کہ مسجد کی آبادی کا مقصد بھی جماعت کی اِکائی ہے۔ پس ہمیں اس اِکائی کو قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ ''پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے''۔ اتفاق میں، اتحاد میں، محبت میں، پیار میں بڑھیں ''اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے۔'' چھوٹی چھوٹی باتوں پہ لڑائیاں، جھگڑے، بدظنیاں یہ ختم کریں۔ فرمایا کہ ''ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظرانداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں''۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 120,119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ہم نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے تو اس لئے کہ اسلام کی تعلیم کو جو مسلمان نہ صرف بھول چکے ہیں بلکہ اس میں مختلف قسم کی بدعات پھیلا کر، فرقہ بازیوں میں لگ کر، اسلامی قدریں تو ایک طرف رہیں اخلاقی قدریں بھی بھلا بیٹھے ہیں۔ اس سے بچ کر ہمیں ذاتیات کے بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیں دوسروں سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور ایک اکائی ہمیں بننا چاہئے اور آپس میں اتفاق اور اتحاد پیدا کریں۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چلیں۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے نمازوں اور مساجد کے حوالے سے جو ہمیں نصیحت فرمائی ہے وہ مَیں پیش کرتا ہوں۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''نماز میں جو جماعت کا ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں۔'' جب صف بنا کر کھڑے ہوں تو برابر پاؤں رکھیں۔ ایڑھیاں ایک لائن میں ہوں۔ ایک سیدھ میں ہوں۔ ''اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے ملے ہوئے ہوں''۔ فرمایا کہ ''اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں''۔ ایسے سیدھے ہوں کہ لگے کہ ایک ہی انسان ہیں۔ ''اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں''۔ کسی میں زیادہ روحانیت ہے کسی میں کم ہے تو آپ نے فرمایا کہ جو روحانیت کا نور ہے ایک دوسرے میں سرایت کرے۔ ''وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے''۔ یہ خواہش تھی آپ کی۔ خودی اور خودغرضی بالکل ختم ہو جائے اور ایک ہو جاؤ۔ فرمایا کہ ''یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلے کی مسجد میں اور ہفتے کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کُل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے''۔ (لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 282,281)

نماز سے لے کے حج تک جتنے بھی احکام ہیں، عبادت ہے، ان کا مقصد کیا ہے؟ تا کہ مسلمان ایک قوم بن جائیں۔ اب بدقسمتی سے سب سے زیادہ تفرقہ اور پھوٹ اور فساد اس وقت مسلمانوں میں ہے۔ پس ہم احمدی ہیں جنہوں نے یہ نمونے قائم کرنے ہیں اور دنیا کو اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتانا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔'' آپ نے مسلمانوں کی جو مساجد تھیں ان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ فرمایا کہ ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیاداروں نے بھی ایک مسجد بنوائی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا۔ یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔'' (ملفوظات جلد 8 صفحہ 170۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یقیناً قربانی کا جذبہ جو مردوں عورتوں اور بچوں میں ہے اس مسجد کی تعمیر کے لئے نظر آتا ہے۔ خاص طور پر بچوں کی بے لوث اور معصومانہ قربانیاں جو ہر بناوٹ سے پاک ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعاؤں اور تعلیم نے ہمیں عمومی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اِدراک دیا ہے اور ہماری مسجد بنانے کی سوچ دنیاداری کی غرض سے نہیں ہے۔ خالصۃً عبادت کرنے والوں کے لئے مسجد بنائی گئی ہے۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کی حصول کے لئے ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کئے ہوئے ہر کام کے بعد یہ فکر کرنی چاہئے کہ کسی ایک مقصد کو حاصل کرنے کے بعد ہم اپنی زندگی کے بنیادی مقصد سے لاپرواہ نہ ہو جائیں۔ یہی نہ سمجھ لیں کہ ہم نے ایک خوبصورت مسجد تعمیر کر لی تو ہمارے فرائض ادا ہو گئے اور سب کام ختم ہو گئے۔ اس مسجد کی تعمیر کے بعد ہمارا اصل کام اب شروع ہوا ہے۔ یہاں رہنے والوں کو اور ہر ایک کو یہ یاد رکھنا چاہئے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) یعنی ہم نے جن اور انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا ہے ہم نے اس عبادت کا حق ادا کرنا ہے اور عبادت کا حق سب سے زیادہ مسجدوں کی آبادی بڑھانے سے ہی ادا ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں پہلے مَیں بیان کر آیا ہوں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے پیار کا اظہار دیکھیں، ان کو انعامات سے نوازنے کا اظہار دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ نماز باجماعت مسجد میں آ کر پڑھنے والے کو ستائیس گنا ثواب ہوتا ہے۔

(بخاری کتاب الصلاۃ باب فضلا صلاۃ الجماعۃ حدیث:645)

پھر ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حضرت ابوہریرۃ ؓ نے روایت کی ہے کہ آدمی کی باجماعت نماز اس کی اس نماز سے پچیس گنا (بعض جگہ پر ستائیس گنا بھی ہے) بہتر ہے جو وہ اپنے گھر میں یا بازار میں پڑھے۔ اور یہ اس لئے کہ جب وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد کی طرف نکلے اس حال میں کہ اسے صرف نماز ہی نکال رہی ہے تو جو قدم بھی وہ اٹھائے گا اس کے ایک قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور دوسرے پر ایک گناہ دور کر دیا جائے گا۔ اور جب وہ نماز پڑھے گا تو جب تک وہ اپنی جائے نماز میں رہے گا ملائکہ (فرشتے) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہیں گے۔ کیا دعا کریں گے؟ وہ کہیں گے کہ اے اللہ اس پر خاص رحمت فرما۔ اس پر رحم فرما۔ اور فرمایا تم میں سے ایک آدمی نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ نماز کا انتظار کرے (بخاری کتاب الصلاۃ باب فضل صلاۃ الجماعۃ حدیث: 647)۔ یہ نہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ انتظار کا ثواب نہیں دیتا۔ انتظار کا بھی ثواب ہے جب مسجد میں آ کر نماز کے لئے انتظار کر رہا ہوتا ہے۔

پھر ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسجد کو صبح شام جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اپنی مہمان نوازی کا سامان تیار کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الصلاۃ باب فضل من غدا الی المسجد ومن راح حدیث:662)

پس مسجدوں میں آنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہو کر رہتے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر کی شکرگزاری آپس میں پہلے سے بڑھ کر پیار اور محبت کے اظہار سے بھی ہم نے کرنی ہے۔ آپ سب نے کرنی ہے جو یہاں رہنے والے ہیں اور جو دنیا میں کہیں بھی رہنے والے احمدی ہیں۔ جب مسجدوں میں جائیں تو مسجدوں کے یہ حق بھی ادا کریں۔ اس مسجد کی تعمیر کے بعد آپ نے پہلے سے بڑھ کر اسلام کی تعلیم کے اپنے نمونے لوگوں کو دکھانے ہیں اور اس سے ان کو آگاہ کرنا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مسجد مسلمان بنانے کا ذریعہ بنے گی۔ اگر ہمارے عمل اسلام کی تعلیم کے مطابق نہیں، اگر ہم اسلام کا پیغام نہیں پہنچا رہے تو لوگ مسجد کو دیکھ کر بیشک اس طرف متوجہ ہوں گے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہائی وے پر واقع ہے اور چمکدار گنبد دور سے لوگوں کی توجہ کھینچتا ہے لیکن یہ توجہ صرف ظاہری حسن کی طرف ہوگی۔ اصل حسن تو مسجد کا اس وقت نظر آئے گا جب اس میں عبادت کرنے والے اس مسجد میں عبادت کرنے کی وجہ سے روحانی حسن دکھائیں گے۔ پس جو وقتی جوش سے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک الگ حرف ہے اور میم ایک الگ حرف ہے۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فیمن قرء حرفا من القرآن حدیث نمبر 2835)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان۔ حدیث نمبر 3671)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدرآباد

قربانیاں کی ہیں یقیناوہ بھی قابل قدر ہیں۔ بعض میں وقتی جوش تھا، بعضوں کی کئی سال پہ پھیلی ہوئی قربانیاں ہیں خاص طور پر بچوں اور نوجوانوں کی طرف سے۔ لیکن مسلسل قربانیوں کا دَور تو اب شروع ہوا ہے کہ اس مسجد کے ظاہری حسن کو روحانی حسن میں بدل دیں۔ یہ بہت بڑا کام ہے جو ہم نے کرنا ہے، یہاں کے رہنے والوں نے کرنا ہے کہ مسجد کا جو ظاہری حسن ہے اس کو اندرونی اور روحانی حسن میں بدلنا ہے اور روحانی حسن ایک تسلسل چاہتا ہے، مسلسل کوشش چاہتا ہے۔ پس ہر احمدی روحانی حسن کے اس تسلسل کو قائم رکھنے کا عہد کرے۔

یہ آیات جو میں نے شروع میں تلاوت کی ہیں اس میں پہلی آیت جو سورۃ توبہ کی ہے اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

پس مسجد بنانے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان اس وقت کامل ہوتا ہے جب انسان ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔ ہر چیز کا دینے والا خدا تعالیٰ کو سمجھے۔ پھر آخرت پر ایمان ہے اس کی تفصیلات ہیں۔ بہت ساری چیزیں آخرت کے بارے میں آتی ہیں کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے۔ لیکن اگر انسان صرف اس بات پر ہی غور کرلے تو پھر دنیاوی معمولی باتوں کے حصول پر اپنی سب طاقتیں خرچ کرنے کی بجائے، اپنا زور لگانے کی بجائے آخرت کے انعامات کا وارث اپنے آپ کو بنانے کے لئے کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا (یوسف:110) اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا یقیناً زیادہ بہتر ہے۔ اب ایک گھر تو مسجد کی تعمیر کرکے ایک مومن بناتا ہے لیکن اس گھر کی آبادی، مسجد کی آبادی تقویٰ سے منسلک ہے۔ پس مسجد کی تعمیر کا حق بھی تقویٰ پر چلنے سے ادا ہوگا اور تقویٰ کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، (لوگوں کے حق تلف کرنا، حق مارنا) ریا، عُجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کرکے ان کے مقابلہ میں اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے‘‘۔ گندے اور فضول اخلاق جو ہیں، بداخلاقیاں جو ہیں ان کو چھوڑے اور عمدہ اور اعلیٰ اخلاق کو نہ صرف اختیار کرے بلکہ اس میں ترقی کرے۔ فرمایا ’’لوگوں سے مروت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔‘‘ یہ ہیں اخلاق۔ یہ ہے تقویٰ کہ لوگوں سے بھی محبت اور پیار سے پیش آؤ۔ خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ ان سے ہمدردی کرو قطع نظر اس کے کہ وہ کون ہے۔ ہر ایک سے چاہے وہ مسلمان ہے، غیر مسلم ہے، اپنا ہے، غیر ہے۔ ’’خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔‘‘ ایسے کام وہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کی نگاہ اس پر پڑے۔ فرمایا ’’ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں‘‘ جن میں یہ سب باتیں جمع ہوجاتی ہیں۔ ’’وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ یعنی اگر ایک خُلق کسی میں فرداً فرداً ہو تو اسے متقی نہ کہیں گے‘‘۔ یہ سارے تمام اخلاق جو اچھے اخلاق ہیں وہ جب جمع ہو جائیں تو پھر متقی ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ ایک نیکی کرلی۔ چندہ دے دیا، نیکی ہوگئی۔ نماز پڑھ لی، نیکی ہوگئی۔ نہیں۔ چندے بھی، نمازیں بھی، لوگوں کی خدمت بھی، لوگوں سے ہمدردی بھی، اچھے اخلاق بھی، اچھی بات بھی، یہ ہے متقی کی نشانی۔ فرمایا ’’جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں (متقی نہیں ہوسکتا)‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 400۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں۔ اس مسجد کا حق ادا کرنے کے لئے ایک بڑا انقلاب ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا۔

پھر قیام نماز کی طرف توجہ دلائی ہے اور قیام نماز پانچ وقت نماز باجماعت ہے۔ پس اس مسجد کی خوبصورتی بھی نمازیوں کی تعداد پر ہے۔ ایسے نمازیوں کی تعداد پر جو خالص ہوکر خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں یا کرنے والے ہیں۔ پھر زکوٰۃ کی طرف توجہ دلا کر غریبوں کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلا دی۔ ایک حقیقی مومن جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ نمازوں کے قیام اور عبادتوں کی طرف توجہ دینے کے ساتھ لازماً اپنے مال کو پاک کرنے کی بھی فکر کرے گا اور مال پاک کرنے کا بہترین ذریعہ اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے خرچ کرنا ہے اور مالی قربانی کا جو صحیح ادراک ہے وہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ احمدی کے علاوہ اَور کسی کو نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ جہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی ہے، اپنے مال خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور زکوٰۃ کو مخصوص کرکے بھی توجہ دلائی ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جماعت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دی جاتی اور یہ اسلام کا بنیادی حکم ہے اور اس کو چھوڑ کر چندوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ خیال غلط ہے۔ زکوٰۃ جس پر فرض ہے اس کو توجہ دلائی جاتی ہے اور بار بار دلائی جاتی ہے۔ مَیں کئی خطبات میں گزشتہ کئی سالوں سے اس پر بڑی تفصیل سے بعض موقعوں پر روشنی ڈال چکا ہوں اور پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہم توجہ نہ دلائیں جبکہ زکوٰۃ کا تو خلافت کے نظام کے ساتھ بھی ایک لحاظ سے بڑا گہرا تعلق ہے کہ آیت استخلاف جس میں خلافت کے نظام کی ہدایت اور پیشگوئی فرمائی گئی ہے، اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیام نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اگر دوسرے چندوں اور تحریکات کے بارے میں کہا جاتا ہے تو جیسا کہ میں نے کہا کہ زکوٰۃ ہر ایک پر فرض نہیں ہے۔ اس کا ایک نصاب ہے۔ اس کی کچھ شرطیں ہیں۔ اور نہ ہی اس سے تمام اخراجات پورے ہوسکتے ہیں اور جتنے وسیع کام اب جماعت کے دنیا میں ہو رہے ہیں ان کے لئے دوسرے چندوں پر توجہ دینا ضروری ہے۔ اور وصیت اور باقاعدگی کے ساتھ اپنے اوپر فرض کرکے ماہوار جماعتی چندہ دینے کا نظام جو ہے یہ نظام تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ ہے۔

بہرحال اس وقت مَیں اس کی تفصیلات میں نہیں جارہا۔ میں نے اس کا ضمناً ذکر کردیا۔ جو میں بتانا چاہ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ مساجد کی تعمیر کے ساتھ ہماری ذمہ داریاں بڑھتی ہیں اور ان کو ادا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑ کر بھی یہ توجہ ہوگی، آخرت پر نظر رکھتے ہوئے بھی یہ توجہ ہوگی، اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھا کر اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بھی جب کوشش کریں گے تو پھر ہی حق ادا ہوگا۔ نمازوں کے قیام کے ذریعہ بھی اور مخلوق کی خدمت کے ذریعہ بھی اس کا حق ادا ہوگا۔ دین کو تمکنت اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی ملنی تھی اور ملی ہے کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی حیثیت سے دنیا میں آئے اور آپ خاتم الخلفاء بھی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہی اس لئے کہ اسلام کی تعلیم کے حقیقی نمونے قائم ہوں۔ اسلام کی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کریں اور دنیا کو بتائیں کہ اسلام کی خوبصورتی کیا ہے۔ پس آپ کے آنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ دنیا اسلام کی خوبصورتی دیکھ سکے۔

اور دوسری آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے وہ سورۃ حج کی آیت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ جب تمکنت عطا فرماتا ہے تو وہ جن خصوصیات کے حامل بنتے ہیں ان میں نماز کا قیام بھی ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ہے۔ نیک باتوں کو پھیلانا بھی ہے اور بری باتوں سے روکنا بھی ہے۔ اس زمانے میں جس کے ذریعہ دنیا میں تمکنت ملنی تھی جیسا کہ مَیں نے کہا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ملنی تھی۔ خلافت کا نظام آپ کے ذریعہ سے ہی اس زمانے میں جاری ہونا تھا اور ہوا ہے اور آج تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس میں خلافت کا وہ نظام جاری ہے جو صحیح اسلامی تعلیم کا پرچار کررہا ہے، اسے پھیلا رہا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ جو عبادتوں کے قیام کے لئے مسجدیں بنا رہا ہے نہ کہ فتنہ وفساد کی جگہیں۔ اور یہ چیزیں تمکنت کا باعث ہیں یعنی اسلام کی تعلیم کو پھیلا کر جو عزت اور وقار اور طاقت پیدا کررہی ہیں یا ان سے اسلام کو عزت وقار اور طاقت مل رہی ہے۔

پس ہر احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس طرف سوچے، اس مقصد کو سمجھے اور اس کے لئے اپنے عہدوں کو پورا کرتے ہوئے اپنی سوچوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہیں۔ اس آیت کی روشنی میں اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے سچے بندے اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ سے مدد ملتی ہے۔ پھر اگر انسان سچا ہے، صحیح مومن ہے، جب وہ اللہ تعالیٰ کو مدد کے لئے پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد ملتی ہے۔ وہ اپنی تمام طاقتیں اور صلاحیتیں انسانیت کی بھلائی کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ یہ سچے بندوں، مومنوں کی نشانی ہے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے حق بھی ادا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے اور ایمان میں بڑھنے والے ہوتے ہیں۔ تقویٰ سے زندگی بسر کرنے والے ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی نیکی کی تلقین کرتے ہیں اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔

اللہ کرے کہ ہم ان باتوں کو سمجھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ آپس کی محبت میں بھی بڑھنے والے ہوں۔ مسجد کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور تبلیغ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ صرف مالی قربانی کا وقتی جوش ہی ہم میں نہ ہو صرف بلکہ روحانی ترقی کے مستقل جوش کو اپنی حالتوں میں طاری کرنے والے اور جاری کرنے والے ہوں تاکہ اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ساتھ جو ہم نے عہد بیعت کیا ہے اسے پورا کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلام الامام

’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہوجاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 595)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کردے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 594)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

مکرم احمد درویش صاحب

مکرم احمد درویش صاحب کا تعلق سیریا کے شہر حلب سے ہے جہاں ان کا احمدیت سے تعارف ان کے بھائی کے ذریعہ سے ان ایام میں ہوا جن میں سیریا کے حالات ابھی خراب ہورہے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ ہجرت کر کے ترکی چلے گئے جہاں انہیں دوسال قبل بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

وہ اپنے احمدیت کی طرف سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

دینی جوش اوراُس کے زوال کا سبب

میرا تعلق ایک متدیّن اور معتدل گھرانے سے ہے۔ مَیں شروع سے ہی صوم وصلوٰۃ کا پابند اور باقاعدگی سے اعتکاف بیٹھنے کا عادی تھا۔ ہمارے ملک میں لازمی فوجی ٹریننگ کے دوران عمومی طور پر نمازوں اور عبادات کے بجالانے پر پابندی ہوتی ہے لیکن مَیں اس ٹریننگ کے دوران بھی نماز فجر مسجد میں جا کر ادا کرتا تھا۔ چھاؤنی سے نکلتے وقت مجھ سے پوچھا جاتا تھا تو مَیں برملا کہہ دیتا تھا کہ میں نمازِ فجر کی ادائیگی کے لئے جا رہا ہوں، اور خدا کا فضل ہے کہ مجھے کسی نے کبھی نہیں روکا۔

لازمی فوجی ٹریننگ ختم کرنے کے بعد 2004ء میں جب میں نے عملی زندگی میں قدم رکھا تو ایسا وقت گزارا جسے زندگی کا بدترین وقت کہا جاسکتا ہے۔ اس عرصہ میں میرا اہل دین اور علماء سے پالا پڑا اور فہمِ دین کے دعویدار علمائے اسلام کہلانے والوں میں جب میں نے بے شمار غلطیوں کے علاوہ جھوٹ بھی دیکھا تو میرا دل نہ صرف ایسے علماء سے بیزار ہو گیا بلکہ نمازوں کی پابندی کا خیال اور عبادتوں کے لئے جوش بھی ٹھنڈا پڑ گیا۔

زندگی میں بھونچال آ گیا!

چار سال تک میں اسی حالت کا شکار رہا جس کے بعد میری زندگی میں ایک بھونچال سا آیا جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔ ہوا یوں کہ 2008ء میں میرے بھائی نے احمدیت قبول کرلی۔ اس عرصہ میں دین سے دوری کے باوجود مجھے بھائی کے اقدام پر بشدت اعتراض تھا۔ اور باوجود اس کے کہ دین سے میری اس دُوری کا سبب علماءِ دین کا غیر اسلامی رویّہ تھا پھر بھی میں انہی مولویوں کے جماعت پر کئے گئے اعتراضات کی بناء پر اپنے بھائی کی مخالفت میں سرگرم تھا۔

مولوی اسی بات کو اچھالتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اس لئے ان کے بعد کسی کا نبی ہونے کا دعویٰ کیونکر درست ہوسکتا ہے؟ خصوصًا اس لئے بھی یہ بات قابلِ قبول نہ تھی کیونکہ اس مدعی کا تعلق کسی عرب ملک کی بجائے ہندوستان سے تھا۔ چنانچہ مَیں ایسے اعتراضات کے ذریعہ اپنے بھائی سے خوب بحث کرتا اور اکثر اس سے الجھ جاتا۔ بالآخر بات یہاں تک پہنچی کہ ہماری بول چال بند ہوگئی اور میری سخت زبانی اور بدگوئی کے باعث میرے بھائی نے مجھ سے کنارہ کرلیا۔

عقل ومنطق اور علم ودانش کے منافی

بھائی کی کنارہ کشی کے باوجود میرے اعتراضات کا سلسلہ بند نہ ہوا یہاں تک کہ 2011ءمیں شام کے حالات خراب ہونے شروع ہوگئے اور میں نے شامی حکومت کے مخالف گروہ میں شامل ہوکر حکومت کو گرانے کی سازشوں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اس دوران مجھے شامی معاشرہ میں پائی جانے والی تمام دینی جماعتوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ مجھے تکفیری جماعتوں کا بھی پتہ چلا اور جہادی تنظیموں سے بھی میرا تعارف ہوا۔ سلفی طرز فکر کو بھی پرکھا اور لادینی تحریکات سے منسوب ہونے والوں کو بھی قریب سے دیکھا۔ ہم سب کا ہدف ایک تھا یعنی شامی حکومت کو گرانا۔ اس عرصہ میں مجھے مختلف طرز فکر کی حامل ان جماعتوں کے ساتھ بات چیت کرنے اور مختلف دینی امور اور عقائد کے بارہ میں تبادلۂ خیال کرنے کی توفیق ملی۔ کچھ عرصہ کے بحث ومباحثہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ان میں سے ہر فرقہ دوسرے کی تکفیر کرتا ہے اور ہر فرقہ کے عقائد میں بعض ایسی باتیں بھی شامل ہیں جو عقل ومنطق کے خلاف اور علم ودانش کے منافی ہیں۔ یہ صورتحال دیکھ کر میرے رہے سہے دینی جوش پر بھی پانی پھر گیا۔

خود آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

حالات کی خرابی کے باعث ہم اہل خاندان حلب شہر کے مضافاتی علاقے میں منتقل ہو گئے اور اکٹھے مل کر رہنے لگے۔ ایسے میں مجھے اپنے بھائی کے ساتھ دوبارہ دینی امور کے بارہ میں بحث کرنے کا موقع مل گیا۔ مختلف دینی جماعتوں سے بات چیت کے بعد میرے ذہن میں بہت سے سوالات پیدا ہوچکے تھے اور مذکورہ بالا دینی جماعتوں کے جوابات سے میں مطمئن نہ تھا۔ میں نے سوچا کہ میں انہی امور کے بارہ میں اپنے بھائی سے بھی سوال کرتا ہوں اور پھر دیگر جماعتوں کی طرح جب وہ بھی غیر منطقی اور غیر معقول سا جواب دے گا تو میں اس سے استہزاء اور تمسخر کر کے اسے جماعت سے برگشتہ کرنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن میں جب بھی اس سے کسی امر کے بارہ میں سوال کرتا تو اس کا جواب مجھے حیران کر دیتا اور میں دل میں یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا کہ دراصل اس مسئلہ کا یہی معقول جواب ہے اور یہی درست رائے ہے۔ چنانچہ اپنے بھائی کا جواب سن کر باوجود کوشش کے بھی میں اس کی مخالفت نہ کرسکتا تھا۔ میرا دل کہتا تھا کہ یہی صحیح اسلامی تعلیم کا عکاس جواب ہے لیکن شدتِ مخالفت کی وجہ سے اس بات کو چھپانے پر مجبور ہو جاتا اور بظاہر اپنے بھائی کی مخالفت پر ہی قائم رہتا۔

آگ کے دریا میں کودنے کا فیصلہ

ہماری گفتگو چلتے چلتے وفات مسیحؑ کے موضوع تک آ پہنچی۔ اس موضوع کے بارہ میں قاطع دلائل نے میرے ذہن میں پلنے والے اوہام کو یکسر مٹا کر رکھ دیا۔ حق کے دلائل کے ہتھوڑے نے ایک ہی وار میں میرے کبر کے بت کا سر پھوڑ کے رکھ دیا اور میں اپنے سابقہ عقائد کی تاثیر سے آزاد ہوکر سنجیدگی سے احمدیت کے بارہ میں سوچنے پر مجبور ہوگیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے اپنے بھائی سے جماعت کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ میں نے اس سے جماعت احمدیہ کی بعض کتب کے بارہ میں پوچھا۔ اس نے کہا کہ تمام کتابیں اسی گھر میں ہیں جسے ہم بمباری کے خوف سے چھوڑ کر یہاں آگئے ہیں۔ ایک لمحے کے لئے مَیں نے حزن ویاس کی تصویر بن کر خود سے کہا کہ وائے حسرت! خدا خدا کر کے اگر ہدایت کی طرف قدم بھی اٹھا تو راستے میں آگ وبارود کے دریا حائل ہو گئے۔ لیکن حق جب دل میں راسخ ہوجاتا ہے تو ایک کمزور انسان کو بھی اتنی قوت عطا کر دیتا ہے کہ وہ ایک تو کیا آگ کے کئی دریا پاٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ میری حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی چنانچہ میں نے بھی اس وقت بمباری، دہشتگردی اور کشت وخون سے بھرپور علاقے میں واپس جا کر اپنے بھائی کے گھر سے احمدیت کے بارہ میں کتب لانے کا فیصلہ کرلیا۔ میرا یہ فیصلہ جان پر کھیل جانے کے مترادف تھا لیکن الحمد للہ کہ میں اس خطرناک سفر پر نکلا اور بانیلِ مرام واپس آ گیا۔

قبول احمدیت کا فیصلہ اور تبدیلی

واپس آ کر مَیں نے ان کتب کا مطالعہ شروع کیا یہاں تک کہ مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات ہوگئی ہے اور انہوں نے اب اس دنیا میں واپس نہیں آنا۔ پھر جب میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی مختلف موضوعات پر تحریرات کے مجموعہ ''الخزائن الدفينة'' کا مطالعہ کیا تو میں دل سے احمدی ہو گیا اور اپنے بھائی کو بھی اس کے بارہ میں بتادیا۔ لیکن خانہ جنگی کی صورتحال میں میری بیعت ارسال نہ کی جاسکی۔

اس مرحلہ تک میں بے نمازی ہی تھا لیکن بیعت کے فیصلے کے ساتھ ہی میں نے باقاعدگی کے ساتھ نماز کی ادائیگی شروع کردی۔

میں قبل ازیں تو سیرین گورنمنٹ کے خلاف گروپس کے ساتھ مل کر حکومت مخالف سرگرمیوں میں مصروف تھا لیکن قبول احمدیت کے فیصلہ کے بعد جب میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اس بارہ میں خطبات سنے تو فورًا حکومت مخالف سرگرمیوں کو ترک کر دیا۔

مخالفت کا سامنا اور استقامت

اس کے بعد میرا بھائی تو حالات کی خرابی کے باعث ہجرت کر کے ترکی پہنچنے میں کامیاب ہوگیا اور میں ارضِ فتنہ میں محصور ہو کر رہ گیا۔ میں تو ایک عرصہ سے نماز کو بھی ترک کر چکا تھا اور کبھی بھی میرا کوئی رشتہ دار مجھے نماز کی ترغیب دلانے نہ آیا۔ لیکن اب جبکہ میں نے قبول احمدیت کے فیصلہ کے بعد باقاعدگی سے نماز ادا کرنی شروع کی تو میرے رشتہ دار مسجد میں جا کر نماز جمعہ کی ادائیگی کے بارہ میں مجھ پر دباؤ ڈالنے لگے۔ الحمد للہ کہ مجھ پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا اور میں نے ان کے دباؤ میں آ کر کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز ادا نہ کی۔

میرے والد صاحب میری بیعت پر سخت نالاں ہوئے اور ایک دن شدید غصہ کی حالت میں یہ بھی کہہ دیا کہ: ''جاؤ دفع ہوجاؤ، خدا مجھے تمہارا منہ نہ دکھائے اور کبھی تمہیں لوٹا کے میرے پاس نہ لائے۔'' والد صاحب کی زبانی ایسا جملہ سن کر برداشت کرنا میرے لئے بہت مشکل تھا، لیکن ایمان کے بالمقابل اس کی کوئی وقعت نہ تھی، اور بفضلہٖ تعالیٰ میں اس کے جذباتی اثر سے محفوظ رہا۔

بیعت اور رؤیا

ایک سال کے بعد میرے بھائی نے مجھ سے کہا کہ ترکی آجاؤ، یہاں ہم مل کر رہیں گے۔ چنانچہ میں بھی ہجرت کر کے ترکی پہنچ گیا اور وہاں جا کر پہلا کام یہ کیا کہ بیعت فارم پر کر کے حضور انور کی خدمت میں ارسال کردیا۔

بیعت کا جواب ابھی نہیں آیا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سفید لباس میں ملبوس ہیں اور ہمارے گھر پر تشریف لا کر ہمارے ساتھ ناشتہ تناول فرماتے ہیں۔

دو روز کے بعد ہمیں اطلاع ملی کہ حضور انور نے کمال شفقت فرماتے ہوئے ترکی میں شام کے احمدی مہاجرین کا حال دریافت فرمانے کے لئے مکرم محمد شریف عودہ صاحب کو بھیجا ہے۔ اور ہمیں بتایا گیا کہ وہ آج ہمارے گھر پر تشریف لا رہے ہیں۔ ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی کیونکہ خلیفۂ وقت کا نمائندہ ہمارے گھر میں آ رہا تھا۔ اوران کے آنے سے جزوی طور پر میرا خواب بھی پورا ہوگیا۔ گو خلیفۂ وقت سے تو ملاقات نہیں ہوئی لیکن ان کے نمائندے سے مل کر اور اس کی زبانی خلیفۂ وقت کی باتیں سن کر ہماری خلافت سے محبت مزید بڑھ گئی اور خلیفۂ وقت کے عالی مقام کا پہلے سے بڑھ کر عرفان حاصل ہوا۔

قبولیت بیعت کا خط اور میری حالت

پھر ایک روز حضور انور کی طرف سے قبول بیعت کا خط بھی مل گیا۔ اس خط کی سطور کے مطالعہ کے وقت کی لذت ناقابل بیان ہے۔ ایک ایک لفظ محبت کی داستان سنا رہا تھا، میں پڑھتا جا رہا تھا اور عقیدت سے میرا سر جھکتا جا رہا تھا اور فرط محبت سے آنکھیں صحنِ عارض میں اشکوں کے موتی سجا کر پیش کرتی جا رہی تھیں۔

سیریا کے حالات میں جب قدم قدم پر صدمات کا سامنا کرنا پڑتا تھا تو انسان سوچنے پر مجبور ہو جاتا تھا کہ کس کس صدمہ پر کس قدر رویا جائے۔ ایسے حالات کی سختی نے مجھ میں بہت زیادہ قوتِ برداشت پیدا کر دی تھی۔ لیکن حضور انور کا خط پڑھ کر میرا دل بہت نرم ہوگیا جس کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ سے اسیر اشکوں کو رہائی مل گئی اور وہ فرط خوشی سے مژگاں سے چھلانگیں لگاتے ہوئے سر رخسار آنے لگے۔ کئی دیکھنے والوں کے لئے یہ حالت بہت عجیب تھی کیونکہ انہوں نے مجھے کبھی روتے ہوئے نہ دیکھا تھا۔

اس کے بعد عبادتوں کی لذت بھی بڑھ گئی اور خلافت سے تعلق مزید مضبوط ہوگیا۔ اس نعمت پر جتنا شکر کیا جائے کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے مسیح الزمان کی بیعت کی توفیق عطا فرمائی جن کے ذریعہ سے ہمیں صحیح اسلامی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

بچوں کو خلافت سے محبت کی تعلیم

مکرم محمد شریف صاحب اس خاندان سے ملنے کے بعد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بچوں کی تربیت بھی اس طور سے کی ہے کہ محسوس ہوتا ہے جیسے شروع سے ہی انہیں خلافت کی محبت گویا گھٹی میں پلادی ہے۔ ان کی ایک 4 سالہ بیٹی ''سارہ'' آئی اور اپنے والد صاحب سے کہنے لگی کہ انکل شریف مجھے بہت اچھے لگتے ہیں۔ اس کے والد نے پوچھا: کیوں؟ تو کہنے لگی کہ اس لئے کہ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد ان کا 6 سالہ بیٹا آیا اور میرے کان میں کہنے لگا کہ انکل آپ جا کر حضرت امیر المومنین سے کہنا کہ ہمارے پاس بھی تشریف لائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس محبت کو ہمیشہ بڑھاتا رہے اور ایسی محبت کرنے والی نسلیں پیدا فرماتا رہے۔ آمین۔

..........................(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 13؍مئی 2016)

......☆......☆......☆......

دنیا کے ہر ملک میں اس کے لئے کوشش ہونی چاہئے کہ مسجدوں کو آباد کریں

خاص طور پر اگر عہدیدار اور جماعتی کارکنان، واقفین زندگی اس طرف توجہ دیں تو نمازوں کی حاضری بہت بہتر ہوسکتی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 15؍اپریل 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال نماز کی اہمیت کے بارے میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا قرآن کریم میں نمازوں کی ادائیگی کی طرف کئی جگہ توجہ دلائی گئی ہے۔ کہیں نمازوں کی حفاظت کا حکم ہے۔ کہیں اس میں باقاعدگی اختیار کرنے کا حکم ہے۔ کہیں اس کی وقت پر ادائیگی کا حکم ہے اور پھر اس کے لئے اوقات بھی بتا دیئے کہ نماز کی ادائیگی کے لئے فلاں فلاں اوقات ہیں جن پر مومن کو عمل کرنا چاہئے، اس کی پابندی کرنی چاہئے۔ غرض کہ نمازوں کی ادائیگی اور اس کی فضیلت کے بارے میں بار بار خدا تعالیٰ نے ایک مومن کو تلقین فرمائی ہے۔

سوال انسان کی پیدائش کا مقصد حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت ہے۔ حضور انور نے سورہ ذاریات کی آیت نمبر 57 وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ پیش فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ غرض ہے جو ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو اپنی تمام تر توجہ سے پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے وارث بنتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے رہیں۔

سوال عبادت کی غرض کو ہم کس طرح پورا کر سکتے ہیں؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کیلئے اسلام نے ہمیں پانچ وقت کی نمازوں کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ پس اس مغز کو حاصل کر کے ہی ہم عبادت کا مقصد پورا کر سکتے ہیں۔

سوال جو عبادت کی غرض کو پورا نہیں کرتے انکے متعلق حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا: خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دُور جا پڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری اُن کے لئے نہیں رہتی۔

سوال پوری دُنیا کے احمدیوں کو عموماً اور عہدیداران، جماعتی کارکنان اور واقفین زندگی کو خصوصاً نماز کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مقامی لوگوں کو جو مساجد کے قریب رہتے ہیں یا جن کے حلقے ہیں اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ اپنی اپنی مساجد میں یا اپنے نماز سینٹروں میں باقاعدہ نماز کی ادائیگی کے لئے اور خاص طور پر فجر کی ادائیگی کے لئے جایا کریں۔ اور صرف یہاں نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں اس کے لئے کوشش ہونی چاہئے کہ مسجدوں کو آباد کریں۔ خاص طور پر اگر عہدیدار اور جماعتی کارکنان، واقفین زندگی اس طرف توجہ دیں تو نمازوں کی حاضری بہت بہتر ہوسکتی ہے۔

سوال نمازوں کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرنے کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا: نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔

سوال جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ صحت ہے تو سب کچھ ہے ان کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل اصل چیز ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ صحت ہے تو سب کچھ ہے یا فلاں فلاں کام کرنے سے صحت قائم رہے گی یا بیمار ہوں گا تو فلاں دوائی لینے سے صحت ہو جائے گی۔ یہ سب چیزیں جو ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم اگر نہیں ہو گا تو سب بیکار ہیں۔ پس جس کے حکم سے یہ سب چیزیں چل رہی ہیں اس کے آگے ہمیں جھکنے کی ضرورت ہے۔ اس کی عبادت کی ضرورت ہے۔ اس سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا: پس نمازیں جہاں مقصد پیدائش کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہیں وہاں ہمیں آفات اور مشکلات سے بھی بچاتی ہیں کیونکہ بہت سارے کام ایسے ہیں جو بظاہر ناممکن ہوتے ہیں لیکن اللہ سے تعلق ہو تو اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کے وہ ممکن بن جاتے ہیں۔ پس جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

سوال کس قسم کے لوگوں کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا: خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرتِ اشغالِ دنیا کے باعث کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو سمجھتے ہیں کہ دنیا کے مشاغل ہمیں بہت ہیں، مصروفیات بہت ہیں اور عبادتوں کی، نمازوں کی فرصت نہیں ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔

سوال نوافل اور تہجد کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالالتزام نمازوں کی ادائیگی کے متعلق ہی ہم سے توقع نہیں رکھتے بلکہ نوافل اور تہجد کی بھی توقع رکھتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اس زندگی کے کُل انفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا؟ تہجد میں خاص کر اُٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بہ باعث ملازمت کے ابتلا آ جاتا ہے۔

سوال نماز میں لذّت اور سرور کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا: ’’مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذّت اور ایک خاص حظّ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے، ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔ اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دُنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔ جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے اسی طرح پر، ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کم بخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پا سکتا‘‘ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہمیں ایسی عبادتوں کی تلاش کرنی چاہئے جس میں لذت و سرور ہو، نہ کہ صرف ایک بوجھ سمجھ کر گلے سے اتارا جائے۔

سوال بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں اس کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا آپؑ فرماتے ہیں: ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکّریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔

سوال جب انسان ظاہری رکوع و سجود کرتا ہے تو اس کی رُوح بھی دل کی گہرائی سے خدا کے حضور سجدے میں گر جائے، یہ حالت کس طرح پیدا ہوسکتی ہے؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا آپؑ فرماتے ہیں: اس کا جواب اتنا ہی ہے کہ نماز پر مداومت کی جاوے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ نہ تھکنے والے استقلال اور صبر کے ساتھ لگا رہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہے۔ آخر وہ حالت پیدا ہوجاتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس مستقل مزاجی شرط ہے۔ اگر انسان میں پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ دوڑ کر پھر اپنے بندے کی طرف آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی نازل ہوتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کو بہت سے لوگ سمجھتے نہیں۔ جلد بازی میں خدا تعالیٰ کے در کو چھوڑ دیتے ہیں یا اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ کم اہمیت سمجھتے ہیں اور دُنیا کے داروں کی طرف بھی پھر دوڑ لگا دیتے ہیں۔

سوال خدا تعالیٰ سے سچا تعلق کس طرح قائم ہوسکتا ہے؟ اس بارہ میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا آپؑ فرماتے ہیں: جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔ عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلّم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔ مَیں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم، نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ڈنمارک وسویڈن، مئی 2016ء

❁ وقف عارضی پہلے اپنی عاملہ سے شروع کریں پھر دوسروں کو وقف عارضی کی ترغیب دیں۔ ❁ نرمی کے ساتھ اس بات کی نگرانی کریں کہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھی جارہی ہیں۔قرآن کریم کی تلاوت ہورہی ہے۔ mta سے تعلق ہے یا نہیں، سب کو mta سے منسلک کریں اور پیار سے قریب لائیں۔ ❁ ایسا پروگرام بنائیں کہ مسجد اور جماعتی سنٹرز میں آنا جانا رہے اور جماعت کے لوگ Active رہیں۔ ❁ Skype کے ذریعہ قرآن کریم پڑھانے کا جائزہ لیں۔ ❁ چیک کریں کہ انصار کو قرآن کریم پڑھنا آتا ہے یا نہیں اور پھر قرآن کریم سکھانے کا پروگرام بنائیں۔ ❁ عاملہ جو بھی پروگرام بنائے ہمیشہ پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھے۔میرے ہر خطبہ کا پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھیں۔اس کے بعد دوسروں سے عمل کروائیں۔ ❁ اپنے ذاتی شکووں کو اپنے دین کے اوپر نہ حاوی ہونے دیں۔اپنے شکوہ کو اپنی ذات تک محدود رکھیں اور آگے نہ پھیلائیں اور نہ اپنے گھروں میں ڈسکس کریں، نظام کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔دعا کریں اور اپنی پریشانی کیلئے خدا سے مدد مانگیں۔ ❁ mta پر میرے خطبوں سے اپنے بچوں کو منسلک کردیں، یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو mta سے وابستہ کریں ❖

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ڈنمارک کو حضور پُرنور کی زرّیں ھدایات ونصائح

● کم ازکم سارے خدام خطبہ سن لیا کریں، خطبہ سننے کی عادت ڈالیں۔ ● جائزہ لیں کہ آپ کی عاملہ میں پانچ وقت کے نمازی کتنے ہیں۔ ● نماز کے قیام اور قرآن کریم کی تلاوت پر زیادہ زور دیں۔ ● پس نمازوں کی عادت ڈالیں، باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کریں اور ترجمہ بھی پڑھیں۔ ● نوجوانوں پر خاص توجہ دیں، جماعت سے، خلافت سے ہر ایک کو وابستہ ہونا چاہئے، نوجوانوں کی ٹیمیں بنائیں جو اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو قریب لائیں، مسجد سے وابستہ رکھیں، خلافت سے وابستہ کریں اگر آپ یہ کرلیں گے تو آپ کے تربیتی مسائل حل ہوجائیں گے۔ ● جو نوجوان کسی عہدے دار کی وجہ سے یا سستی کی وجہ سے یا دنیاداری کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے پیچھے ہٹ رہے ہیں ان کو اپنے قریب لائیں۔ ● خدام کو بتائیں کہ چندہ ٹیکس نہیں ہے یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے، ان کو بتائیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے، ان کو یہ بھی بتائیں کہ چندہ کا مصرف کیا ہے۔ ● خدام کو اپنے چندہ کے نظام میں سو فیصد شامل ہونا چاہئے، نوجوانوں کو چندہ کی اہمیت پتا ہونی چاہئے اور یہ بتایا جائے کہ کہاں خرچ ہوتا ہے۔ ● تربیت کا شعبہ بہت اہم ہے، اس کے لئے سکیم بنائیں کہ کس طرح لوگوں سے ملنا ہے، کس طرح ذاتی تعلقات بنانے ہیں، کس طرح دوستی رکھنی ہے، چاہے کوئی برا ہے یا اچھا ہے آپ نے ہر ایک سے دوستی بنانی ہے اور پھر اس کی تربیت کی طرف پوری توجہ دینی ہے۔ ● تحریک جدید میں سب کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ ● اپنے دوستوں کو تبلیغ کریں، تبلیغی رابطے بنائیں۔ ● دعوت الی اللہ کا کام کرنے کے لئے اپنی ٹیمیں بنائیں جو باقاعدہ منصوبہ بندی سے تبلیغ کریں۔ ● تمام اطفال کو چندہ وقف جدید میں شامل کریں اور ہر طفل چندہ وقف جدید میں ضرور شامل ہو، اپنے وقف جدید کے شعبہ کو فعال کریں ❖

نیشنل مجلس عاملہ اخدام الاحمدیہ ڈنمارک کو حضور پُرنور کی زرّیں ھدایات ونصائح

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 7اور 8؍مئی 2016 کی مصروفیات

7؍مئی 2016ء (بروز ہفتہ)

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لائبریری ہال میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ڈنمارک کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ڈنمارک کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔حضور انور نے قائد عمومی سے مجلس کی تعداد کے حوالہ سے رپورٹ طلب فرمائی۔جس پر قائد عمومی نے بتایا کہ انصار اللہ کی صرف ایک مجلس ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کی تو چھ مجلس ہیں اور آپ کی صرف ایک مجالس ہے۔اتنی سُستی کیوں ہے؟

حضور انور کے دریافت فرمانے پر تجنید کے بارہ میں بتایا گیا کہ 81 ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان 81 انصار کو کس طرح سنبھالتے ہیں۔کوئی زعیم نہیں ہے۔آپ کس طرح انصار سے رابطہ رکھتے ہیں۔ ان کے چھوٹے یونٹ بنائیں تاکہ یہ صحیح طور پر سنبھالے جائیں اور ہر ایک سے رابطہ رہے۔آپ کا نظام وہ ہے جو آپ کے دستور اساسی میں ہے، آپ نے اس پر عمل کرتے ہوئے اپنے حلقے اور مجالس بنانی ہیں اور اس کے مطابق چلنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انصار میں آپ کی عاملہ کے ممبرز ہیں۔بعض کی داڑھیاں نہیں ہیں۔چھوٹی چھوٹی داڑھیاں رکھ لیں۔

حضور انور نے فرمایا جو پرانے احمدی یہاں آکر آباد ہوئے انہوں نے اپنی تعداد بڑھانے کیلئے کام نہیں کیا، دوسرے غیر احمدی مسلمانوں نے ہزار ہا کی تعداد میں اپنے لوگ بڑھائے اور اب ان کی تعداد دو لاکھ ہے اور آپ لوگ پانچ صد تک محدود رہ گئے۔ پرانے لوگ کام کرتے اور احمدیوں کو اس ملک میں لے کر آتے تو آج آپ کی بڑی تعداد ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ چالیس سال کی عمر تک خدام بہت اچھا کام کرتے ہیں۔جب انصار میں داخل ہوتے ہیں تو پتہ نہیں کیا ہوجاتا ہے کہ سُست ہوجاتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا اپنے آپ کو فعال رکھیں۔

رپورٹس بھجوانے کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیموں کی رپورٹس مجھے براہ راست آنی چاہئیں۔ذیلی تنظیمیں اپنے کام میں اور رپورٹس بھجوانے میں آزاد ہیں۔آپ کی رپورٹ پر امیر جماعت کے دستخط کی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ سب بحیثیت فرد جماعت امیر کے ماتحت ہیں اور بحیثیت مجلس انصار اللہ آپ کی تنظیم آزاد ہے۔بحیثیت فرد جماعت امیر آپ کو جو کام دے، جو حکم دے تو وہ کریں اور اگر بحیثیت انصار اللہ کی تنظیم کے آپ کو امیر کوئی حکم دیتا ہے تو اس صورت میں مجلس انصار اللہ کا جو اپنا پروگرام طے ہے اس کے مطابق چلیں۔ اگر جماعتی پروگرام اور ذیلی تنظیم کے پروگرام میں ٹکراؤ ہورہا ہو تو پھر جماعتی پروگرام کو اوّلیت ہوگی۔ذیلی تنظیم کسی دوسرے وقت میں کرسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا دفتر پرائیوٹ سیکرٹری لندن میں انصار اللہ کا باقاعدہ شعبہ ہے۔آپ مجھے براہ راست اپنی رپورٹ بھجوایا کریں۔

قائد تربیت نومبائعین نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ دو تین نومبائع ہیں۔فرمایا گذشتہ دو تین سالوں کے کتنے ہیں اور بھی نومبائعین بنائیں۔

قائد وقف عارضی و تعلیم القرآن کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی عاملہ والے وقف عارضی کریں۔دوسروں کو وقف عارضی کی ترغیب دیں۔ بعض لوگ ریٹائر ہوچکے ہیں ان کی صحت ٹھیک ہے، وہ وقف کرسکتے ہیں۔یہ وقف کریں اور تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دیں، تبلیغ کی طرف توجہ دیں۔وقف عارضی پہلے اپنی عاملہ سے شروع کریں۔حضور انور نے قائد وقف عارضی کو فرمایا آپ خود سب سے پہلے اپنے آپ سے وقف عارضی شروع کریں۔

تعلیم لقرآن کے حوالہ سے بتایا گیا کہ باقاعدہ مسجد میں قرآن کریم کی کلاس ہوتی ہے اور اس میں دس

انصار شامل ہوتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ 81میں سے صرف 10 شامل ہوتے ہیں یہ تعداد تو بہت تھوڑی ہے۔ اس تعداد کو بڑھائیں۔

قائد تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: آپ باقاعدہ پروگرام بنائیں اور ایسا پروگرام بنائیں کہ گھروں میں عورتوں اور بچوں کی تربیت کا پروگرام بھی شروع ہو جائے۔ آپ نرمی کے ساتھ اس بات کی نگرانی کریں کہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھی جارہی ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت ہورہی ہے۔ MTA سے تعلق ہے یا نہیں۔ یہ آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ کتنے ہیں جو MTA سے منسلک ہیں اور باقاعدہ MTA دیکھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ سب کو MTA سے منسلک کردیں تو آپ ان کو درس بھی سنوا سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے درس MTA پر آرہے ہیں۔ میرے خطبات ہیں۔ تقاریر ہیں، ایڈریسز ہیں وہ سنیں۔ آپ کا کام ہے سب کو منسلک کریں اور پیار سے قریب لائیں۔

حضور انور نے فرمایا شعبہ تربیت والے اپنا پروگرام بنا کر مجھے بھجوائیں اور یہ بھی بتائیں کہ اس پر کس طرح عمل کریں گے۔ اسی طرح باقی سارے قائدین بھی اپنا پروگرام بنا کر بھجوائیں۔

قائد تعلیم نے بتایا کہ ایک رسالہ کیلئے مواد تیار کررہے ہیں۔ مواد تیار کر کے قائد اشاعت کے سپرد کرنا ہے تاکہ وہ رسالہ شائع کرسکیں۔ یہ پہلا رسالہ ہے جو ہم شائع کررہے ہیں۔ اسکی اجازت اور نام کیلئے ہم نے درخواست دی ہوئی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اب شروع کریں اور رسالہ نکالیں۔ اس میں قرآن کریم کی ایک آیت ہو ترجمہ اور مختصر تفسیر ہو، پھر کوئی حدیث ہو، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس ہو، میرے خطبات ہیں ان میں سے مضامین انتخاب کرلیں۔ پھر بعض تربیتی مضامین، آرٹیکل آپ کو مل جائیں گے۔ کتنا نکالنا ہے اور کتنے صفحات کا نکالنا ہے۔ اس پر قائد اشاعت نے بتایا کہ رسالہ سہ ماہی ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: تین ماہ بعد نکالنا ہے تو نکالیں۔ اب ترتیبوں سے آگے بڑھیں۔ اپنے رسالہ میں ڈینش زبان میں بھی مضامین شامل کریں۔ قرآن کریم کی آیت اسکا ترجمہ اور مختصر تفسیر، حدیث، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس اور میرے خطبات کا خلاصہ یہ ڈینش زبان میں بھی شامل ہوں۔

حضور انور نے فرمایا رسالہ کا نام ''انصار دین'' رکھ لیں A4 سائز کا رکھ لیں اور سولہ صفحے بنالیں۔

قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا پروگرام ہے کہ کتاب پیغام صلح پر سیمینار کا انعقاد کریں۔ یہ کتاب ہم نے سب انصار کو دی ہوئی ہے کہ اسکا مطالعہ کریں پھر ہم اکٹھے ہوکر اس کتاب کے مضامین پر بات چیت کریں گے۔

قائد صحت جسمانی کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ بڑوں کو توجہ دلائیں کہ وہ سیر کیا کریں۔ ایسا پروگرام بنائیں کہ مسجد اور جماعتی سنٹرز میں آنا جانا رہے اور جماعت کے لوگ Active رہیں۔

قائد اصلاح وارشاد کا عہدہ بھی عاملہ میں موجود تھا۔ حضور انور نے فرمایا انصار اللہ میں قائد اصلاح وارشاد نہیں ہوتا بلکہ قائد تبلیغ ہوتا ہے۔ اس لئے قائد تبلیغ رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تبلیغ کیلئے اگر زبان کا مسئلہ ہے تو پھر اپنی ٹیم بنائیں۔ جن سے بات ہو، رابطہ قائم ہو ان کو اپنا رابطہ نمبر دیں، مشن کا ایڈریس دے دیں۔ فون نمبر دے دیں۔

قائد تبلیغ نے بتایا کہ ہم پمفلٹس، لیف لیٹس تقسیم کررہے ہیں۔ انصار اللہ اس پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں۔

قائد ایثار سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔ کیا منصوبہ بنایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اپنے لائحہ عمل کے مطابق پروگرام بنائیں۔

صف دوم کے نائب صدر نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ابھی تک کوئی معین پروگرام نہیں بنایا۔ صدر مجلس رخصت پر گئے تھے جس کی وجہ سے پروگرام نہیں بن سکا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کیا صدر صاحب کے رخصت پر جانے سے پروگرام ختم ہو جاتے ہیں۔ جماعت کی ترقی کسی فرد سے وابستہ نہیں ہے۔ آپ کو اپنا پروگرام بنانا چاہئے۔ اپنے پروگرام بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا: سپورٹس میں سائیکل چلائیں، ورزش کریں۔

قائد تبلیغ کو حضور انور نے فرمایا: مجھے باقاعدہ اپنی سکیم بنا کر بھیجیں۔ آپ سکیم بنا کر صدر صاحب کو دیں اور صدر صاحب مجھے بھجوائیں۔

تعلیم القرآن کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا: جماعت امریکہ نے Skype کے ذریعہ شروع کیا ہے۔ بچے، بچیاں، نوجوان گھروں میں بیٹھ کر قرآن کریم سیکھ رہے ہیں۔ آپ بھی Skype کے ذریعہ قرآن کریم پڑھانے کا جائزہ لے لیں۔ اس طرح گھروں میں بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اگر پہلے ہی Skype پر یہ پروگرام جاری ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

رپورٹ بھجوانے کے حوالہ سے حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی رپورٹ ایک صفحہ پر آنی چاہئے۔ مجھے Point وائز رپورٹ بھجوائیں بجائے اس کے کہ مضمون کے رنگ میں لمبی رپورٹ لکھی جائے۔

قرآن کریم سیکھنے کے حوالہ سے حضور انور نے مزید ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ربوہ میں ایسے انصار کو بھی پڑھانا شروع کیا ہے جن کو قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا تو اب اس عمر میں ان کی آمین ہورہی ہیں۔ اس لئے آپ بھی اسکا جائزہ لیں اور پہلے چیک کریں کہ قرآن کریم انصار کو پڑھنا آتا ہے یا نہیں۔ گھروں میں تلاوت کرتے ہیں یا نہیں۔ یہ سب باتیں چیک کریں اور پھر قرآن کریم سکھانے کا پروگرام بنائیں۔

حضور انور نے مجلس عاملہ کے ممبران کا جائزہ لیا کہ آج کتنوں نے قرآن کریم کی تلاوت کی ہے اس پر چار ممبران نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کی عاملہ نے تلاوت نہیں کی تو دوسرے کس طرح کریں گے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ مجلس عاملہ جو بھی پروگرام بنائے ہمیشہ پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھیں۔ میرے ہر خطبہ کا پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھیں۔ اس کے بعد دوسروں سے عمل کروائیں۔ حضور انور نے فرمایا اصل چیز یہ ہے کہ شوق پیدا کریں۔ شوق پیدا ہوگا تو تب دلچسپی بھی پیدا ہوگی۔

عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ مجھے تلاوت قرآن کریم کرنے میں مشکل ہے۔ نظر کی مجبوری ہے۔ میں تلاوت سن کر ساتھ ساتھ پڑھ لیتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا یہ بھی ٹھیک ہے۔ اسی طرح جتنی سورتیں آپ کو یاد ہیں وہ زبانی پڑھ لیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کا واقعہ لکھا ہے کہ اس نے کہا کہ میرے پاس سب کچھ ہے، ایک چارپائی ہے، ایک رضائی ہے، میرا ایک بیٹا ہے ہم دونوں یہ رضائی لے لیتے ہیں۔ کبھی وہ لے لیتا ہے کبھی میں لے لیتی ہوں۔ مجھے صرف قرآن کریم کی ضرورت ہے۔ میری نظر کمزور ہوگئی ہے مجھے موٹے حروف والا قرآن کریم دے دیں تاکہ میں پڑھ لیا کروں۔ حضور انور نے فرمایا یہ شوق ہے دین کا۔ آپ کو یہ شوق پیدا کرنا چاہئے۔

مجلس عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ آجکل نوجوان نسل تلاوت نہیں کرتی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کی عاملہ نہیں کرتی۔ بڑے نہیں کرتے تو چھوٹے کس طرح کریں گے۔ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ گھروں میں نرمی اور پیار سے سمجھائیں۔ گھروں میں ماں باپ، خاوند، بیوی نمازیں پڑھنے والے ہوں گے، تلاوت کرنے والے ہوں گے تو پھر بچے بھی نمازیں پڑھیں گے اور قرآن کریم پڑھیں گے۔

حضور انور نے فرمایا اگر گھروں میں نظام کے خلاف باتیں ہورہی ہوں تو پھر بچوں کی تربیت بگڑے گی۔ یہاں کے پڑھے ہوئے بچے صاف اور سیدھی بات چاہتے ہیں۔ آپ کے جو بچے مسجد سے دور ہورہے ہیں وہ والدین کی وجہ سے ہورہے ہیں اور اپنے گھروں کے ماحول کی وجہ سے دور ہورہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر والدین عہدیداروں سے شکوہ کی وجہ سے دور ہٹتے ہیں تو بچے دوگنا دور ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو امیر صاحب سے شکوہ ہے یا کسی دوسرے عہدیدار سے شکوہ ہے تو اپنے ذاتی شکووں کو اپنے دین کے اوپر نہ حاوی ہونے دیں۔ اپنے شکوہ کو اپنی ذات تک محدود رکھیں اور آگے نہ پھیلائیں اور نہ اپنے گھروں میں ڈسکس کریں، نظام کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔ دعا کریں اور اپنی پریشانی کیلئے خدا سے مدد مانگیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر گھر میں بات کریں گے تو آپ کے بچے اسکا اثر لیں گے اور پھر وہ نظام سے دس قدم ہٹیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک نوجوان مِلا تھا۔ جماعت سے دور چلا گیا تھا اور غیر احمدیوں کی طرف مائل تھا۔ غیر احمدی دوستوں کے ساتھ گہری دوستی تھی۔ جب اس نے دیکھا کہ اسکا ایک گہرا دوست شراب پیتا ہے اور دوسرا داعش میں شامل ہوکر مارا گیا ہے تو اسے تب یہ احساس ہوا کہ جماعت احمدیہ ہی اصل اور حقیقی مسلمان ہے، چنانچہ وہ جماعت کی طرف واپس آیا اور ضائع ہونے سے بچ گیا۔

حضور انور نے فرمایا آپ اپنے بچوں کیلئے خود بھی دعا کریں اور ان کی تربیت کیلئے کوشش کرتے رہیں ایک رات میں تو یہ خرابیاں دور نہیں ہوتیں۔ صبر اور حوصلے سے کام لینا ہے اسی طرح جو برائیاں پیدا ہوئیں ہیں وہ ایک رات میں تو پیدا نہیں ہوئیں۔ لمبا عرصہ لگا ہے۔ آپ کم از کم MTA پر میرے خطبوں سے اپنے بچوں کو منسلک کردیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے درس ہیں، میرے خطبات ہیں نئے اور پرانے خطبات نشر ہوتے ہیں، پھر ایڈریسز ہیں، تقاریر ہیں۔ MTA سے تعلق رکھیں تو پھر اگر امیر سے یا کسی عہدیدار سے کوئی شکوہ بھی ہو تو تب بھی MTA سے تعلق کی وجہ سے جماعت سے دور نہیں ہٹیں گے اور ان کی جماعت کے ساتھ تعلق میں کمزوری نہیں ہوگی۔ اگر آپ جماعت سے، خلافت سے دوری کردیں گے تو پھر یہ بچے ضائع ہو جائیں گے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو MTA سے وابستہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ سمجھتے ہیں کہ امیر میں یا کسی بھی عہدیدار میں کوئی غلطی ہے یا اسکا رویّہ صحیح نہیں ہے اور بہت سختی سے پیش آتا ہے تو آپ کو دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ اس غلطی کی اصلاح کردے اور اُس کے رویہ میں تبدیلی پیدا فرمادے یا اگر ہم کسی جگہ غلط ہیں تو خدا تعالیٰ ہماری اصلاح کردے۔

حضور انور نے فرمایا شکوے، شکایتوں کو اپنی اگلی نسلوں کی تربیت پر برا اثر ڈالنے کی وجہ نہ بنالیں۔ اگر آپ کے نزدیک کوئی بات نظام جماعت کے خلاف ہے تو خلیفہ وقت کو لکھیں، ایسا کرنے سے آپ اپنا فرض ادا کر کے بری ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے باپ دادوں نے دین کو سنبھال کر رکھا اور نظام جماعت کی بھی حفاظت کی اسی طرح آپ لوگوں نے اپنے دین کی اور نظام کی حفاظت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: امریکہ، کینیڈا سے انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی مجالس عاملہ کے اور ملک بھر سے ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کے سو سو کے وفود لندن آتے ہیں۔ دو تین دن یہاں قیام کرتے ہیں۔ ان سے میٹنگ ہوتی ہیں۔ واپس جا کر ان کی کایا پلٹی ہوتی ہے اور ان میں ایک بڑی تبدیلی نظر آتی ہے۔

آپ بھی اپنے عہدیداران کو اور انصار، خدام کے وفود کو لندن لایا کریں۔ خدا تعالیٰ نے حفظ مراتب کا جو نظام رکھا ہے وہ اپنے اندر ایک گہرا اثر رکھتا ہے۔ آجکل تو MTA کے پروگرام انٹرنیٹ پر بھی آرہے ہیں۔ ان کے ساتھ ہی وابستہ کردیں تو وہ اس سے منسلک رہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ رات کو اٹھیں اور اپنے بچوں کیلئے دعائیں کریں۔ جب بچہ بیمار ہوتا ہے تو آپ سجدوں میں اُس کیلئے تڑپ کر دعائیں کرتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کا بچہ روحانی بیمار ہے تو کیا آپ اپنے سجدوں میں اُس کیلئے بیقراری کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں؟ اگر آپ کریں گے تو خدا تعالیٰ والدین کی دعائیں اپنے بچوں کے حق میں قبول کرتا ہے۔ اس لئے اپنے بچوں کیلئے دعائیں کیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا اگر کوئی عہدیدار جماعت کیلئے، نظام کیلئے نقصان دہ ہے تو خدا تعالیٰ کا جماعت سے سلوک ہے کہ ایک وقت آتا ہے کہ اُس سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نظام کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے جماعت قائم کی ہے تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم سب نے مل کر کوشش کرنی ہے۔ آپ نے بھی، انصار نے بھی، خدام نے بھی اور جماعتی نظام نے بھی۔ سب نے مل کر کام کرنا ہے۔ سب مل کر کام کریں گے تو پھر جماعت تیزی سے ترقی کرے گی۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر 25 منٹ تک جاری رہی۔ آخر

پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نصرت جہاں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

8؍مئی 2016ء (بروز اتوار)

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ان خطوط اور رپورٹس پر ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 25 فیملیز کے 94 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ہر فیملی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز ڈنمارک کے درج ذیل علاقوں

HASLEV،ALBERTSLUND ، ODENSE ،COPENHAGEN، BROENDBY،HIVDOVRE ، AMAGER،اسہالے،NAKSKOV، NORTH SEALAND

علاوہ ازیں ناروے سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ آج ملاقات کرنے والوں میں ڈنمارک کی جماعت نکسکوو (NAKSKOV) میں مقیم ملک کسووو (KOSOVO) کی احمدی فیملیز بھی آئی تھیں۔

ایک مخلص احمدی دوست آدم جوزی صاحب (ADEM XHUZI) ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ پانچ سال بعد حضور انور سے دوبارہ ملاقات کی سعادت ملی۔ حضور سے ملاقات کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم میں ایک نیا ایمان پیدا ہوگیا ہے۔ حضور انور سے مل کر، خدا تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت سے محبت میں ایک خاص اضافہ اور ترقی ہوتی محسوس ہوئی ہے۔ ہمارے لئے یہ ملاقات زندگی کا ایک اہم خزانہ ہے اور میں اسے اپنی زندگی کے لئے ایک بڑی سعادت سمجھتا ہوں۔

موصوف نے 1993ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی اور اس وقت سے خلافت کے ساتھ اطاعت اور محبت کا تعلق ہے۔

اسی جماعت سے ایک دوست رمضان سنولاری صاحب پونے دوصد کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ حضور انور سے مل کر مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ ہماری زندگی ہی بدل گئی ہے۔ میرا بیٹا EHAD SANULLARI چند ماہ قبل حضور انور سے ملاقات کے لئے اطفال الاحمدیہ کے گروپ کے ساتھ لندن گیا تھا اور وہاں حضور انور سے ملاقات کی تھی۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہوئی کہ حضور انور نے اسے یاد رکھا اور اس بات کا ذکر بھی کیا۔

کسووو کے ایک دوست MUHAREM QUNGIJI صاحب اپنی اہلیہ، بیٹی، داماد اور دو نواسیوں کے ہمراہ حضور انور سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ ملاقات سے پہلے انہوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ جب سے حضور انور ڈنمارک آئے ہیں موسم خوشگوار ہوگیا ہے۔ یہ بھی خلیفہ وقت کی آمد کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔

ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ خلیفہ وقت کی ملاقات کے لئے تو لوگ سالوں انتظار کرتے ہیں اور بعضوں کو بہت لمبے عرصے تک ملاقات کا موقع نہیں ملتا میں اور میری فیملی کتنی خوش قسمت ہے کہ ہمیں محض پانچ سال بعد خلیفہ وقت سے ملنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ حضور انور نے بڑے پیار سے ہم سے باتیں کیں اور بچوں کو اپنے دست مبارک سے قلم بھی عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا ایک بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ڈنمارک کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لائبریری ہال میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور نے معتمد سے دریافت فرمایا کہ یہاں خدام الاحمدیہ کی کتنی مجالس ہیں۔ اس پر معتمد نے عرض کیا کہ خدام کی چار مجالس ہیں اور ان کی طرف سے رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔

حضور انور نے مہتمم وقار عمل سے ان کے کام کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر مہتمم وقار عمل نے بتایا کہ ہم باقاعدہ مسجد کی صفائی کرتے ہیں۔ نئے سال کے آغاز پر شہر کی صفائی کرتے ہیں اور اس مسجد کی تعمیر کے دوران بھی بہت سے وقار عمل کئے گئے ہیں۔

مہتمم خدمت خلق نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال ہم نے شہر میں دو دفعہ food کیمپ لگایا ہے۔ اس کے علاوہ کینسر کے مریض بچوں کی فیملیز کے لئے ایک آرگنائزیشن کے ساتھ مل کر فنڈ ریزنگ کی گئی۔ ''مسلم فار پیس'' کے تحت ہم نے یہ پروگرام کیا تھا اور ایک لاکھ 26 ہزار کرونر کی فنڈ ریزنگ کی تھی۔

محاسب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا ابھی تک کا حساب مکمل ہے۔ تمام حساب کا آڈٹ کیا جاتا ہے۔

مہتمم صحت جسمانی سے حضور نے رپورٹ طلب فرمائی جس پر مہتمم صحت جسمانی نے بتایا کہ ہم سپورٹس کے لئے ہال لینے کی کوشش کررہے ہیں جس پر حضور انور نے فرمایا جو ہال آپ نے بنانا ہے اس میں ہی سپورٹس کرلیں ورنہ لجنہ کو بنا کر ہی دے دیں وہی کرلیں۔

مہتمم تربیت سے حضور انور نے ان کے شعبے کے پلان کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر مہتمم تربیت نے بتایا کہ حضور انور کے خطبات کا خلاصہ WHATSAPP پر خدام کو بھجوایا جاتا ہے اور گروپس کی صورت میں بھجوایا جاتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ عاملہ کے ممبران ہی ہیں جو گروپ میں شامل ہیں یا تمام خدام شامل ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے گروپ میں تمام خدام کو شامل کریں اور سب کو بھجوائیں۔ کم ازکم سارے خدام خطبہ تو سن لیا کریں۔ خطبہ سننے کی عادت ڈالیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض لوگوں کو شکوہ رہتا ہے کہ یہاں کا خطبہ سخت ہوتا ہے اور جھاڑ پڑتی ہے۔ میرے خطبہ میں تو جھاڑ نہیں پڑتی میرا خطبہ سن لیا کرو اور یہاں کا برداشت کرلیا کرو۔

حضور انور نے فرمایا یہ جائزہ لیں کہ آپ کی عاملہ میں پانچ وقت کے نمازی کتنے ہیں۔ حضور انور نے عاملہ کے ممبران سے دریافت فرمایا کہ آج فجر کی نماز کس کس نے پڑھی ہے۔ اس پر عاملہ کے ممبران نے ہاتھ کھڑے کئے۔ بعض نے عرض کیا کہ ہم اس موقع پر ڈیوٹی پر تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی نیت تو باجماعت کی تھی۔ حدیث میں ہے ''انما الاعمال بالنیات'' کہ اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ پس ہمیشہ خدا کو سامنے رکھ کر سارے کام کیا کریں۔ ایک شخص نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کہ مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں اور کیا نہ کروں۔ اس پر آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور سب کچھ کرو'' جب خدا تعالیٰ کا خوف ہوجائے تو انسان پھر وہی کرتا ہے جو خدا چاہتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نماز کے قیام اور قرآن کریم کی تلاوت پر زیادہ زور دیں۔ میں اپنے ہر خطبہ میں اس طرف کچھ نہ کچھ توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد نماز قائم کرنے کا حکم ہے۔ باقی مالی قربانی وغیرہ بعد میں آتی ہے۔ پس نمازوں کی عادت ڈالیں۔ باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کریں اور ترجمہ بھی پڑھیں۔ جب تک ترجمہ نہیں آئے گا آپ کو قرآن کریم کے معانی اور احکام کا پتا نہیں چلے گا۔

حضور انور نے فرمایا: نوجوانوں پر خاص توجہ دیں۔ علم حاصل کریں اور ساتھ اس پر عمل بھی کریں۔ جماعت سے خلافت سے ہر ایک کو وابستہ ہونا چاہئے۔ اپنی متعلقہ مجالس کے سیکرٹریز کو فعال کریں اور نوجوانوں کی ٹیمیں بنائیں۔ جو اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو قریب لائیں۔ چاہے ناراضگیاں ہیں لیکن مسجد سے وابستہ رکھیں۔ خلافت سے وابستہ کریں اگر آپ یہ کرلیں گے تو آپ کے تربیتی مسائل حل ہوجائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ایم ٹی اے پر تربیتی پروگرام آتے ہیں۔ معلوماتی پروگرام آتے ہیں خلیفہ ُوقت کے پروگرام آتے ہیں۔ میں نے جو اپنے خطبے میں کہا تھا کہ جو خطبہ سننا چاہے وہ سن سکتا ہے تو یہ اس لئے کہا تھا کہ کم ازکم میرا خطبہ ہی سن لیا کریں۔ اور اس طرف لوگوں کی توجہ ہو۔ جو سست ہیں اور پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو فعال کرنا اور قریب لانا صرف ایک آدمی کا کام نہیں اس لئے آپ کو باقاعدہ ٹیمیں بنا کر اور منصوبہ بندی کرکے کام کرنا پڑے گا۔

حضور انور نے فرمایا: ایسا پروگرام بنائیں کہ ان کو کس طرح وابستہ کرنا ہے۔ جو نوجوان کسی عہدے دار کی وجہ سے یا سستی کی وجہ سے یا یہاں دنیاداری کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے پیچھے ہٹ رہے ہیں تو ان کو اپنے قریب لائیں۔ ہر ایک کا اس کی کمزوری کے مطابق علاج کرنا پڑے گا۔ آپ جو مہتمم تربیت ہیں، ڈاکٹر ہیں اپنے مریضوں کی طرح ان کمزور خدام کے تربیتی معاملہ کا بھی علاج کریں۔ اور ہر ایک کے لئے اس کے حسب حال طریقہ علاج اختیار کریں۔

حضور انور نے مہتمم مال سے خدام کے مالی بجٹ اور چندہ ادا کرنے والے خدام کا تفصیلی جائزہ لیا۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس کمانے والے اور نہ کمانے والے خدام کی لسٹ ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا یہ شعبہ تجنید کا کام ہے کہ فارم فِل کروائیں اور کوائف کے ساتھ خدام کی فہرست مکمل کریں۔ خادم کا نام، ولدیت، عمر، تعلیم، سٹوڈنٹ ہیں یا کام کرتے ہیں، اس طرح سارے کوائف مکمل ہونے چاہئیں۔ شعبہ تجنید کو انفارمیشن کے حوالہ سے گراس روٹ لیول پر کام کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا اگر کوئی خادم چندہ دیتا ہے یا نہیں دیتا، تو وہ آپ کی تجنید میں شامل ہونا چاہئے۔ اگر کوئی بھی شخص اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اور وہ ACTIVE ہے یا نہیں، چندہ دیتا ہے یا نہیں، مہینہ میں تیسرا چوتھا جمعہ پڑھ لیتا ہے یا عید پر آجاتا ہے تو یہ آپ کی تجنید میں شامل ہونا چاہئے۔ باقی پھر شعبہ تربیت کا کام ہے کہ وہ ایسے خدام سے رابطہ کرکے ان کو ACTIVE کریں۔

مہتمم مال نے بتایا کہ خدام کا بجٹ 80 ہزار کرونر ہے اور 53 خدام چندہ ادا کرتے ہیں ان کا چندہ مجلس 65 ہزار کرونر ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ خدام کو بتائیں کہ چندہ ٹیکس نہیں ہے یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے ان کو بتائیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ ان کو یہ بھی بتائیں کہ اس چندہ کا مصرف کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر کوشش کرکے ایسے خدام کو بھی لایا گیا جو پیچھے ہٹے ہوئے تھے۔ اور بعضوں کو شکوے تھے۔ بعض بالکل چندہ نہیں دیتے تھے۔ اور بعض بہت کم دیتے تھے۔ وہاں سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ جامعہ احمدیہ یوکے کے طلبا نے ان سوالات کے جوابات دیئے۔ اور چندہ کی اہمیت بتائی اور اس کا مصرف بتایا۔ ان خدام نے کھل کر ایسے سوالات کئے جو وہ بڑوں سے کرنے سے ڈرتے تھے۔ مثلاً چندہ کا مصرف کیا ہے۔ یہ کس لئے لیا جاتا ہے۔ کیا مقاصد ہیں۔ کہاں خرچ ہوتا ہے۔ تو اس بارہ میں ان کو تفصیل کے ساتھ بتایا گیا اور ان کے ہر سوال کا جواب دے کر ان کی تسلی کروائی گئی۔ ان کو چندہ کی اہمیت اور خدا تعالیٰ کے حکم کے بارہ میں بتایا گیا۔ بعد میں انہوں نے خود کہا کہ پہلے ہم سمجھتے تھے کہ رقم اکٹھی کرنے کے لئے یہ ایک ذریعہ رکھا ہوا ہے۔ اب ہمیں اصل حقیقت پتا چل گئی ہے۔ تو ایسے خدام نے خود رقم نکال کر سیکرٹری مال کو چندہ ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا: خدام تو چندہ ادا کرتے ہیں۔ قصور ان عہدے داروں کا ہے جو ان کو کھول کر چندہ کی غرض وغایت، اس کی اہمیت اور اس کا مصرف نہیں بتاتے۔

حضور انور نے فرمایا: خصوصاً نوجوانوں کو چندہ کی اہمیت پتا ہونی چاہئے اور یہ بتایا جائے کہ کہاں خرچ

ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا میں اپنے تحریک جدید اور وقف جدید کے خطبات میں بتا دیتا ہوں کہ یہ چندے کہاں کہاں خرچ ہوتے ہیں اور کن کاموں پر خرچ ہوتے ہیں۔ مساجد، مشن ہاؤسز اور جماعتی سنٹرز کی تعمیرات ہیں۔ ایم ٹی اے چینل ہے۔ اشاعت کے اور بعض دوسرے بہت سے کام اور منصوبے ہیں جن پر خرچ ہوتا ہے۔ افریقہ میں اور بعض دوسرے ممالک میں خرچ ہوتا ہے۔ یہ میں اس لیے بتاتا ہوں تا کہ لوگوں کو پتا لگے کہ کہاں کہاں اخراجات ہو رہے ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ خطبہ میں سن کر ان کو پتا چلا ہے کہ جماعت کے اتنے وسیع کام ہیں اور ان پر بہت بڑے اخراجات ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ڈنمارک کی جماعت تو ایک چھوٹی جماعت ہے یہاں خدام کو اپنے چندہ کے نظام میں سو فیصد شامل ہونا چاہئے۔ آپ اپنے نوجوانوں کو سنبھالیں گے تو آگے بڑھیں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ ’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔‘‘ میں نے جو یہ ہدایت کی تھی کہ اس کے بیج بنا کر خدام اپنے سینے پر لگائیں وہ اس وجہ سے کی تھی کہ تا کہ ہمیشہ یہ بات آپ کے ذہن میں رہے کہ آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور آپ نے ترقی کرتے ہوئے آگے بڑھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو خدام یہ کہتے ہیں کہ ہمارے اخراجات زیادہ ہیں اور آمد کم ہے اس لئے ہم چندہ نہیں دے سکتے۔ تو وہ بے شک نہ دیں لیکن چندہ کی اہمیت اور اس کے ضروری ہونے کے بارہ میں احساس ضرور پیدا ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا تربیت کریں، آپ کے چندہ کے مسائل حل ہو جائیں گے اور ساتھ خدام بھی ACTIVE ہوں گے۔ تربیت کا شعبہ بہت اہم ہے۔ اس کے لئے سکیم بنائیں کہ کس طرح لوگوں سے ملنا ہے۔ کس طرح ذاتی تعلقات بنانے ہیں۔ کس طرح دوستی رکھنی ہے۔ چاہے کوئی برا ہے یا اچھا ہے آپ نے ہر ایک سے دوستی بنانی ہے۔ اور پھر اس کی تربیت کی طرف پوری توجہ دینی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں نارتھ کی مجالس کے بارہ میں یہ شکوہ تھا کہ وہ پیچھے ہیں اور ACTIVE نہیں ہیں اور وہاں بعض خدام بھی پیچھے ہٹے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ان سے خدام الاحمدیہ نے رابطے کئے، ان سے تعلق بڑھایا اور ان کے گروپس لندن آئے اور مجھ سے ملوایا گیا۔ اس سے ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی۔ اب کہتے ہیں کہ نارتھ کی مجالس لندن کی مجالس سے زیادہ آگے بڑھ گئی ہیں۔

مہتمم تجنید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید مکمل کریں۔ دیکھیں کتنی مجالس ہیں اور کہاں کہاں قائد نہیں ہیں۔ تجنید مکمل کرنے کے لئے ان مجالس کے پیچھے پڑ جائیں۔ محبت و پیار سے پیچھے پڑنا ہے کام پیچھے پڑ کر ہوتا ہے۔

مہتمم تحریک جدید کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ تو نوجوان ہیں اور چھوٹی عمر کے ہیں۔ آپ تو پیچھے پڑ کر کام کر سکتے ہیں۔ تحریک جدید میں سب کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔

مہتمم تحریک جدید نے بتایا کہ 70 خدام نے تحریک جدید کا چندہ دیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے مجلس کے چندہ سے زیادہ خدام نے تحریک جدید کا چندہ دیا ہے۔ اس کو مزید بڑھایا جا سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے خدام سے ان کے ماہانہ چندہ کے حصول میں سستی ہے۔ تحریک جدید میں حصہ لینے والے خدام کی تعداد بڑھ گئی ہے۔

حضور انور نے مہتمم مال سے فرمایا کہ جو طلبا کمانے والے ہیں ان کی علیحدہ فہرستیں بنائیں اور جو کمانے والے نہیں ہیں ان کی علیحدہ فہرست بنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا محنت کے ساتھ کام کریں۔

حضور انور نے فرمایا پہلے عاملہ اپنے آپ کو پانچ وقت نمازوں کا عادی بنائے۔ اس کے بعد پھر آگے کام چلائیں۔ مہتمم صنعت و تجارت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا جو بھی آپ کا پلان ہے اس پر کام کریں۔

مہتمم اشاعت سے حضور انور نے ان کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر مہتمم اشاعت نے بتایا کہ ہمارا رسالہ نور میگزین ہے سہ ماہی ہے۔ لیکن باقاعدہ نہیں ہے۔ یہ رسالہ ڈینش زبان میں ہے۔ حضور انور نے فرمایا اپنے اس رسالہ کو باقاعدہ نکالیں۔ اگر یہ رسالہ پہلے بند تھا اور اس کی اشاعت رکی ہوئی تھی تو اب دوبارہ اس کو شروع کریں۔ ترقی کرنے والی قومیں تو ایسی نہیں ہوتیں کہ جو کام ہو رہا ہے وہ بند کر دیا اور پھر رُک گئے اور بیٹھ گئے۔ مہتمم اشاعت نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کتاب لائف آف محمد کا ڈینش ترجمہ ہو چکا ہے۔ یہ خدام کی ٹیم نے کیا ہے۔ اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’’گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے‘‘ کا ترجمہ ہو رہا ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کتاب لائف آف محمدؐ زیادہ سے زیادہ تقسیم ہونی چاہئے۔

مہتمم عمومی سے حضور انور نے خدام کی ڈیوٹی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر مہتمم عمومی نے بتایا کہ اس وقت 65 خدام مختلف شعبوں میں ڈیوٹیاں دے رہے ہیں اور اس کے علاوہ دس اطفال بھی ڈیوٹی پر ہیں۔ حضور انور کی آمد پر خدام بہت زیادہ ایکٹو ہو گئے ہیں۔

مہتمم تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 2016 کا تعلیمی نصاب بنا کر خدام کو دیا ہوا ہے۔ مطالعہ کتب میں ’’برکات الدعا‘‘ اور گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے‘‘ شامل ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: خدام مطالعہ کتب کے لئے وہ کتب دیں جو ڈینش زبان میں بھی ہوں۔ کتب دے کر بیٹھ نہیں جانا۔ آپ نے ہر خادم سے پتا کرنا ہے کہ اس نے پڑھی ہے یا نہیں۔ باقاعدہ فیڈ بیک لینا ہے۔ کوشش کریں جو چیز بھی مطالعہ کے لئے دے رہے ہیں ترجمہ کر کے ویب سائٹ پر ڈال دیا کریں۔ یا پرنٹ کر کے خدام کو مہیا کر دیں۔

حضور انور نے فرمایا: الفضل ربوہ میں میرے خطبات سوال و جواب کی صورت میں شائع ہوتے ہیں۔ آپ بھی خطبہ میں سے سوال و جواب نکال کر ڈینش زبان میں ترجمہ کر کے اپنی سائٹ پڑ ڈال دیا کریں۔ اس طرح نوجوان پڑھنے لگ جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا جو شعبہ اشاعت والے ہیں یہ سوال و جواب کی شکل میں اپنے رسالہ میں ڈال دیا کریں۔ رسالہ کا آغاز قرآن کریم کی آیت، اس کے ترجمہ اور مختصر تفسیر سے ہو۔ پھر حدیث ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس ہو اور جو میرے خطبات ہیں ان میں سے لیں۔ انتخاب کر کے بعض اقتباسات لے لیں۔

مہتمم تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام کے ذریعہ کوئی بیعت نہیں ہوئی۔ ہم فلائرز تقسیم کرتے ہیں۔ یہ ہمارا ایک بڑا تبلیغی پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا دونوں کام علیحدہ علیحدہ ہونے چاہئیں۔ فلائرز کی تقسیم کا کام علیحدہ ہو اور تبلیغ کا کام علیحدہ ہو۔ اپنے دوستوں کو تبلیغ کریں۔ اپنے تبلیغی رابطے بنائیں۔ بغیر تبلیغی پروگراموں کے صرف فلائرز کی تقسیم سے تبلیغی کام مکمل نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے ملک کی 5.5 ملین آبادی ہے۔ اور اس میں سے دو لاکھ مسلمان ہیں۔ پاکستانی ہیں، عرب ہیں، مشرقی یورپ کی اقوام ہیں، دوسرے یوروپین ہیں، لوکل ڈینش ہیں ان سب میں دعوت الی اللہ کا کام کرنے کے لئے اپنی ٹیمیں بنائیں جو باقاعدہ منصوبہ بندی سے تبلیغ کریں۔ اگر شروع میں آپ کے دس فیصد خدام بھی تبلیغ کے لئے نکل آئیں تو بہت اچھا ہو۔

حضور انور نے فرمایا: ایسے خدام تلاش کریں جن کو دین کا علم ہو یا ان کو لٹریچر مہیا کر کے دینی علم دیا جائے تا کہ وہ اپنے دوستوں کو تبلیغ کریں۔ اسی طرح جو خدام ایکٹو نہیں ہیں اگر ان کو قریب لائیں اور ان کا پوٹینشیل اتنا ہے کہ ان کو استعمال کیا جا سکتا ہے تو ان سے بھی تبلیغ کا کام لیں۔ ضرورت اور حالات کے مطابق تبلیغ کے لئے راستے تلاش کریں۔

مہتمم امور طلبا نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے 70 خدام ایسے ہیں جن میں سے 18 خدام نے ماسٹرز مکمل کرلیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس سارا ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے ہیں جو کالج، یونیورسٹی اور ہائی اسکول لیول پر ہیں۔ ان کی فہرستیں تیار ہوں۔ اپنے سٹوڈنٹ کو آرگنائز کریں اور ان کے فنکشن بھی کروایا کریں۔

مہتمم اطفال نے بتایا کہ اطفال کی تجنید 29 ہے۔ حضور انور کے استفسار پر مہتمم اطفال نے عرض کیا کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر اطفال کے علیحدہ پروگرام ہوتے ہیں۔ اطفال کا علیحدہ اجتماع ہوتا ہے اور ہال میں علیحدہ جگہ اطفال کے لئے ہوتی ہے۔ اطفال کا سالانہ چندہ 25 کرونر ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے اطفال چندہ ادا کرتے ہیں۔ اس پر مہتمم اطفال نے بتایا کہ سات آٹھ اطفال ادا کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ باقی اطفال سے بھی چندہ لیں۔ ان کی تربیت اس طرح کریں کہ یہ خود اپنے جیب خرچ میں سے چندہ دیں۔ جو 25 کرونر نہیں دے سکتے وہ دس، پانچ کرونر ہی دے دیا کریں۔ اس طرح ان کو دینے کی عادت پڑ جائے گی۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تمام اطفال کو چندہ وقف جدید میں شامل کریں اور ہر طفل چندہ وقف جدید میں ضرور شامل ہو۔ اپنے وقف جدید کے شعبہ کو فعال کریں۔

صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے بتایا کہ ہم نے خدام کے جائزہ کے لئے ماہانہ فارم بنایا ہوا ہے۔ جس میں نماز اور تلاوت کے متعلق پوچھا جاتا ہے۔ اس پر بعض خدام کا کہنا ہے کہ یہ ان کی پرسنل چیزیں ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنا سوال اس طرح کرلیں کہ کیا اس ماہ اکثر نمازیں باجماعت پڑھیں۔ کیا نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ رہی نمازیں پڑھتے رہے۔

حضور انور نے فرمایا سوشل سائنس پڑھنے والوں سے یہاں کی نفسیات کے مطابق سوالنامہ بنا کر بھیج دیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ اپنے اجتماعات میں جنرل سوال و جواب کی میٹنگ رکھیں اور وہاں خدام سے سوال کریں کہ ہمیں مرکز رپورٹ بھجوانے کے لئے یہ انفارمیشن چاہئے ہوتی ہے۔ ہم کس قسم کا سوالنامہ بنائیں جس سے ہم آسانی سے جواب دے سکیں اور اپنی رپورٹ مرکز بھجوا سکیں۔

سب کی رائے لیں اور پھر کہیں کہ رائے لینے کے بعد یہ شکل بن رہی ہے۔ یا اس شکل کو کچھ تبدیلی کے ساتھ اس طرح کر دیا جائے۔ اس طرح ان کی رائے کے ساتھ اپنے سوالنامہ کو فائنل کرلیں۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں اس طرح کی صورتحال ہو وہاں اعتماد میں لینے کے لئے نئے طریقے اختیار کریں۔ یہاں کے لوگوں کو ایک آزاد ماحول مل چکا ہے۔ سوچیں اور طرح کی ہو چکی ہیں۔ وہاں

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلے کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسا پاس بیٹھا ہے خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 رمارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دُنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ دُنیا میں بہت زیادہ تباہ کن آفات لاسکتا ہے اللہ کرے کہ دُنیا کو عقل آئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12 رفروری 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

سنبھالنے کے لئے ہمیں بھی نئے طریقے اختیار کرنے پڑیں گے۔ جہاں اعتراضات پیدا ہوتے ہیں وہاں انہیں اہمیت کا احساس دلا کر پھر بتائیں کہ ہمیں کیا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا جو بنیاد اب پڑ جائے گی پھر وہی کام آئے گی۔

حضور انور نے فرمایا: اس طرح کے سوال بنائے جاسکتے ہیں کہ کیا اس ہفتہ نمازیں باقاعدہ پڑھیں۔ کیا اکثر نمازیں باجماعت پڑھیں۔ کیا چندہ ادا کر دیا۔ کتب کے مطالعہ کے حوالہ سے سوال رکھا جاسکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہاں کے پڑھے لکھے لڑکوں سے سوال بنائیں اور اپنے اجتماع میں یہ پروگرام رکھیں۔ فلاح الدین صاحب مربی سلسلہ ہیں ان کو بھی جواب دینے کے لئے سامنے بٹھا دیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کو تربیت کیلئے کوئی نہ کوئی طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔ آپ نے اپنے نوجوانوں کو ضائع ہونے سے بچانا ہے۔ آپ کے مدنظر ہمیشہ یہ رہنا چاہئے کہ آپ نے کس طرح بچانا ہے اور کون کون سے نئے طریقے اختیار کرنے ہیں۔

لیف لیٹس کی تقسیم کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا میں نے جامعہ یوکے اور جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والے مربیان سپین بھیجے تھے اور ان کو ایک ماہ دیا تھا۔ انہوں نے اس عرصہ میں ساڑھے پانچ لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں۔ وہاں لوگوں سے رابطے کئے ہیں اور ان سے بات چیت کی ہے۔ بڑا اچھا فیڈ بیک بھی ملا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کو یہ تاثر قائم کرنا ہوگا کہ ہم امن پسند لوگ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: اپنا ٹارگٹ بڑا رکھیں۔ ایک دن میں دس ہزار لیف لٹس کی تقسیم کا ٹارگٹ ٹھیک ہے۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ڈنمارک کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ دو بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لےگئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اطفال کی کلاس

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ ہال میں تشریف لائے جہاں حضور انور کے ساتھ اطفال اور ناصرات کی علیحدہ علیحدہ کلاس کا پروگرام تھا۔

پہلے اطفال، بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم صائم احمد نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم محمد انصر محمود نے پیش کیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ نے صرف اردو ترجمہ رکھا ہے ان بچوں کو اس کی کیا سمجھ آئی ہوگی۔ ان کو سمجھانے کے لئے ڈینش ترجمہ ہونا چاہئے تھا۔ ان کو تو پتا نہیں لگتا کہ ان آیات کے کیا معانی ہیں کیا چیز ہے؟

اس کے بعد عزیزم شیان مہدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

’’حضرت ابو ایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی عبادت کر۔ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر یعنی رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت سے رہ۔‘‘

حضور انور نے فرمایا آپ نے قرآن کریم کی تلاوت کر دی ہے۔ حدیث پڑھ دی ہے۔ اس کی آپ کو کیا سمجھ آئی ہے۔

قرآن کریم کی آیت میں توکل کا ذکر تھا۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا کیا ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر توکل یہ ہے کہ وہی ہے جو سب کچھ دینے والا ہے صرف اسی پر انحصار کرنا ہے۔ خدا کو ہر چیز کی حفاظت کرنے والا جاننا ہے۔ تم پڑھائی کرو۔ محنت کرو۔ پوری محنت کرلو، پھر خدا پر توکل کرلو کہ وہ تمہیں بہتر طور پر پرچہ حل کرنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو۔ بجائے لوگوں سے امید رکھنے کے ہر چیز کی امید خدا تعالیٰ سے رکھو۔

حضور انور نے فرمایا یہ بتاؤ شرک کیا ہوتا ہے؟

فرمایا کہ شرک کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقابل پر کسی اور کو خدا سمجھنا، صرف اسی سے مانگنا اور اسی کی عبادت کرنا۔ کافر لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ اس طرح وہ شرک کرتے تھے۔ خدا کے مقابل پر اپنے بت بنا رکھے تھے۔ خانہ کعبہ میں بُت رکھے ہوئے تھے ان کی پوجا کرتے تھے۔ اس طرح وہ شرک کرتے تھے۔

زکوٰۃ کے بارے میں حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا تا کہ وہ مال کو پاک صاف کر دے اور پھر تمہارے لئے تمہارے اموال بڑھائے۔

قرآن کریم میں ہے کہ نماز پڑھا کرو۔ زکوٰۃ دیا کرو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرو۔ چیرٹی میں دو، چندوں میں دو، لوگوں کی ہمدردی کے لئے خرچ کرو، دین کی خدمت کے لئے خرچ کرو، صدقات دو، یہ بات زکوٰۃ کے زمرہ میں شامل ہوتی ہے۔

پھر زکوٰۃ اسلام میں ایک خاص قسم کا چندہ ہے اور اس کا ایک معیار ہے۔ وہ لوگ جو ایک سال تک ایک معین رقم بینک میں جمع رکھتے ہیں تو ایک سال بعد اس رقم کا کچھ حصہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں۔

پھر سونے پر زکوٰۃ ہے چاندی پر زکوٰۃ ہے۔ ان دونوں کا ایک معین نصاب ہے۔ سال گزرنے کے بعد اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ ان چیزوں پر زکوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے مقرر ہے اسی طرح بعض اور چیزیں بھی ہیں جن پر زکوٰۃ ہے۔

حضور انور نے فرمایا صلہ رحمی کیا ہوتی ہے۔ صلہ رحمی یہ ہے کہ آپس میں رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا۔ آپس میں مل جل کر رہنا۔ محبت اور پیار سے رہنا۔ اگر تم آپس میں اپنے کزنوں سے لڑائی کرتے رہتے ہو تو یہ صلہ رحمی نہیں ہے۔ صلہ رحمی یہ ہے کہ تم آپس میں بھائی، کزن، رشتہ دار سارے ایک دوسرے کا خیال رکھو۔ بعد ازاں عزیزم مغیث احمد نے ملفوظات سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا اقتباس پیش کیا۔

’’نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو...... اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا افلاں فلاں نقصان ہوا ہے نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا یہ دین کو درست کرتی ہے اخلاق کو درست کرتی ہے دُنیا کو درست کرتی ہے نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے لذات جسمانی کے لیے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دُنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3، صفحہ 591، 592، ایڈیشن 2003، انڈیا)

اس کے بعد عزیزم فراز احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم مدثر احمد نے ملک ڈنمارک کے حوالہ سے ایک معلوماتی مضمون پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم شائق احمد نے ’’مسجد نصرت جہاں‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔

عزیزم نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مسجد کے افتتاح کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ 20/جولائی 1967ء کو بذریعہ ٹرین کوپن ہیگن تشریف لائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ ذکر نہیں ہے کہ بذریعہ ٹرین کہاں سے آئے تھے۔ اس پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہمبرگ (جرمنی) سے بذریعہ ٹرین ڈنمارک تشریف لائے تھے۔ جرمنی سے ڈنمارک آتے ہوئے راستہ میں سمندر ہے اور ٹرین مکمل طور پر فیری (بحری جہاز) میں بورڈ ہوتی ہے اور پھر دوسری جانب پورٹ پر باہر نکلتے ہوئے اپنے ٹریک پر آجاتی ہے۔

اس کے بعد ’’مسجد نصرت جہاں‘‘ کے سنگ بنیاد کے موقع کی ویڈیو دکھائی گئی۔ اس میں حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو سنگ بنیاد رکھتے ہوئے دکھایا گیا۔ یہ سنگ بنیاد 6/مئی 1966ء کو رکھا گیا تھا۔ اس ویڈیو میں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

اس کے بعد عزیزم شیراز احمد نے پنجابی زبان میں ایک استقبالیہ نظم پیش کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ایک طفل نے سوال کیا کہ جب ہم اپنی نماز پڑھ رہے ہوں اور ابھی مکمل نہ کی ہو اور نماز کا ایک حصہ باقی رہتا ہو، اس دوران امام باجماعت نماز شروع کروا دے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا فرض نماز زیادہ اہم ہے۔ جب تم سنتیں پڑھ رہے ہو اور دوسری طرف فرض نماز شروع ہو جائے تو پھر سنتیں چھوڑ کر فرض نماز میں شامل ہو جاؤ۔ اور یہ سنتیں بعد میں ادا کرلو۔ حضور انور نے فرمایا: امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا زیادہ ضروری ہے اور زیادہ برکت اور ثواب کا باعث ہے اور اس میں اتحاد اور وحدت ہوتی ہے اور یہ حکم بھی ہے کہ ایک امام کے پیچھے چلو۔

حضور انور نے فرمایا: فرض ایک ایسی چیز ہے جو تم نے ضرور کرنی ہے۔ اگر امام نماز پڑھا رہا ہے تو پھر تم نے سنتیں نوافل وغیرہ چھوڑ کر امام کے ساتھ شامل ہونا ہے۔ فرض نمازوں کی ادائیگی اپنے وقت پر ضروری ہے اور جہاں تک سنتیں ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ کر دکھائیں اور ان کو ادا کرنے کی تاکید کی۔ لیکن ان کو آگے پیچھے کیا جاسکتا ہے جبکہ سنتیں ادا کرنے کی خاطر فرض نماز کو آگے پیچھے نہیں کیا جاسکتا۔

حضور انور نے فرمایا: فرض نماز اگر مسجد میں باجماعت ہو رہی ہے تو آپ نے ہر حال میں امام کے پیچھے ادا کرنی ہے۔ باقی سب چیزیں پیچھے ہو جائیں گی۔ ایک امام کے پیچھے چل کر وحدت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب بھی کئی گنا بڑھا دیا ہے کہ تم ایک ہو گئے تو برکت پڑے گی۔ جب تم نماز باجماعت پڑھتے ہو تو ایک دوسرے کا روحانی مقام ہوتا ہے اس کا بھی ایک دوسرے پر اثر ہو رہا ہوتا ہے۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ ٹوپی کیوں پہنتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو تو سر ڈھانکا کرو۔ یہ ایک ادب کا نشان ہے۔ اب جو انگریز ہیں وہ کہتے ہیں کہ ادب کا نشان یہ ہے کہ جب وہ کسی سے ملتے ہیں تو جو ہیٹ پہنا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کرلو۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 597)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلام الامام

’’کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 601)

طالب دُعا: سکینۃ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

ہوتا ہے اسے اُتار کر جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے دوسرے کی عزت افزائی ہوتی ہے تو انہوں نے اس طرح اپنی روایت بنائی ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ایک بہت بڑا مقام جو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا ہے وہ حج ہے۔ اس وقت انسان خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ بھول جاتا ہے اور ہر چیز سے بے نیاز ہو کر خدا کے حضور حاضر ہوتا ہے۔ جب تم حج کر رہے ہوتے ہو تو ٹوپی بھی اتار دیتے ہو اور بال بھی کٹوا دیتے ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کی ایک ایسی روحانی کیفیت ہے جس میں حاضر ہونے والا اپنے انتہائی عشق کا اظہار کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہم جو ٹوپی پہنتے ہیں تو ادب کیلئے اور دوسرے کی عزت افزائی کے لئے پہنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا بعض دوسری عرب مسلمان قومیں ایسی بھی ہیں جو ٹوپی کے بغیر نمازیں پڑھتی ہیں۔ اگر تمہیں بھی کسی وقت ٹوپی میسر نہ ہو تو بغیر ٹوپی کے نماز پڑھ سکتے ہو لیکن کوشش یہی ہونی چاہئے کہ ٹوپی کے ساتھ پڑھو۔

☆ایک بچے نے سوال کیا: حضور کو کیا محسوس ہوتا تھا جب حضور کو علم ہوا کہ خلیفہ بننا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں کئی دفعہ آپ لوگوں کی کلاسز میں بتا چکا ہوں MTA والے دکھاتے رہتے ہیں۔ ویڈیو دیکھ لیا کرو۔ بہت مشکل اور بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اس لئے بہت بوجھ محسوس ہوتا ہے۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور انور مختلف ممالک کے سفر کرتے ہیں کیا حضور کے پاس چھٹی والا دن نہیں ہوتا؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: چھٹی کوئی نہیں ہوتی، ہفتہ میں ساتوں دن کام کرتا ہوں۔ کام کے دوران جو تھوڑا بہت وقت کبھی کبھار مل جاتا ہے بس وہی چھٹی ہوتی ہے۔ چوتھے، پانچویں مہینے کے بعد چند گھنٹے یا ایک آدھ دن مل جاتا ہے۔ آپ لوگ جو weekend پر چھُٹیاں مناتے ہو میں نہیں مناتا۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ مسلمان حج پر کیوں جاتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ارکان اسلام پانچ ہیں، کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج یہ پانچ بنیادی چیزیں ہیں حج بھی ایک عبادت ہے لیکن ہر ایک کیلئے فرض نہیں ہے۔ صرف ان کیلئے فرض ہے جن کے پاس سفر کے اخراجات ہوں، راستہ کا امن ہو اور حج کیلئے کوئی روک نہ ہو، اگر زندگی میں ایک دفعہ کر لیا جائے تو کافی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خانہ کعبہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا پہلا گھر ہے، اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ میرا پہلا گھر ہے۔ عین ممکن ہے کہ اسکی تعمیر کیلئے آسمان سے meteor گرے ہوں۔ مختلف سیاروں سے پتھر ٹوٹ کے ایک جگہ گرے ہوں اور پھر ان سے شروع میں بنا ہو۔ پھر ایک زمانہ آیا کہ یہ ختم ہو گیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اسکو، اس کی پہلی بنیادوں پر دوبارہ بنایا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دوبارہ گر گیا۔ چنانچہ آپؐ کے زمانے میں دوبارہ انہی پہلی بنیادوں پر تعمیر ہوا۔ حجر اسود رکھنے کیلئے جھگڑا پیدا ہو گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موقع ملا۔ آپؐ نے چادر بچھائی ور سرداروں کو کہا کہ چاروں طرف سے کپڑے کے چاروں کونوں کو پکڑو۔ چنانچہ آپؐ نے حجر اسود اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ تو ایک لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب خانہ کعبہ کی تعمیر ہوئی تو اسکا بنیادی کام اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کروایا۔

حضور انور نے فرمایا: پس حج ایک عبادت ہے جس طرح باقی عبادتیں ہیں۔ لیکن یہ اس طرح ہر ایک کیلئے ضروری نہیں ہے جس طرح نماز ہر ایک کیلئے ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حج کی عبادت میں مختلف طریقے ہیں جس میں طواف کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کو یاد کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ اظہار کرتے ہو کہ ہم کوئی چیز نہیں ہیں، لبیک لبیک کہتے ہو۔ تو یہ بھی ایک عبادت ہے جو کرتے ہیں۔ یہ لازمی عبادت نہیں ہے بلکہ بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے اگر تمہارے پاس پیسے ہوں، خرچہ ہو، صحت اچھی ہو اور رستے کا کسی قسم کا خطرہ اور روک نہ ہو، مثلاً احمدیوں کو حکومت کے طور پر وہاں جانے نہیں دیتے لیکن پھر بھی احمدی حج کرنے جاتے ہیں۔ اگر یہ ساری چیزیں ایسی ہوں اور شرائط پوری ہو رہی ہوں اور کوئی روک نہ ہو تو پھر تمہیں حج کرنا چاہئے۔

☆ایک بچے نے سوال کیا حضور کی پسندیدہ نظم کونسی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ساری نظمیں اچھی ہوتی ہیں۔ ہر نظم میں کوئی نہ کوئی اسکا چوٹی کا شعر ہوتا ہے جو بہت زیادہ کھینچنے والا ہوتا ہے۔

☆ایک بچے نے سوال کیا روزہ رکھنے کیلئے کتنے سال کا ہونا چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں ان میں سے کسی کی بھی عمر پورے روزہ رکھنے والی نہیں۔ لیکن عادت ڈالنے کیلئے ایک آدھ رکھنا ہے تو اپنی خوشی سے رکھ لو۔ اگر صحت اچھی ہے موٹے تازے ہیں تو پھر عادت کے طور پر لمبا روزہ بھی رکھ سکتے ہیں لیکن جو دُبلے پتلے ہیں وہ نہ رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا جو سٹوڈنٹ ہیں ان پر پڑھائی کا بھی بوجھ ہوتا ہے۔ ان دنوں امتحان بھی ہو رہے ہوتے ہیں اسلئے تم میں سے کسی کی بھی عمر ایسی نہیں کہ روزہ رکھو۔ لیکن تم جب سترہ اٹھارہ سال کے ہو جاتے ہو اور جوان ہو جاتے ہو اس وقت روزہ رکھ لینا چاہئے۔ لیکن اس سے پہلے روزہ رکھنے کیلئے عادت ڈالنی چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کسی جگہ لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پہلا روزہ اُس وقت رکھوایا تھا جب میں گیارہ بارہ سال کا تھا۔ اُس سے پہلے نہیں رکھنے دیا۔ پھر اس کے بعد پندرہ، سولہ، سترہ سال تک بیچ بیچ میں کچھ روزے رکھتا تھا تو اٹھارہ سال کی عمر میں میں نے سارے روزے رکھنے شروع کئے۔

حضور انور نے فرمایا جو لوگ چار پانچ سال کی عمر میں بچوں کو زبردستی روزے رکھوا دیتے ہیں، گرمیوں میں خاص طور پر وہ کسی لحاظ سے بھی درست نہیں۔ ایک دفعہ پاکستان میں اخبار میں آیا تھا کہ پانچ چھ سال کے بچے کو گرمیوں میں روزہ رکھوا دیا۔ بچے کو پیاس لگی۔ پانی کی طرف دوڑتا تھا۔ اس کو کمرے میں بند کر دیا۔ پھر جب شام کے وقت روزہ کھولنا تھا، افطاری کرنی تھی اس کے دوستوں کو بلایا کہ دعوت ہے ہمارے گھر میں پہلا روزہ ہمارے بچے نے رکھا ہے جب دروازہ کھولا تو بچہ مرا ہوا تھا۔ پیاس سے مر گیا۔ تو یہ ظلم ہے۔ جب برداشت کرنے کی عمر ہو تب روزہ رکھنا چاہئے۔

☆ایک طفل نے سوال کیا کہ ہم نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اس لئے پڑھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا اور اتنی چیزیں دیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کو رب العالمین مانتے ہیں۔ اس نے ہمیں پیدا کیا، ہماری پرورش کی، اچھے ماں باپ دیئے۔ جو ہمارا خیال رکھتے ہیں۔ ہمارے لئے پڑھنے کے مواقع پیدا کئے۔ ہمارے لئے کھانے کے مواقع پیدا کئے اور بہت ساری چیزیں ہیں۔ کوئی غریب ہے تو وہ بھی اپنے حالات میں خوش ہے۔ امیر ہے تو وہ بھی خوش ہے۔ تو اللہ کا شکر ادا کرنے کیلئے ہم نماز پڑھتے ہیں، تو پھر اس سے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں اور بھی انعامات دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے کہ تم میری عبادت کرو بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں کی پیدائش کا مقصد ہی یہ ہے کہ میری عبادت کرو۔

حضور انور نے فرمایا کھاتے پیتے تو جانور بھی ہیں اور دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اس لئے تمہارا کام یہ نہیں بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم اپنے دماغ کو استعمال کرو اور اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنو اور شکر گزاری کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کی عبادت کرو بلکہ سب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ اس کی عبادت کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نوازے اور انعام دے۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ پانی بیٹھ کے کیوں پینا ہوتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: بیٹھ کر پی لو تو اچھی بات ہے، بیٹھ کر پینا سنت ہے، بیٹھ کر تسلّی سے پینا چاہئے۔ جلدی جلدی میں کام نہیں کرنا چاہئے، اگر مجبوری ہے تو کھڑے ہو کر بھی پی سکتے ہو۔ گناہ نہیں ہے۔ بعض جگہوں پر گلاس کے ساتھ چین لگی ہوتی ہے تو کھڑے ہو کر پینا پڑتا ہے۔ اگر گلاس وغیرہ نہیں ہے تو پھر جھک کر پینا پڑتا ہے تو ان حالتوں میں پی لیا کرو۔ لیکن احتیاط اور تسلی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پیو اور شکر ادا کر کے پیو۔ اچھے اخلاق یہی ہیں کہ بیٹھ کر پیو۔

☆ایک بچے نے سوال کیا قاعدہ کیوں پڑھنا ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا قاعدہ اس لئے پڑھو کہ تمہیں قرآن کریم پڑھنا آ جائے۔ تم سکول میں جاتے ہو تو سیدے تیسری کلاس میں تو نہیں چلے جاتے۔ پہلے تم نرسری میں جاتے ہو، پریپ میں جاتے ہو، نرسری میں جاتے ہو، پہلی کلاس میں جاتے ہو، پھر دوسری میں جاتے ہو، تیسری میں جاتے ہو۔ اسی طرح تم قاعدہ پڑھو۔ جب قاعدہ پڑھ لیتے ہو تو قرآن شریف پڑھتے ہو۔ پھر قرآن شریف کا ترجمہ پڑھو تا کہ تمہیں پتہ چلے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا کہا ہے۔ پھر جو کہا ہے اس پر عمل کرو اور باتیں مانو۔ قاعدہ قرآن شریف پڑھنے کیلئے ٹریننگ کے طور پر پڑھایا جاتا ہے تا کہ تم پڑھ، سیکھ لو پھر تمہیں اچھی طرح قرآن شریف پڑھنا آ جائے تا کہ تم اچھی طرح اللہ تعالیٰ کی باتیں سمجھ سکو۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور جوانی میں کونسی کھیل کھیلتے تھے؟

حضور انور نے فرمایا میں کرکٹ اور بیڈمنٹن کھیلتا رہا ہوں۔ بس یہ دو کھیلیں ہی کھیلتا رہا ہوں۔

☆ایک بچے نے سوال کیا جب ایک بندہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اس کے آگے سے جانے کی اجازت کیوں نہیں ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا اس لئے کہ نماز پڑھنے والے کی توجہ نہ ہٹ جائے اور یہ ادب کے لحاظ سے بھی ہے۔ اس لئے یہی حکم ہے کہ انتظار کرو یا پھر دو سجدوں کی جگہ سے فاصلہ دے کر گزرو۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ کونسی عمر میں موبائل فون رکھ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: جب تمہارے ماں باپ اجازت دیں اور جب وہ فیصلہ کریں کہ تمہیں موبائل فون دینا ہے۔ بعض دفعہ بچے جب سکول جاتے ہیں، ساتویں آٹھویں کلاس میں بارہ تیرہ سال کی عمر میں بچوں کو فون دے دیتے ہیں۔ لیکن اگر تم نے آئی فون اور سمارٹ فون اور اس جیسی دوسری چیزیں رکھنی ہیں اور Apps دیکھنے کیلئے رکھنی ہیں تو تم غلط کاموں میں پڑ سکتے ہو۔ اس لئے ماں باپ تمہیں روکتے ہیں۔ اگر تم نے صرف رابطہ کرنا ہے تو پھر سادہ فون ہے، وہ رکھ سکتے ہو۔ تم کوئی بزنس مین تو نہیں ہو، سٹوڈنٹ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

موبائل فون ہر وقت ہاتھ میں ہوگا تو اسی میں Apps تلاش کرتے رہو گے۔ فضول قسم کی Apps تمہیں مل جائیں گی۔ پھر پڑھائی کی طرف توجہ کم ہو جائے گی۔ بلکہ کہتے ہیں کہ جب سے یہ فون آئے ہیں جن میں Apps ہوتی ہیں اُس وقت سے ایکسیڈنٹ بھی بڑھ گئے ہیں۔ عورتیں مرد چلتے پھرتے، سڑک کراس کرتے ہوئے ہر وقت فون پر انگلیاں مارتے رہتے ہیں۔ ادھر سے کار آئی ٹکر لگی اور بندہ مرگیا۔ موبائل فون کی وجہ سے حادثات بھی زیادہ ہو گئے ہیں اور لوگ مرنے بھی زیادہ لگے ہیں۔ لیکن تمہاری ابھی کوئی ایسی عمر نہیں کہ تمہارے پاس اس قسم کے فون ہوں۔ ہاں پڑھائی کے لئے اگر ضرورت ہے تو گھر میں کمپیوٹر اپنی امّاں ابّا کی نگرانی میں رکھ لو۔ رابطہ کرنے کے لئے فون کی ضرورت ہے تو پھر سادہ فون رکھو جس میں Apps نہیں آتی۔ باقی اگر تمہارے امّاں ابّا کو تم پر اعتبار ہے تو تم رکھ لو۔ لیکن تم احتیاط یہ کرو کہ فضول قسم کی Apps تلاش کر کے یا دوسرے پروگرام انٹرنیٹ سے نکال کے نہ دیکھو بلکہ اچھی اچھی باتیں دیکھو۔ مثلاً آج کل mta، الاسلام ویب سائٹ آئی فون پر آتی ہیں، دین سیکھنا ہے تو پھر رکھو کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ایک طفل نے سوال کیا، اسلام میں میوزک کی اجازت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر تم نے میوزک بجا کر ناچنا، کودنا ہے تو پھر اجازت نہیں ہے۔ ہاں ایک حد تک ڈرم (دف) بجانے کی اجازت ہے۔ شادی بیاہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی دف بجایا کرتے تھے اور خوشی کا اظہار ہوتا تھا اور لڑکیاں یہ خوشی کا اظہار کرتی تھیں۔ تو تم شادی بیاہ میں دف بجا کے خوشی کا اظہار کر سکتے ہو۔ لیکن میوزک لگا کر پیانوں کلبوں میں جا کے میوزک سیکھو اور خاص طور پر وہاں جا کر مختلف قسم کے باجے بجاتے رہو اور پھر اس پر ناچو گاؤ یہ غلط ہے۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور انور سفید شیروانی کیوں نہیں پہنتے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے ازراہ شفقت فرمایا تم بہت ساری چیزیں میری پسند کی نہیں پہنتے تو پھر میں بھی اپنی پسند کی پہنتا ہوں۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ پانی تین گھونٹوں میں کیوں پینا ہوتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اس کا مقصد یہ ہے کہ تم آرام سے پانی پیو۔ آہستہ آہستہ پیو۔ ایک دم جب تک پیتے ہو تو جس برتن میں پیتے ہو اس میں سانس نہیں لینا چاہئے۔ سانس لینے کے نتیجہ میں ناک سے جراثیم پانی کے اندر چلے جاتے ہیں...... ایک تو یہ ہے کہ ویسے بھی ایک گھونٹ لو اور آہستہ آہستہ پیو۔ ایک دم پیو تو اتھو بھی آجاتا ہے اس لئے آہستہ سے پیو۔ پانی ایک گھونٹ دو گھونٹ لو، گلے کو تر کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ پھر دوسرا گھونٹ لو، پھر تیسرا گھونٹ لو۔ ویسے تو پانی جانور بھی پیتے ہیں تو جانوروں اور انسانوں میں کوئی فرق تو ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ جانور ایک ہی سانس میں لمبا پیتے رہتے ہیں اور پھر رُک جاتے ہیں ان میں بھی عقل ہے۔ وہ دو تین دفعہ پیتے ہیں تو انسان کو تو عقل ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ صحت کے لئے بھی اچھا ہے کہ رک رک کر پیا جائے۔ بعض دفعہ بہت پیاس لگی ہوتی ہے اور گرمی سے اتنا گلا خشک ہو رہا ہوتا ہے کہ پانی آدمی پیتا ہے تو پیتا چلا جاتا ہے۔ اتنا زیادہ پی لیتا ہے کہ پیٹ خراب ہو جاتا ہے اور آدمی بیمار ہو جاتا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آہستہ سے پانی پیو اور گلے کو تَر کرو۔ یہ آداب بھی ہیں اور پھر تمہاری صحت بھی اس سے اچھی رہتی ہے اور تمہیں بیمار ہونے کا خطرہ بھی نہیں ہوگا۔ پس پانی پیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرو۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور کو خطبہ تیار کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ دو گھنٹے لگتے ہیں اور بعض دفعہ پانچ چھ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اگر حوالے زیادہ ہوں تو حوالے پڑھنے میں دو تین گھنٹے لگتے ہیں۔ پھر میں اپنے دفتر والوں کو دے دیتا ہوں کہ پرنٹ کر کے مجھے دے دیں اگر خود تیار کرنے ہوں تو پھر دو تین گھنٹے اور لگ جاتے ہیں۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ نیند اور موت میں کیا فرق ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: تم نیند کے بعد دُنیا میں دوبارہ واپس آجاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کچھ کو مَیں نیند کی حالت سے واپس بھیج دیتا ہوں۔ دوبارہ زندگی دے کر واپس بھیج دیتا ہوں اور جو موت ہے اس سے تم اگلے جہان میں چلے جاتے ہو اس دُنیا میں واپس نہیں آتے بلکہ دوسری دنیا میں چلے جاتے ہو۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ اگر ہمیں کوئی لوگ کہیں کہ ہم مسلمان نہیں ہیں تو پھر ہم نے انکو کیا جواب دینا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ان سے پوچھو کہ مسلمان کی تعریف کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ جو کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھ لیتا ہے وہ مسلمان ہے، جو ہمارا ذبیحہ کھا لیتا ہے، جو ہمارا کھانا کھاتا ہے ہمارے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے وہ بھی مسلمان ہے۔ کلمہ طیبہ پڑھنے والا مسلمان ہے۔ ہم تو ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھتے ہیں۔ اس لئے ہم مسلمان ہیں۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ تم مسلمان نہیں ہو تو پھر تم ان سے پوچھو کہ مسلمان کون ہوتے ہیں۔ ہمیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ جو کلمہ طیبہ پڑھ لے وہ مسلمان ہے۔ سادہ جواب یہی ہے۔ پس ہم مسلمان ہیں۔ ہم قرآن پڑھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ اسلام کو آخری مذہب سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم کو آخری کتاب سمجھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھتے ہیں۔ کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں اس لئے مسلمان ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں اس سے کیا کہ کوئی ہمیں کیا سمجھتا ہے ہم نے جواب اللہ تعالیٰ کو دینا ہے۔ ان لوگوں کو نہیں دینا۔ بس پھر تم ان سے کہو کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں تم نہیں سمجھتے ہو تو نہ سمجھو۔ ہمیں تمہیں سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے تو اللہ تعالیٰ کو جان دینی ہے۔ مرنے کے بعد کسی انسان کے پاس تو نہیں جانا۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ آپ نے یہ انگوٹھی کیوں پہنی ہوئی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس انگوٹھی کی خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی ہے اس لئے بھی پہنی ہوئی ہے کہ بڑی مبارک اور بابرکت انگوٹھی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے والد کی وفات پر یہ الہام ہوا تھا کہ ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کہ کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس انگوٹھی کو بنے ہوئے اب ایک سو پینتیس، چھتیس سال ہو گئے ہیں۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ اسلام میں 73 فرقے کیوں ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا اتنے فرقے تو دوسرے مذاہب کے بھی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اتنے فرقے مسلمانوں میں ہو جائیں گے۔ اور ان میں اکائی، وحدت نہیں رہے گی۔ جو 73واں فرقہ ہوگا وہ صحیح راستہ پر ہوگا اور یہ فرقہ اس وقت بنے گا جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آئیں گے۔ تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ اب سنیوں کے 30، 35 فرقے ہیں۔ شیعوں کے 34، 35 فرقے ہیں۔ مین فرقے تو صرف دو ہی ہیں سنّی اور شیعہ پھر آگے ان دونوں کے فرقے ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ آخری زمانے میں اتنے فرقے ہوں گے اس کا مطلب یہ تھا کہ اسلام میں تفرقہ پیدا ہو جائے گا۔ لوگ ایک نہیں رہیں گے۔ وحدت اور اکائی نہیں رہے گی تو اس وقت امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ احمدی حج کیوں نہیں کر سکتے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مَیں نے ابھی بتایا تھا کہ احمدی حج پر جاتے ہیں اور حج کرتے ہیں۔ حج کے لئے بعض شرائط ہیں۔ سفر کے لئے خرچ ہو، سفر کی سہولت میسّر ہو۔ صحت ہو اور راستہ کا کوئی خطرہ نہ ہو۔ تمہیں حج کرنے سے روکا بھی نہ جائے۔ تو یہ سب حج کرنے والے کے لئے شرائط ہیں۔ اب احمدیوں کو ظاہری طور پر حج کرنے سے روکا جاتا ہے۔ اس لئے احمدی کھلے طور پر اور یہ اظہار کر کے کہ ہم احمدی ہیں حج نہیں کر سکتے۔ کیونکہ سعودی عرب کی حکومت پھر پابندیاں لگا دیتی ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود احمدی حج کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بھی حج کیا تھا اور بہت سارے احمدی حج کرتے ہیں۔ ہر سال حج پر کئی لوگ جاتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے روکوں کی وجہ سے اپنے آپ کو چُھپا کے حج کرنا پڑتا ہے۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ ہم اپنے دوستوں کو تبلیغ کس طرح کر سکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اپنے دوستوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھاؤ۔ ان کو یہ پتہ ہو کہ تم احمدی مسلمان ہو۔ خدا کو ایک ماننے والے ہو۔ قرآن کریم کو ماننے والے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے ہو۔ احمدی مذہب تم کو اچھی باتیں سکھاتا ہے۔ تمہیں یہ اچھی باتیں قرآن کریم نے سکھائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سکھائیں۔ جب تم دوسروں کو اچھی باتیں بتاؤ گے، ان کو اچھی باتیں سکھاؤ گے اور پھر خود نمونہ بنو گے تو لوگ تمہاری طرف توجہ کریں گے اور تمہاری باتیں اچھی لگیں گی تو مانیں گے۔ پس اپنے آپ کو اچھا کر کے دکھاؤ تو لوگ آپ کی طرف آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اطفال کی یہ کلاس سات بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ کی کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور کے ساتھ ناصرات کی کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ سبیکہ محمود نے کی بعد ازاں اس کا اُردو ترجمہ عزیزہ روشانہ طاہر نے پیش کیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ڈینش زبان جاننے والوں کے لئے ڈینش ترجمہ بھی ہونا چاہئے تھا۔ اس کے بعد عزیزہ ساحرہ طاہر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کے بارہ میں حدیث پیش کی اور اس کا اُردو ترجمہ عزیزہ شمائلہ شاہد نے پیش کیا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوّت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھالے گا پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور ظلم و ستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرماکر آپؐ خاموش ہوگئے۔

بعد ازاں عزیزہ ونیسہ احمد نے ’’خلفائے راشدین‘‘ کے عنوان پر تقریر کی اور چاروں خلفائے راشدین کے بارہ میں اختصار سے ذکر کیا۔

اس کے بعد عزیزہ علیشاہ بٹ، لبینہ جاوید، مبشرہ چیمہ، انیقہ لئیق، مشعل احمد اور عزیزہ زارا طارق نے درج ذیل منظوم کلام کورس کی صورت میں خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے
یہ ملّت کی تنظیم کی جان ہے
خلافت سے زندہ دلوں میں خدا
خلافت غریبوں کا ہے آسرا
نہ کیوں جان و دل سے ہوں اس پر فدا
اسی کے ہے دم سے ہماری بقا
نہ ہوگا کبھی اپنا اخلاص کم
بڑھے گا اسی سے ہمارا قدم
خلافت کا جب تک رہے گا قیام
نہ کمزور ہوگا ہمارا نظام

اس کے بعد عزیزہ بسمہ چیمہ نے خلافت کی برکات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلافت کے متعلق رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:

(اللہ تعالیٰ)’’دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا............

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔

اس کے بعد عزیزہ آمنہ سیّد اور عزیزہ عزّہ بلال نے خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر تقاریر کیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ جب آپ تشریف لائے تھے تو ایک نظم کے پڑھنے کے بارہ میں ذکر کیا تھا، کیا اس کو اب پڑھ لیں، یہ نظم درثمین کی ہے اور ’’سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ‘‘ ہے۔ ایک اور بچی نے قصیدہ سنانے کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور نے صرف دو اشعار پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور شعر یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا کو دوبارہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور نے اب تک کتنی بار قرآن کریم کی تلاوت مکمل کی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شمار دفعہ کی ہے۔ کبھی گنتی نہیں کی، سال میں 6، 7 دفعہ مکمل ہوجاتی ہے۔

☆ ایک بچی کے سوال پر کہ جب آپ خلیفہ بنے تو آپ کو کیسا لگا؟

حضور انور نے فرمایا : پہلے کئی دفعہ بیان کرچکا ہوں، ویڈیو دوبارہ دیکھ لیں۔ بہت بوجھ ہوتا ہے۔ بہت مشکل کام ہوتا ہے۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا دوپٹہ کس عمر سے سکول میں لینا چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا : 12 سال سے لیکن لباس مناسب اور باحیا ہونا چاہئے۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ جب آپ چھوٹے تھے تو کس قسم کی شرارتیں کرتے تھے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا : ظاہر ہے کرتا ہوں گا اب یاد نہیں۔ میں اکثر صلح کرواتا تھا۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا جب آپ چھوٹے تھے تو ماں کا کہنا مانتے تھے مدد کرتے تھے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا : ہر حکم مانتا تھا، بازار سے سودا سلف بھی لا کر دیتا تھا۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ آپ کو کون سا کلر پسند ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کبھی سوچا نہیں سب کلر ٹھیک ہیں۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ جب آپ کے پاس فری ٹائم ہوتا ہے، کیا آپ کھانا بناتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا : پہلے بنالیتا تھا لیکن اب وقت نہیں ملتا۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ آپ کا من پسند پھول کون سا ہے؟

حضور انور نے فرمایا گلاب کا پھول۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ آپ کی پسندیدہ ڈش کون سی ہے؟

حضور انور نے فرمایا : ہر مزیدار پکا ہوا کھانا اچھا لگتا ہے، ویسے سی فوڈ (sea food) بھی اچھا لگتا ہے۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا آپ کی پسندیدہ کھیل کون سی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی سوال لڑکوں نے بھی کیا ہے۔ بچپن میں، جوانی میں کرکٹ کھیلا کرتا تھا۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا یورپین لوگ اسلام سے کیوں نفرت کرتے ہیں اور اللہ کو کیوں نہیں مانتے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت سے مسلمانوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانا۔ ان لوگوں میں صحیح اسلامی تعلیم نہیں ہے۔ مسلمان اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم کو غلط طور پر پیش کرتے ہیں۔ اسلام کہتا ہے دشمن سے بھی بے انصافی نہ کرو۔ اسلام انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ جب کہ مسلمان انصاف نہیں کرتے۔ اسلام حکومت کے قانون کی پابندی کا کہتا ہے لیکن عام طور پر مسلمان پابندی نہیں کرتے۔ اسی طرح اور بہت سی اسلامی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے، لڑائیاں کرتے ہیں۔ مسلمان حکومتیں اپنے لوگوں کو مار رہی ہیں۔ لوگ حکومت کے خلاف بغاوت کررہے ہیں، rebel پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کو جب یورپ کے لوگ دیکھتے ہیں تو یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ اسلام ایسا ہی مذہب ہے۔ بعض لوگ شدت پسند اور مار دھاڑ کرتے ہیں لیکن جب ہم ان کو بتاتے ہیں کہ یہ اسلام نہیں ہے اسلام تو پُرامن اور صلح، آشتی کا مذہب، اسلام کے معنی ہی سلامتی کے ہیں اس لئے ہم اس کو شدت پسند نہیں کہہ سکتے۔

مَیں مختلف جگہوں اور کانفرنسوں میں بتاتا ہوں کہ اسلام یہ ہے تو اس پر یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اسلام تو بہت خوبصورت ہے۔ اسی طرح جب ہم لیف لیٹس تقسیم کرتے ہیں تو لوگوں کو صحیح اسلام کا پتہ چلتا ہے۔ اس پر لوگ کہتے ہیں اس طرح کے اسلام کو تو ہم پسند کرتے ہیں۔ اگر تم ایم ٹی اے دیکھو تو اس میں مختلف پروگرام آتے ہیں، یورپین لوگ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جو اسلام جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے یہ تو بڑا اچھا اسلام ہے۔ اسلئے اصل اسلام وہ ہے جو ہم احمدی بتاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسلمان ایک زمانہ میں بگڑ جائیں گے اور اصل تعلیم کو بھول جائیں گے، اس وقت مسیح موعود علیہ السلام آئیں گے اور اسلام کی صحیح تعلیم بتائیں گے، تم احمدی ہو، لوگوں کو بتاؤ کہ جو اسلام تم دوسرے مسلمانوں میں دیکھتے ہو، وہ صحیح اسلام نہیں ہے، بلکہ جو اسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اور قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے، وہ امن اور محبت کا اسلام ہے، ہم احمدی لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔

☆ ایک بچی نے یہ سوال کیا کہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی اور غیر احمدی میں یہ فرق ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی پیشگوئی فرمائی تھی اور سورۃ جمعہ میں بھی اس کا ذکر ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود آئیں گے۔ غیر احمدی بھی مانتے ہیں کہ مسیح موعود اور مہدی معہود آئیں گے لیکن وہ کہتے ہیں مسیح آسمان سے اُتریں گے، عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں اور دوبارہ تشریف لائیں گے۔ جبکہ ہم لوگ کہتے ہیں کہ کوئی انسان ہمیشہ کے لئے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر کسی نے زندہ رہنا تھا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب آپ زندہ نہیں رہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے زندہ رہ سکتے ہیں۔ ہم دوسرے مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تم غلط سمجھے ہو کسی نے آسمان سے نہیں اُترنا اور نہ مہدی کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو ہدایت دینی ہے اور عیسائیوں کو قتل کرنا ہے بلکہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہے اور اسی مہدی اور مسیح نے مسلمانوں کو ہدایت دینی ہے۔ اور دلیل سے دوسرے لوگوں کے اعتراضات کا ردّ کرنا ہے۔ لوگوں کو بتانا ہے کہ اصل تعلیم کیا ہے اور سب لوگوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ جس مسیح اور مہدی نے آنا تھا وہ امت میں سے ہی آگیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
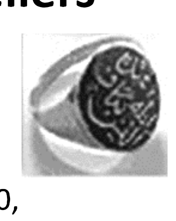

نے بھی صحیح بخاری میں اس کے امت میں سے آنے کے بارہ میں خوشخبری دی ہے۔اس لئے جو آنے والا تھا وہ آگیا ہے۔اور وہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام ہی ہیں۔ہم ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مانتے ہیں جبکہ غیر احمدی کہتے ہیں کہ وہ ابھی نہیں آیا۔اس نے آسمان سے ہی آنا ہے۔

مسیح موعود کی آمد کے متعلق جو نشانیاں دی گئی تھیں وہ بھی پوری ہوگئی ہیں۔جن میں نئی سواریوں کے آنے کا بھی ذکر ہے۔ٹرینیں ہوں گی، جہاز ہوں گے، پھر سورج اور چاند کو رمضان کے مہینے میں مقررہ تاریخوں میں گرہن لگنے کی نشانی بھی تھی، وہ بھی پوری ہوگئی ہے۔اس لئے ہمارے پاس تو دلیل ہے کہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس نے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ہم نے اس کو مان لیا ہے۔اب کسی اور نے نہیں آنا۔دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ اس نے آسمان سے آنا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: آپ لوگ نشانات اور دلائل کو بھی یاد کریں۔

☆ایک بچی نے سوال کیا آپکا روزانہ کا کیا معمول ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کئی مرتبہ بتا چکا ہوں۔پھر بتا دیتا ہوں۔صبح نوافل کے لئے اُٹھتا ہوں جس کے بعد تھوڑا سا قرآن کریم پڑھ لیتا ہوں، سنتیں پڑھتا ہوں، پھر نماز پڑھانے کے لئے چلا جاتا ہوں، واپس آکر تھوڑی سی ورزش کرتا ہوں۔پھر دوبارہ قرآن کریم کی تفسیر پڑھ لیتا ہوں۔پھر تھوڑا سا سو لیتا ہوں، اُٹھ کر ناشتہ کرتا ہوں اور پھر دفتر چلا جاتا ہوں۔مختلف دفتروں کے اور کمیٹیوں کے لوگ ملاقات کے لئے آجاتے ہیں، اسی طرح بعض ملکوں کے امراء ملاقات کے لئے آجاتے ہیں، دو تین گھنٹے اس طرح گزر جاتے ہیں۔

پھر نماز ظہر پڑھانے کے لئے جاتا ہوں۔پھر گھر آکر کھانا کھاتا ہوں، تھوڑا سا آرام کرتا ہوں، پھر اُٹھ کر دفتر چلا جاتا ہوں۔دفتر کی ڈاک اور مختلف مشنوں کی ڈاک دیکھتا ہوں۔شام کی چائے پی کر نماز عصر کے لئے جاتا ہوں۔پھر لوگ ملاقات کے لئے آجاتے ہیں جس میں ڈیڑھ دو گھنٹے گزر جاتے ہیں۔پھر باہر سے آئی ہوئی ڈاک دیکھتا ہوں۔پھر رات کا کھانا کھاتا ہوں اور نماز عشا پڑھنے کے لئے چلا جاتا ہوں۔کوئی رشتہ دار ملنے کے لئے آگیا تو پانچ سات منٹ ان سے ملتا ہوں۔پھر دوبارہ دفتر میں جا کر ڈاک دیکھتا ہوں۔پھر رات ہو جاتی ہے۔گیارہ ساڑھے گیارہ ہو گئے تو کچھ کتاب پڑھ لی، اخبار وغیرہ دیکھ لی، پھر تھوڑا سا سویا اور دوبارہ وہی روٹین شروع ہو جاتی ہے۔اسی دوران لوگوں کے بہت سارے خطوط آتے ہیں، وہ بھی دیکھتا ہوں۔ہفتہ میں سات آٹھ ہزار خطوط ہو جاتے ہیں جن خطوط کی سمری بن کر آجاتی ہے اور چھ سات ہزار خطوط ویسے ہی آجاتے ہیں، تم لوگ بھی خطوط لکھا کرو۔

☆ حضور انور نے بچیوں سے دریافت فرمایا: کیا کبھی خط لکھتے ہو۔میرے دستخطوں سے جواب آتا ہے یا پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دستخطوں سے۔پھر پوچھا کیا دیکھتے ہو کہ جواب کس کے دستخط سے آیا ہے۔تمہارے خط کا جواب ملا ہے، اس پر بچیوں نے جواب دیا ہمیں حضور انور کی طرف سے جواب ملتا ہے اس پر حضور انور نے فرمایا بس اس طرح دن گزر جاتا ہے۔

☆ایک بچی نے پوچھا کہ کیا حضور خلیفہ بننے سے پہلے کہیں جاب کرتے تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں تو وقف زندگی تھا، دفتر میں، جماعت کا ہی کام کرتا تھا، خلیفہ بننے سے قبل صدر انجمن میں جو ہمارے سنٹر کے دفاتر ہیں، وہاں ناظر اعلیٰ تھا، اس سے پہلے ناظر تعلیم بھی رہا ہوں۔تعلیم کے جتنے مسائل ہوتے تھے ان کو حل کرنا ہوتا تھا۔اس سے پہلے تحریک جدید میں وکالت مال میں تھا، مزید اس سے پہلے غانا میں تھا سکول میں بھی رہا ہوں، اور پروجیکٹ بھی چلاتا رہا ہوں۔میں وقف زندگی تھا پہلے دن سے آخری دن تک جماعت کا ہی کام کیا ہے۔جو وقف نو ہیں ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ انہیں زیادہ سے زیادہ جماعت کا کام کرنا چاہئے۔

☆ ایک اور بچی نے عرض کیا کہ زندگی میں ایک دفعہ حج کیوں فرض ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر ایک پر تو فرض نہیں ہے۔جو حج کے سفر کے اخراجات برداشت کر سکتے ہوں، جن کو سفر کی سہولت ہو، کسی قسم کا خطرہ نہ ہو تو ان پر حج فرض ہوتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتح مکہ سے پہلے دقتیں تھیں خطرہ تھا، آپ حج نہ کر سکے تھے۔مکہ میں بھی نہ جا سکتے تھے۔حضور انور نے فرمایا: اگر ساری سہولتیں میسر ہوں تو زندگی میں ایک دفعہ حج کر لینا کافی ہوتا ہے۔لیکن حج کرنا صرف ان لوگوں پر فرض ہے جن کو ہر قسم کی سہولتیں میسر ہوں، کرایہ کے پیسے بھی ہوں، راستے کے کوئی خطرات نہ ہوں، تو پھر تم حج کرلو، اچھی بات ہے، لیکن اگر راستے میں روکیں ہوں تو پھر حج نہ کرو تو کوئی بات نہیں۔

☆ایک بچی نے سوال کیا آپ کتنی زبانیں جانتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوئی بھی نہیں آتی۔اچھی طرح صرف اردو آتی ہے اور کچھ انگریزی آتی ہے۔عربی کو بھی تھوڑا بہت سمجھ جاتا ہوں۔

☆ایک بچی نے سوال کیا آپ کا پسندیدہ جانور کون سا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سارے جانور ہی اچھے ہوتے ہیں۔حضور انور نے پوچھا کہ تمہیں کون سا جانور پسند ہے۔کیا تم نے گھر میں کوئی جانور وغیرہ رکھا ہوا ہے۔بچی نے جواب دیا کہ اسے چھوٹا کتا پسند ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اگر شکار کے لئے رکھنا ہے تو ٹھیک ہے، اسی طرح حفاظت کے لئے رکھنا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ شوق کے لئے کوئی ضرورت نہیں۔

☆ایک بچی نے عرض کیا کہ حضور نے فرمایا تھا کہ چہرے پینٹ نہیں کرتے۔اس لئے ہم احمدی بچے بھی نہیں کرتے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: بڑی اچھی بات ہے۔

☆ایک بچی نے عرض کیا حضور! آپ نے فرمایا تھا کہ نماز بہت ضروری ہے، میں بھی نماز پڑھتی ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ماشاء اللہ

☆ایک بچی نے عرض کیا حضور نے خطبے میں بتایا تھا کہ بچوں کو پیاری پیاری کہانیاں سنانی چاہئیں، میری امی مجھے نبیوں اور صحابہ کی کہانیاں سناتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: بہت اچھا کرتی ہیں۔ماشاء اللہ

☆ایک بچی نے بتایا کہ گزشتہ سال جب آپ جلسہ جرمنی پر آئے تھے تو آپ نے بچوں کی طرف آکر ہاتھ ہلایا، جس پر مجھے آنسو آگئے تھے۔

اس پر حضور نے ازراہ شفقت فرمایا: بیٹھ جاؤ، کہیں دوبارہ آنسو نہ آجائیں۔

☆ایک بچی نے کہا پیارے حضور! ناصرات بہت خوش ہیں کہ آپ ڈنمارک تشریف لائے ہیں۔

☆ایک بچی نے بتایا کہ جب وہ پانچ سال کی تھی تو قادیان گئی تھی۔اب وہ نو سال کی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اب قادیان بہت بدل گیا ہے۔چار سال میں بہت بدل گیا ہے اس لئے دوبارہ ضرور جاؤ۔

☆ایک بچی نے بتایا کہ اس کے کمرے میں حضور انور کی تصویر ہے جسے وہ دیکھتی رہتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: جب نماز پڑھو تو تصویر سامنے نہیں ہونی چاہئے بلکہ پیچھے ہونی چاہئے۔

ناصرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس آٹھ بج کر 45 منٹ تک جاری رہی۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم فراز احمد، رامین چیمہ، عزیزم فارس احمد، عزیزہ شمائلہ کافی خان، عزیزہ ملیحہ وقاص، عزیزہ عائشہ مظفر، عزیزہ تزئین محمود، عزیزہ ملائکہ قدوس، عزیزہ ماہ نو رقدوس، عزیزہ ماہین شہزاد

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

............(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

MBBS IN BANGLADESH
Session 2016-17
Recognized By BM & DC, MCI, WHO/IMED
Lowest Packages Payable in 6 Easy Installments
Fee Direct Paid to the Collage
Education at Par with India
Good Hostel Facility Separately For Boys & Girls
Good Infrastructure with Own Hospitals
Secure Enviromwnt
ADMISSION AVAILABLE IN WOMEN'S MEDICAL COLLEGES
Lowest package starts from 30,000 USD, INR 20 LAC (Approx)
Including Hostel for 5 Years (As per last year package)
Fee directly to be paid to college
Contact with Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
(An ISO 9001 : 2008 Certified Consultancy)
Qureshi Building Opp.Akhara Building, Budshah Chowk, Sgr-190001, Kmr, Ind
E-Mail : needseducation@outlook.com
(M) : +91-9419001671 / 9596580243

خطبہ نکاح اور
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9/فروری 2014ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ ملیحہ احمد، واقفۂ نو کا ہے، جو مکرم محمود احمد صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم شہزاد احمد مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب یو.کے کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اسی طرح دوسرا نکاح عزیزہ حمدیٰ سطوت کریم کوکب بنت مکرم عبد الکریم طاہر صاحب سپین کا ہے جو عزیزم فاتح محمود ابن مکرم ملک خالد مسعود صاحب کے ساتھ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نکاح اور شادی یہ ایک ایسا فریضہ ہے جو نہ صرف دنیاوی مقصد پورا کرنے کیلئے ہے بلکہ دینی ضرورت بھی ہے۔ لڑکی اور لڑکا جب اپنا رشتہ قائم کرتے ہیں تو آنحضرت ﷺ نے ان کو قرآن کریم کی ہدایات میں سے جو ہدایت فرمائیں، ان میں بار بار اس طرف توجہ دلائی کہ تقویٰ پہ چلو، تقویٰ پہ چلو، تقویٰ پہ چلو۔

پس اس سے ظاہر ہے کہ یہ صرف دنیاوی رشتہ نہیں بلکہ ایک ایسا مقصد ہے، ایک اہم مقصد ہے جو تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث بھی بناتا ہے اور آئندہ نسل کو بھی دین کی طرف راغب رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی طرف توجہ دلانے والا بناتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اس بات کو ہمیشہ ہر لڑکے کو، ہر لڑکی کو نظر میں رکھنا چاہئے کہ رشتے تقویٰ سے قائم ہوتے ہیں اور تقویٰ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے جذبات، احساسات کا خیال رکھو۔ ایک دوسرے کے رشتہ داروں کے جذبات، احساسات کا خیال رکھو۔ سچائی پر قائم رہو اور اپنی نسلوں کیلئے بھی یہ بات مدنظر رکھو کہ جو بھی اللہ تعالیٰ عطاء فرمائے، ان کو ہم نے دین پر قائم رکھنا ہے۔ اور اپنے بارہ میں بھی اس بات کو مدنظر رکھو کہ اگر ہم نیکیوں پر قائم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہونگے اور آئندہ زندگی میں یہی دنیاوی نیکیاں جو ہیں ہمارے کام آنے والی ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ دونوں رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرانے احمدی خاندانوں کے ہیں۔ اور ایسے بچوں کے ہیں جو لڑکی یا لڑکا واقف نو ہیں، یا واقفین زندگی کی اولاد میں سے ہیں۔ پس ان دونوں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ یہ صرف دنیاوی رشتہ نہیں بلکہ ایسا رشتہ قائم ہونے والا ہے جو دین کی ضروریات جو آئندہ ہونے والی ہیں، ان کو بھی پورا کرنے والا ہے۔ اور وہ دین کی ضروریات یہی ہیں کہ جو نسل آئندہ پیدا ہوگی وہ دین پر قائم ہونے والی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی ہو۔

پس اس لحاظ سے دونوں فریقین کو، لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی ہمیشہ یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ رشتے نبھانے ہیں، یہ تعلق قائم رکھنا ہے۔ ایک دوسرے کے عزیزوں کا خیال رکھنا ہے اور آئندہ نسل کو بھی اس طرح تربیت دینی ہے کہ وہ جماعت کا ایک فعال رکن بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب ان الفاظ کے بعد میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں، جو عزیزہ ملیحہ احمد کا شہزاد احمد صاحب کے ساتھ طے پایا ہے جو مربی سلسلہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ بچی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی کی نسل میں سے ہے۔ بلکہ دو صحابہ ان کے خاندان میں تھے اور شہزاد احمد کے دادا نے گو بیعت کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جامعہ احمدیہ یوکے میں سے دوسرا بیچ جنہوں نے پاس کیا ہے، اس میں یہ شامل تھے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے علمی ذوق رکھنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان کے علم کو بڑھاتا جائے اور جتنا جتنا علم بڑھے ان میں عاجزی اور انکساری بھی پیدا ہوتی چلی جائے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ حمدیٰ سطوت کریم کوکب کا عزیزم فاتح محمود کے ساتھ ہے۔ عزیزہ حمدیٰ سطوت کریم، مکرم عبد الکریم طاہر صاحب سپین کی بیٹی ہیں اور حضرت صوفی غلام محمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے ان کی پڑنواسی ہیں۔

اسی طرح یہ لڑکا فاتح محمود جو ہے یہ مکرم ملک خالد مسعود صاحب ربوہ کا بیٹا ہے۔ اس وقت کینیڈا میں ہے۔ ملک خالد مسعود صاحب واقف زندگی ہیں۔ لمبا عرصہ ان کو سیرالیون میں بطور ٹیچر خدمت کی توفیق ملی۔ پھر ربوہ میں تحریک جدید میں خدمت کی توفیق ملی۔ پھر ربوہ میں ناظر امور عامہ رہے۔ آج کل ناظر اشاعت ربوہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے علمی آدمی اور بڑے فعال ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ اللہ تعالیٰ ان کو (خدمت کی) توفیق بھی عطاء فرماتا چلا جائے۔

حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا۔ اس دوران دولہے کے وکیل مکرم افضال احمد صاحب نے عرض کیا کہ حضور فاتح نہیں آئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: فاتح نہیں آئے، آپ انکے وکیل کے طور پر ہیں؟ مکرم افضال احمد صاحب کے اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے دریافت فرمایا اچھا آپ انکے کیا لگتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ میرے ماموں کا بیٹا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ماموں کا بیٹا ہے تو یہاں فارم پہ آپ نے وکیل نہیں لکھا ہوا؟ یہاں کیوں نہیں وکیل لکھا؟ یہاں تو لکھا ہوا ہے کہ دولہن کے ولی بھی موجود ہیں اور دولہا بھی موجود ہے۔ بہر حال یہ دفتر والوں کی حسن کرشمہ سازی ہے۔ کوئی بات نہیں۔ بہر حال وکیل کے طور پر آپ کو ان کا نکاح منظور ہے

مکرم افضال احمد صاحب کے اثبات میں جواب پر حضور انور نے اس نکاح کے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا۔

دونوں نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ،
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16/مارچ 2016 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم میاں محی الدین مسعود احمد صاحب (ابن مکرم میاں محمد سرور صاحب) آف کڑیانوالہ ضلع گجرات، حال یوکے 9/مارچ 2016 کو مختصر علالت کے بعد 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ حضرت میاں کرم الٰہی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ نے بطور صدر جماعت کڑیانوالہ ضلع گجرات خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم بہت نیک، نمازوں کے پابند، خلافت کے ساتھ عقیدت ومحبت کا تعلق رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم شیخ روشن علی صاحب
(آف بانسرہ، صوبہ بنگال، انڈیا)

2/مارچ 2016 کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ مرحوم نے 1955 میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق پائی۔ آپ کو مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ طویل عرصہ تک جماعت احمدیہ بانسرہ کے صدر رہے۔ نیز نائب امیر صوبہ بنگال اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ بنگال کے طور پر بھی خدمت کرتے رہے۔ بنگلہ زبان کے ماہنامہ رسالہ البشریٰ کے مینیجر بھی رہے۔ خلافت سے انتہائی محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم نہایت دیانت دار اور سلسلہ کے اموال کی فکر کرنے والے تھے۔ بنگال میں کئی مساجد کی تعمیر آپ کی نگرانی میں ہوئی۔ فُٹ بال کے اچھے کھلاڑی اور کوچ بھی تھے۔ ذیلی تنظیموں کے مرکزی اجتماعات پر ٹیم لے کر آیا کرتے تھے۔ 2014 میں مرحوم کو کینسر مرض لاحق ہوگیا، جس کا بڑے صبر اور استقلال سے مقابلہ کیا پسماندگان میں پانچ بیٹے اور سات بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے ایک بیٹے مکرم شیخ اکرم احمد صاحب اور ایک نواسے مکرم رشید احمد خان صاحب معلم سلسلہ کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

(2) مکرم الباقر عبداللہ سعید صاحب (آف سوڈان)

16/جنوری 2016 کو سوڈان میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ نے ایم.ٹی.اے. کے ذریعہ اور اپنے احمدی بیٹے مکرم منتصر الباقر عبداللہ صاحب کے نیک نمونہ سے متاثر ہوکر تین سال قبل بیعت کی۔ بیعت کے جواب میں خط موصول ہوا تو بہت خوش ہوئے۔ آپ ہر دلعزیز، لوگوں سے درگزر کرنے والے، نرم مزاج اور شریف النفس انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

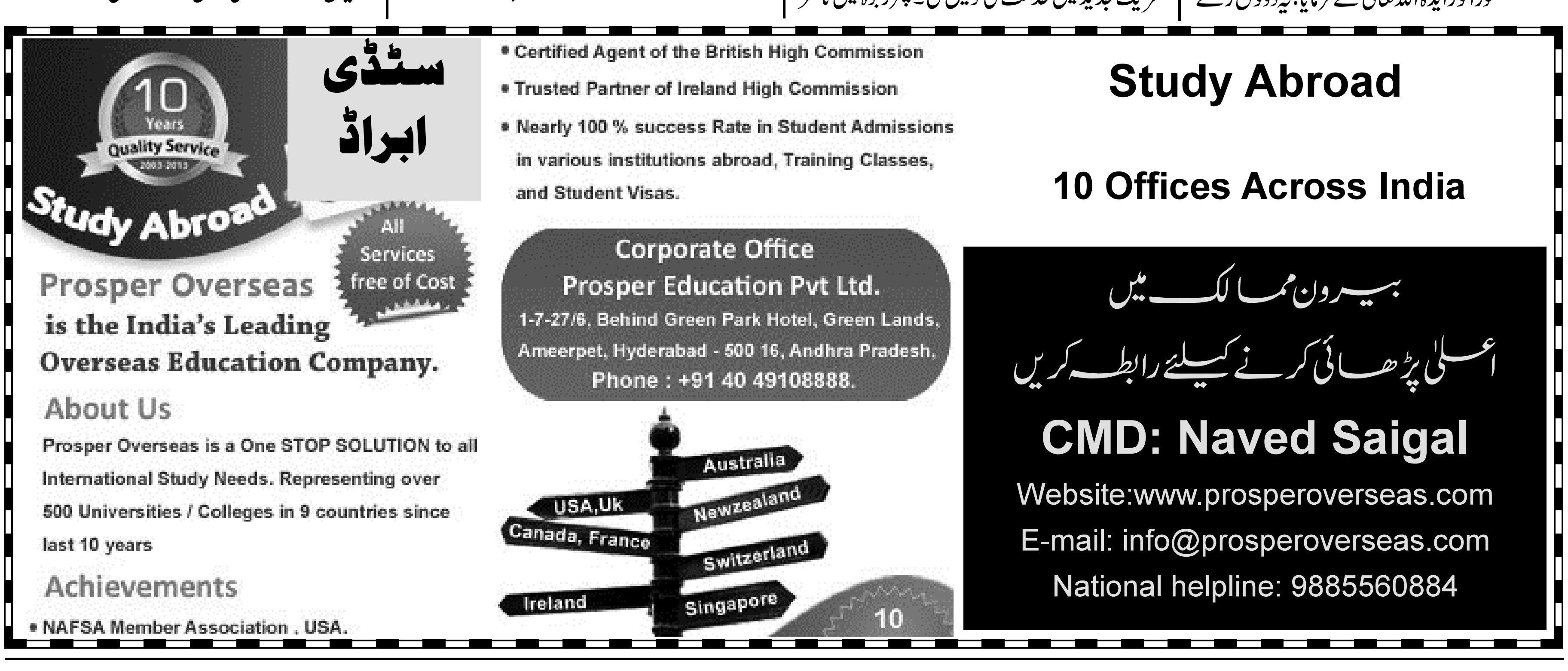

ضروری اعلان

اگر آپ قرآن مجید کے احکامات، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات وخطابات سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے خاندان اور کنبہ کی سچی اصلاح کیلئے قرآنی علوم جاننے کے خواہش مند ہیں تو آپ اخبار بدر ضرور پڑھیں۔ اخبار بدر میں کیا ہوتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ آپ اپنی زبان میں اسکا ایک نمونہ منگوا کر دیکھیں۔ ابھی لکھیں یا فون کریں۔ مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان فون نمبر : +91-94170-20616

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے
آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ○ لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ○ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit : www.alislam.org/urdu/library/57.html

Satnam Singh Property Adviser

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغبان، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

وسّع مکانک الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

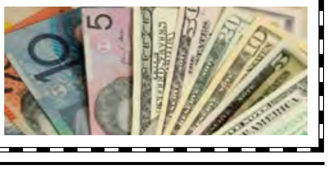

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

خلیفہ میرے استاد ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ خلیفہ کا پیغام پورے ڈنمارک میں پھیلانا چاہئے۔ ہمیں ان کے پیغام کو ماننا ہوگا اور ان سے سیکھنا ہوگا۔ مجھے لگتا تھا کہ سارے مسلمان پرتشدد ہوتے ہیں مگر اب مجھے ایسے خیالات رکھنے پر بہت شرم محسوس ہو رہی ہے۔

ایک ڈینش سیاستدان کیم لوفن ہوم نے کہا کہ آپ کے خلیفہ یہ بات بہت واضح کرتے ہیں کہ اسلام تمام مذاہب کو آزادی دیتا ہے۔ کہنے لگے دنیا کو خلیفہ کے آواز سننے کی ضرورت ہے ان کے الفاظ کو دور دور تک پھیلنا چاہئے۔ شاید آپ ایک چھوٹی سی جماعت ہوں مگر آپ کا پیغام بہت بڑا ہے۔

ایک ڈینش مہمان جو ٹیچر ہیں کہنے لگیں آج میں نے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے اور میں اپنے طلباء کو جا کر وہ سب کچھ بتاؤں گی جو میں نے آپ کے خلیفہ کو کہتے سنا۔ ہمیں اسلام سے نہیں بلکہ دہشتگردی اور شدت پسندی سے رکنا چاہئے اور اسلام اور دہشتگردی دونوں ایک دوسرے سے جدا ہیں۔

مالمو میں بھی 140 سے زائد سویڈش مہمان شامل ہوئے مسجد کے افتتاح میں اور ممبران پارلیمنٹ مالمو سٹی کے میئر پولیس چیف سٹی چرچ کے نمائندے یونیورسٹیوں کے پروفیسر اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ۔

ایک یہودی مہمان نے کہا کہ آج کا یہ دن میرے لئے بہت معلوماتی تھا کیونکہ میں نے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ میں ایک مسلمان رہنما کے صرف اور صرف پیار کے پیغام کو سن کر حیران رہ گیا۔

ایک خاتون جو عیسائی پریسٹ ہیں ہسپتال میں کام کرتی ہیں نے کہا کہ آپ کے خلیفہ کی تقریر نے مجھے ہلا دیا ہے۔ میں بہت جذباتی ہوگئی ہوں۔ آج میں نے ایک مسلمان سربراہ کو صرف امن کے بارے میں بولتے سنا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اسلام انسانیت کی خدمت کا مذہب ہے۔ ان کی تقریر کا بہترین حصہ یہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ انسانیت کو اپنے خالق کو پہچاننا ہوگا اور خدا پر پختہ یقین رکھنا چاہئے یہی میرا بھی نظریہ ہے۔

مالمو شہر کے میئر اینڈرسن صاحب نے کہا اس مسجد کو ہم اس شہر میں قیام امن اور انٹی گریشن کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

ایک صحافی نے کہا بڑی حیرت ہے کہ اس مسجد کے اخراجات جماعت کے لوگوں نے اپنی جیب سے ادا کئے۔ یہ بات میرے لئے نہایت حیرت کا باعث تھی کیونکہ یہ کوئی معمولی رقم نہیں تھی بلکہ تیس ملین کرونر کی بات ہے۔

ایک مہمان جو مالمو یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں کہنے لگے خلیفہ کا خطاب نہایت اثر رکھنے والا تھا امن پیار محبت رواداری کا نہایت مثبت اور عالمی پیغام ہمیں دیا ہے۔

اسی طرح university lund Malmo میں اسلامیات کے پروفیسر بھی آئے ہوئے تھے کہنے لگے کہ خلیفہ کا خطاب نہایت دلچسپ اور اپنے اندر اثر رکھنے والا تھا۔

سویڈش ادارے چرچ آف سینٹالوجی کے چیف برائے انفارمیشن بھی آئے ہوئے تھے کہنے لگے خلیفہ نے اپنی تقریر میں ایک فقرہ جو کہا مجھے بہت زیادہ اچھا لگا اور وہ فقرہ یہ تھا کہ ایک بڑے فائدے کی خاطر ہمیں اپنے ذاتی مفادات کو ایک طرف کرنا چاہئے۔

ایک دوست مائیکل جن کے والدین پولش ہیں سویڈن میں رہتے ہیں کہنے لگے کہ تقریر ہر لحاظ سے مکمل تھی اس میں امن اور ایک دوسرے کے مدد کرنے کا پیغام تھا۔ کہنے لگا کہ میں خدا پر یقین رکھتا ہوں مگر یہاں پر اکثر لوگ عموماً دوسرے لوگ جو ہیں وہ نہیں رکھتے اس لئے میں بہت فخر محسوس کر رہا ہوں کہ ایسا شخص سویڈن آیا جو خدا پر اور ایک خالق پر پختہ یقین رکھتا ہے۔

ایک سویڈش مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ اس شام نے مجھ کو بیحد متاثر کیا ہے اور میں نے سیکھا ہے کہ اسلام کیا ہے۔ خلیفہ نے چند ہی منٹوں میں بہت سے موضوعات پر بات کی اور اسلام کا اس رنگ میں دفاع کیا جو کہ میں نے پہلے کبھی نہیں سنا۔

ایک عیسائی پادری کہنے لگے کہ مجھے آپ کے خلیفہ کی تقریر کے ہر لفظ سے اتفاق ہے بالخصوص مجھے انکی یہ بات پسند آئی ہے کہ ہمیں خدا کو یاد رکھنا چاہئے اور یہی مذہب کی بنیاد ہے نیز یہ کہ انہوں نے شروع میں جو قرآن پڑھا تو مجھے وہ بہت روحانی اور ہلا دینے والا لگا۔

حضور انور نے فرمایا: اس طرح کے بہت سارے تاثرات مہمانوں کے ہیں۔ بدھسٹ بھی ہیں عیسائی بھی ہیں اور سب نے اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ جو ہے وہ یقیناً شدت پسندی کے خلاف ہے۔

ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ خلیفہ کو ہر جگہ اور ہر پلیٹ فارم پر اسلام کی نمائندگی کرنی چاہئے اور لوگوں کو ان کی بات سننی چاہئے اگر کسی کو اسلام کا کچھ بھی خوف تھا تو وہ آج دور ہو گیا ہوگا۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پر فرمایا کہ اللہ کے فضل سے ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات کے ذریعہ لاکھوں لوگوں تک اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا۔ حضور انور نے فرمایا اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں تو اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ اتنی بڑی تعداد تک اسلام کا پیغام پہنچا سکتے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ فیصلہ کر لیا ہو کہ اس نے یہ پیغام زمین کے کناروں تک پہنچانا ہے تو پھر ان ترقیات کو کون ہے جو روک سکتا ہے کوئی دنیاوی طاقت روک نہیں سکتی اور اللہ تعالیٰ سے ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہمیشہ وفا کے ساتھ خلافت احمدیہ کے ساتھ منسلک رکھے اور ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو مزید شان سے جلد از جلد پورا ہوتا ہوا دیکھ سکیں۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 2 June 2016 Issue No. 22

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکھرنے سے بچالیا ہمیں ایک لڑی میں پرو دیا اور اس حوالے سے ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کے قیام اور ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری نظام خلافت نے نہ صرف ماننے والوں کی رہنمائی کی اور کرتا ہے بلکہ دوسروں کو، اسلام سے خوف کھانے والوں کو بھی صحیح اسلامی تعلیم کے نمونے دکھاتی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 رمئی 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج 27 رمئی ہے اور جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اس دن جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت کا آغاز ہوا اور اس کی مناسبت سے جماعت میں یہ دن یوم خلافت کے طور پر منایا جاتا ہے ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکھرنے سے بچا لیا ہمیں ایک لڑی میں پرو دیا اور اس حوالے سے ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کے قیام اور ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ (انشاء اللہ) جماعت احمدیہ کی گزشتہ 108 سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اس عہد کو پورا کرنے کے لئے ایک کے بعد دوسری نسل نے ثبات قدم کے ساتھ قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جماعت کے ہر فرد کو جو اس وقت جماعت میں ہے یا آئندہ انشاء اللہ شامل ہوگا ہمیشہ اس عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق ادا کرنا بتایا ہے۔

گزشتہ دنوں میں scandinavia ممالک کے دورے پر تھا تو وہاں اخباری نمائندوں اور پڑھے لکھے لوگوں نے یہ سوال پوچھا کہ تمہارے مقاصد کیا ہیں۔ میں ان کو یہی بتاتا رہا کہ خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے مقاصد وہی ہیں جس کو حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تھا اور وہ یہی ہیں کہ بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کیلئے پوری کوشش کرنا اور بنی نوع انسان کے حق ادا کرنا۔ اس سے زیادہ ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے کیونکہ آج کی دنیا میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا خدا تعالیٰ کو بھول رہی ہے اور عموماً خدمت انسانیت کے نام پر مفادات حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے مزید بے چینیاں پیدا ہو رہی ہیں اور ملکوں اور قوموں کے تعلقات میں دوریاں پیدا ہو رہی ہیں۔

اس سفر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ساتھ بھی کافی انٹرویو ہوئے۔ غیروں کے ساتھ مالمو مسجد کے افتتاح کے علاوہ ڈنمارک اور سٹاک ہوم میں دو receptions بھی ہوئیں جس میں اسلام اور قرآن کریم کی صحیح تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور خلفاء راشدین کے نمونوں کے حوالے سے باتیں ہوئیں تو اکثر نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا پتا چلا ہے

اس بات کا اظہار جیسا کہ میں نے کہا اکثر لوگوں نے کیا کہ حقیقی تعلیم کا پتا ہمیں اب چلا ہے اور آج ہمیں جماعت احمدیہ کے خلیفہ سے اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہوا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری نظام خلافت نے نہ صرف ماننے والوں کی رہنمائی کی اور کرتا ہے بلکہ دوسروں کو، اسلام سے خوف کھانے والوں کو بھی صحیح اسلامی تعلیم کے نمونے دکھاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: غیروں پر ہمارے فنکشن میں آ کر کیا اثر ہوتا ہے اس وقت اس کے چند نمونے میں پیش کرتا ہوں۔

ڈنمارک میں ہوٹل میں ایک reception تھی۔ ایک ڈینش مہمان Stenhalfmen کہنے لگے کہ خلیفہ کی تقریر سن کر مجھے بہت زیادہ تسکین ہوئی ہے اور خوشی ہوئی کہ آج کے اس دور میں ایسے پیغام کی نہایت اشد ضرورت تھی۔ پھر کہنے لگے کہ اللہ کرے کہ سکینڈی نیویہ میں خلیفہ کے الفاظ بہترین رنگ میں سمجھے جائیں۔

ڈنمارک کے شہر ناکسکو کی کونسل کے ایک ممبر نے کہا خلیفہ کی تقریر بہت اثر رکھتی تھی مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ لاکھوں مسلمان بغیر کسی خوف کے محض دنیا میں امن کے قیام کی خاطر ایک روشن مینار کی طرح کھڑے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ سے منسلک ہیں۔

ڈنمارک میں جہاں خاکوں کی بنیاد پڑی تھی ان کو میں نے یہی کہا تھا کہ اس سے نفرتیں پیدا ہوں گی امن خراب ہوگا تباہی اور بربادی آئے گی اور کچھ نہیں ملے گا تمہیں اور اس بات کو انہوں نے تسلیم کیا کہ گو کہ یہ ایشیو ایسا ہے جو ہمارے لئے بڑا حساس ہے کہ اس خاکوں پر بات کی جائے لیکن جس طریقے سے تم نے سمجھایا ہے ہمیں بڑی اچھی طرح سمجھ آ گئی ہے۔

ایک مہمان نے کہا کہ آج کے خطاب کے بعد لوگوں کی مسلمانوں کے بارے میں رائے ضرور تبدیل ہوگی۔ کہنے لگا کہ اب میں نے اسلام کو بہتر سمجھنے کے لئے ایک قرآن کریم بھی منگوایا ہے جس میں حاشئے بھی موجود ہیں اور آج کی شام کے بعد مجھے اپنی کم علمی کا بھی احساس ہوا ہے۔ کہنے لگے کہ میں قرآن کریم بھی پڑھوں گا۔

ناکسکو شہر کے ایک مہمان نے لکھا کہ ہم آپ کا بڑا ہزاروں بار شکریہ ادا کرتے ہیں کہتے ہیں یہ کانفرنس زندگی بھر کے لئے ایک یادگار لمحہ کے طور پر ہمیشہ یاد رہے گی تجربے کے طور پر یاد رہے گی کہنے لگے کوپن ہیگن سے ناکسکو واپسی تک کوچ میں ایک خاص ماحول تھا تمام سفر اس کانفرنس کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں اور ہر ایک اس بات سے متفق تھا کہ ہم نے ایک بہت اچھا دن گزارا ہے اور ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے۔

ایک صحافی نے اپنے جذبات کا اس طرح اظہار کیا کہ بہت کچھ سیکھا اور خلیفہ کی تقریر نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے خاص طور پر اس بارے میں کہ اسلام کی تصویر جو میڈیا میں دکھائی جاتی ہے وہ حقیقت سے بہت مختلف ہے۔ ساری باتیں ہی پیار محبت اور ایک دوسرے کے احترام کے متعلق تھیں اور انہوں نے کہا کہ یہی چیزیں امن کی کنجی ہیں۔

ایک ڈینش خاتون نے کہا کہ آج سے پہلے میں اسلام کے بارے میں منفی باتیں ہی جانتی تھی مگر آج میں نے جو سنا وہ اچھا اور محبت سے بھرا ہوا پیغام تھا۔ میں نے سیکھا کہ ISIS اسلام نہیں ہے اور اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی رکھوالی کرنی چاہئے۔

ایک اور ڈینش خاتون نے کہا کہ مَیں ایسے آدمی سے ملی جس نے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ میڈیا کے ذریعہ سے جو اسلام کی تصویر دکھائی جارہی ہے وہ غلط ہے۔ میں بہت جذباتی اور پرجوش ہو گئی ہوں۔ میں ایک ایسے شخص سے ملی جس نے مجھے جہاد کا مطلب بتایا۔ میڈیا کی آزادی رائے اور دنیا میں امن کے توازن کو برقرار رکھنے کے بارے میں ان کی باتیں مجھے بہت اچھی لگیں۔

پھر ایک ڈینش مہمان کہنے لگے کہ خلیفہ نے اپنے خطاب میں قرآن کے حوالے دیئے اسی بات سے پتا چلتا ہے کہ ان کے الفاظ خود ساختہ نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی تھے۔ پھر کہنے لگے سچ کہوں تو ڈینش لوگ مسلمانوں سے اور ان جنگوں سے جو مشرق وسطیٰ میں ہو رہی ہیں بہت ڈرتے ہیں مگر کم از کم آج کے بعد ہمیں یہ تو پتا چل گیا ہے کہ وہاں پر جو ہو رہا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یا ان کے مذہب کی غلطی نہیں بلکہ ان کی تعلیم کو بگاڑا گیا ہے۔

یونیورسٹی کے ایک طالبعلم نے کہا مجھ پر اور تمام حاضرین پر یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام ایک پرامن مذہب ہے اور یہ قرآن کی آیات کے حوالوں سے ثابت کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور ان کے خلفاء کی مثالوں سے ثابت کیا اور یہ مجھے بڑا اچھا لگا اور جماعت احمدیہ کے مقاصد کو بھی واضح کیا جس سے مجھے صحیح اسلام کو سمجھنے کا موقع ملا۔

ایک اور مہمان نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کیا کہ جس طریق پر انہوں نے ہماری نسل اور اس وقت درپیش مسائل کے بارے میں بات کی اور قرآن کو بنیاد بنا کر ان مسائل کا حل بتایا وہ بہت ہی اعلیٰ تھا۔ کم از کم مجھے آج سے پہلے ہرگز علم نہیں تھا کہ قرآن انصاف کے بارے میں اتنا کچھ کہتا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ اسلام کے بارے میں میرے نظریات بالکل بدل گئے ہیں۔ پہلے مجھے صرف وہی پتا تھا جو میڈیا بتاتا تھا۔ اور یہ بھی اچھا لگا کہ انہوں نے بتایا کہ پہلے دور کے مسلمان تو یہود و نصاریٰ سے پیار کا سلوک کرتے تھے۔ اس بات نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔

پھر ہیومنسٹ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کہتی ہیں۔ پرامن پیغام کے بارے میں لوگوں کو بہت کم معلومات ہیں میڈیا صرف بری چیزوں کو سامنے لاتا ہے اور اچھی چیزوں کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا۔ ڈنمارک کا سارا میڈیا آج یہاں موجود ہونا چاہئے تھا اور میں اپنے ملک کے لوگوں کے اس رویے سے بہت مایوس ہوئی ہوں۔

پھر ایک ڈینش خاتون ہیں کہنے لگیں مجھے اسلام کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا مگر آج میں نے بہت کچھ سیکھا اور میں خوش ہوں کہ اس لحاظ سے آپ کے

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad